مولانا طارق جمیل کے بیانات پر علماء دیو بند کا جمود شکن تبصرہ

فَتحُ الھَادِیْ جل جلالہ

فی تلخیص

کَلِمَۃِ الھَادِیْ

اَلمُلَخِّص

مفتی ظہور احمد جلالی

ادارہ اشاعت العلوم

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائیل میں فری
حاصل کرنے کے لیئے
ٹیلیگرام چینل لنک
https://t.me/tehqiqat
آرکاریو لنک
https://archive.org/details
/@zohaibhasanattari
بلوگسپوٹ لنک
https://ataunnabi.blogspot
.com/?m=1
طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
رَبَّنَا افۡتَحۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الۡفَاتِحِيۡنَ

فَتۡحُ الۡهَادِیۡ عزّوجلّ

فی تلخیص

کَلِمَۃُ الۡهَادِیۡ

اَلۡمُلَخِّص: ظہور احمد جلالی

شائع کردہ

ادارہ اشاعت العلوم لاہور

Marfat.com

110938

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الانتساب

ہر لمحہ جرنیلی انداز میں خدمت عوام میں مصروف وسرگرم

پنجاب کے ہردلعزیز خادم اعلیٰ

میاں شہباز شریف صاحب

کے نام

جو کہ مولانا طارق جمیل کے خطباتِ دل پذیر سن کر گرویدہ ہو کر

آبدیدہ ہو جاتے ہیں۔

اس توقع پر کہ وہ علماء دیوبند کے تاثرات سے آگاہ ہو کر آزردہ و دل گرفتہ ہونے کی بجائے مولانا کو ان کی لغویات و خطبات مُوھِنَہ لِجَنَابِہٖ تعالیٰ سے توبہ کی تلقین فرمائیں گے۔

اگر وہ توبہ کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو علماء دیوبند سے ہی فتاویٰ لے کر تو اس نفس پرست کے خلاف تعزیری و تادیبی کارروائی کرنے میں شرم محسوس نہیں فرمائیں گے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ظہور احمد جلالی

12-03-2011

Marfat.com

حسب الارشاد

ابن اسد اللہ الغالب ضیغم اسلام

حضرت علامہ مولانا قاری

سید محمد عرفان شاہ مشہدی صاحب زید مجدہ

مرکزی ناظم اعلیٰ مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان

خصوصی کاوش

محترم جناب قاری محمد مبشر حسین نقشبندی

0333-4655574

محترم جناب قاری محمد اقبال سعیدی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

پیش نظر کتاب درحقیقت کوئی مستقل تالیف نہیں ہے بلکہ حال ہی میں چھپنے والی کتاب کلمۃ الھادی الی سواء السبیل فی جواب من بس الحق بالا باطیل کی تلخیص ہے اوراس کے ساتھ ساتھ کتاب میں درج ایک ضروری اور انتہائی اہم مسئلہ فتوائے حُسَّام الحرمین کی اصل حقیقت کا بیان ہے اور آخر میں اکابر علماء دیو بند کے بعض خطوط کی فوٹو کا پیان ہیں: جن کو ہم نے یکجا کردیا ہے:

کتاب کلمۃ الھادی علماء دیو بند کے امام الوقت مولوی ابو الزاہد سرفراز خان گکھڑوی المتوفی کے مایہ ناز شاگرد معروف اہلِ قلم عیسیٰ خان آف سانسی المعروف سانسی صاحب کی وہ جامع تالیف ہے جس میں مصنف نے اس دور کی اصلاح و تبلیغ کی عالمی تحریک تبلیغی جماعت میں پائے جانے والے بعض امور کی نشاندہی انتہائی عمدہ انداز میں کی ہے۔

۱- جہاد بالسیف والی آیات واحادیث تبلیغی جماعت پر منطبق کر کے تحریف معنوی کرنا۔

۲- مثلاً تبلیغی جماعت جب اہلسنّت و جماعت درود وسلام والوں (بقول سانسی صاحب بریلویوں) کی مسجدوں میں جاتے ہیں تو ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں جو کہ دیو بندیوں کے شیخ الکل کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں ہوتی ہی نہیں ہے۔ (بحوالہ فتاوی رشیدیہ جلد۲ ص ۱۷ کلمۃ الھادی ص ۲۱۱ فتح الھادی ص)

تبلیغی جماعت والے ان مساجد میں منعقدہ پروگراموں و محفل ختم و گیارہویں

Marfat.com

شریف ختم شہداء کربلا، محفل میلا د شریف وغیرہ میں شریک بھی ہوتے ہیں جب کہ مولانا الیاس بانی تبلیغی جماعت کے استاذ الحدیث اور شیخ الکل کے نزدیک کسی صورت بھی جائز نہیں حتیٰ کہ جس محفل میں کوئی خلاف شرع بات نہ ہو اور بالکل صحیح احادیث طیبہ بیان کی جائیں تب بھی محفل میلا د شریف نا جائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص۲۶)

حتیٰ کہ ان کا مشہور فتویٰ ہے کہ محفل میلا د جنم کنہیا کی طرح ہے۔

اس فتویٰ کی بناء پر ملت اسلامیہ کے جمہور علماء نے ایسے شیخ الکل پر لعنتوں کی بارش برسا رکھی ہے اتنے شدید و کریہہ فتویٰ کے ہوتے ہوئے تبلیغی جماعت محافل میلا د میں شریک ہوتی اور میلا د شریف کا لنگر نگلتی ہے۔

۴۔ مصنف کتاب کہنا یہ چاہتے ہیں کے تبلیغی جماعت نے لوگوں کو ساتھ ملانے کے ذوق میں علماء دیوبند کے فتوؤں کو ردی کی ٹوکری میں پھینک رکھا ہے اور اپنے اکابر کو ان کی قبور میں اذیت پہنچانا کار ثواب سمجھے ہوئے ہیں۔

۵۔ بالخصوص اس دور کے تبلیغی جماعت کے عالمی مبلغ مولانا طارق جمیل کے خطبات میں بہت سارے امور قابل توجہ ہیں۔

۶۔ نیز اکابر علماء دیوبند پر حرمین شریفین کے علماء ذی شان کے فتاوی کی بنیاد کیا ہے اس کو بھی موصوف (سانسی صاحب) نے ذکر کر کے مولانا طارق جمیل کے بعض بیانات کی حقیقت واضح فرمائی ہے۔

۷۔ نیز مشہور فتویٰ تکفیر کے موضوع پر جس انداز میں گھکھڑوی کا نے قلم چلایا ہے۔ اور علماء دیوبند سے داد تحسین پائی ہے اس کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

چونکہ کتاب کافی ضخیم تھی تو ہم نے اس کی تلخیص پیش کر دی ہے۔ ہم نے کتاب کے ہر ہر جملہ، کلمہ، حرف بلکہ نقطہ تک کو اصل حالت میں رکھا ہے کیونکہ ہم نے مقصود عبارت کی فوٹو کاپی لگا دی ہے۔ نیز مقصود جملہ سے ایک لائن پہلے یا کم از کم اس پوری سطر کو لگا دیا ہے جس میں مقصود عبارت شروع ہوتی ہے تا کہ کسی شخص کو سیاق وسباق کا مغالطہ نہ لگ سکے۔

Marfat.com

کتاب کلمۃ الھادی: اس بناء پر اور زیادہ اہمیت اختیار کر چکی ہے کہ اس پر پندرہ عدد جید علماء دیو بند بالخصوص علماء دیو بند کے سرخیل اور امام الوقت ابوزاہد سرفراز گکھڑوی کی تقریظ بھی موجود ہے جوان کے خَلَف بیٹے اور شاگرد نے لکھ کر اپنے والد اور استاذ کی خدمت میں پیش کر کے توثیق کروائی ہے۔

آخر میں ہم نے مولانا طارق جمیل کی دعا کے بعض ایسے جملے کیسٹ سن کر شامل کیے ہیں جن کو سانسی صاحب نظر انداز کر گئے ہیں چونکہ ان جملوں کا تعلق تقدیس الٰہی اور تنزیہ باری تعالیٰ کے ساتھ تھا اور اکابر علماء دیو بند پہلے ہی تقدیس و تنزیہہ باری تعالیٰ کے معاملہ میں ٹھوکریں کھاتے اور منہ چھپاتے چلے آرہے ہیں۔ اسی لئے سانسی صاحب نے اس دکھتی رگ پر ہاتھ رکھنے سے گریز کرنے میں مصلحت دیکھی ہے تاہم ہم نے اسے بھی کتاب کی افادیت کے پیش نظر ذکر کر دیا ہے۔

یہ ضروری امور ہیں جن کو آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔ سانسی صاحب نے کتاب کا نام کلمہ الھادی رکھ اپنی تعلّی اور فرعونیت کا جو مظاہرہ کیا ہے وہ اصحاب بصیرت سے م... وللہ الحمد مقصد صرف اصلاح احوال وفکر اور ترویج عقائد صحیحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر سی کوشش کو شرفِ قبولیت بخشے اور سعادت دارین کا ذریعہ بنائے۔

آمین آمین آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء و علیٰ آلھم واصحابھم اجمعین۔

الفقیر

ظہور احمد جلالی

دار العلوم محمدیہ اہل سنت

مانگا منڈی ضلع لاہور

Marfat.com

تقریظات

— ۱ —

محی السنۃ حضرت الاستاذ الشیخ

مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب خلدت ظلالہ

استاذی المکرم، فقیہ وقت حضرت مولانا مفتی محمد عیسی خان صاحب گورمانی زید مجدہم نے حضرت مولانا محمد طارق جمیل صاحب مدظلہ کے بعض تقریری و درسی بیانات کو مذہب اہل السنت والجماعت، مسلک علماء دیو بند اور تاریخی حقائق و واقعات کے خلاف جانتے ہوئے ان پر خالص علمی انداز میں ایک تفصیلی مضمون تحریر فرمایا جو تقریظ و اصلاح کے لیے شیخ مکرم سیدی و سندی و مرشدی و مولائی و استاذی حضرت والد محترم شیخ القرآن و الحدیث، امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ کی خدمت میں بھیجا گیا۔ حضرت شیخ مدظلہ نے ضعف و نقاہت کی وجہ سے وہ مضمون احقر کے پاس بھیج دیا کہ اسے اچھی طرح دیکھ کر اس پر کچھ تحریر کردو۔ اگر مناسب ہو تو وہ تحریر مضمون کی صورت میں لکھ کر مولانا طارق جمیل صاحب کو ارسال کر دی جائے تاکہ اتمام حجت بھی ہو جائے۔ چنانچہ یہ مکتوب حضرت شیخ مدظلہ کے حکم پر تحریر کیا گیا اور اس کا مکمل مضمون حضرت شیخ مدظلہ کو سنایا گیا۔ اب ان کے حکم اور اجازت سے مولانا محمد طارق جمیل صاحب مدظلہ کو ارسال کیا جا رہا ہے اور حقیقتاً یہ استاذی المکرم حضرت مولانا مفتی محمد عیسی صاحب مدظلہ کے مضمون پر حضرت شیخ مدظلہ کی طرف سے تائید و تقریظ ہے۔

(مولانا عبدالحق خان بشیر)

Marfat.com

۲

فخر الاماثل والافاضل الناطق بالشواہد والدلائل

جناب پروفیسر غلام رسول عدیم صاحب ادام اللہ فضلہ

زیر نظر کتاب "کلمۃ الھادی الیٰ سواء السبیل فی جواب من لبس الحق بالاباطیل" اسلامی لٹریچر میں ایک خوب صورت اضافہ ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی مدظلہ العالی دینی علوم میں گہری بصیرت کے حامل ہیں۔ ان کا تفقہ فی الدین مسلم ہے۔ گزشتہ ادوار کے مسائل اور فقہاے کرام کی ژرف نگاہی ان کے سامنے ہے۔ قرن اول سے عصر حاضر تک کے پیش آمدہ مسائل کی نظیریں بحیثیت مفتی ان کی نگاہ میں ہیں۔ ان کا اصل میدان ہی میدان افتاء ہے، تاہم وہ تفسیر وعلوم تفسیر اور حدیث وعلوم حدیث میں کامل دستگاہ رکھتے ہیں۔ اصل منابع سے اخذ واستفادہ ان کے مزاج کا حصہ ہے۔

اس علمی وجاہت کے ساتھ ساتھ ان کے اندر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین متین کی پیش کردہ توانا سچائیوں کے ابلاغ کے لیے بے پناہ تڑپ ہے۔ جہاں کہیں دین خالص میں کسی جہت سے رخنہ اندازی کا شائبہ تک بھی محسوس ہوا، ان سے رہا نہ گیا۔ سیماب وار علمی وشرعی محاسبے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ یہ کام نہ دنیوی شہرت ونمائش کے لیے کرتے ہیں اور نہ ہی حصول جاہ ومنزلت کے لیے۔ نہ لومۃ لائم کی فکر نہ مفادات عاجلہ وآجلہ کی پروا۔ وہ صرف اور صرف دینی حمیت کے جذبے کے تحت رضائے الٰہی کے حصول کے لیے اس پیرانہ سالی میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور استقلال واستقامت کا کوہ گراں بن کر عقائد زائغہ کا ابطال کرتے ہیں۔

Marfat.com

مولانا طارق جمیل کی تقاریر و مواعظ پر ان کی علمی گرفت بھی مضبوط ہے اور شرعی نقطہ نگاہ سے کوتاہ فکریوں، غلط اندیشیوں اور کم فہمیوں کا مواخذہ بھی بڑا جاندار ہے۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ بقول علامہ اقبالؒ

لبھاتا ہے دل کو کلام خطیب

مگر لذت شوق سے بے نصیب

خطابت ایک فن ہے۔ علمیت، دینی بصیرت، مسائل عصر حاضر کے لیے فقہی گہرائی اور گیرائی بالکل دوسری شے ہے۔ واہ واہ کی غوغا آرائی میں ٹوکروں داد وصول کرنا اور بات ہے اور شرعی تقاضوں کے پیش نظر علمی وفکری ترازو میں بات کو تول کر بولنا اور بات ہے۔ ان بولوں کو اللہ کی میزان میں تولا جائے گا۔ یوں ہی ہوا میں تحلیل نہیں ہو جائیں گے۔ والوزن یومئذن الحق (۷:۶)

حضرت مفتی صاحب نے پرزور استدلال سے ثابت کیا ہے کہ اسلامی تعلیمات جاہلوں کی خوش گمانیوں اور کچے پکے علم کے لوگوں کی خوش خیالیوں سے نہیں، اہل علم کی علمی بصیرتوں سے پروان چڑھتی، پھلتی پھولتی اور پھیلتی رہی ہیں۔ مساجد کی عباداتی فضاؤں اور مدارس کی بھرپور علمی وفکری واستدلالی قوتوں سے یہ نخل ہرا رہا اور پورے عالم میں اپنے اثمار شیریں بکھیرتا رہا ہے۔

حضرت مفتی صاحب کے شب و روز گرویدگان تشہیر، مشتاقان تقریر اور دل دادگان تصویر کے برعکس تحقیقی وعلمی کاوشوں میں بسر ہوتے ہیں۔ وہ نہایت خاموشی سے خدمت اسلام میں مصروف ہیں۔ زیر نظر کتاب میں انھوں نے مخالف کے Thesis کا زوردار طریقے سے Anti-thesis پیش کیا ہے۔ اس میں محض عقیدے ہی کو دخل نہیں، اس کے پس منظر میں بے پناہ استدلال، قرآن فہمی، حدیث کے لٹریچر کے رموز وغوامض پر مکمل دسترس، تاریخ سے استناد اور فقیہانہ جزئیات رسی کا بحر زخار ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔

Marfat.com

ہر منصف مزاج شخص کتاب کے محتویات و مافیہا کو پڑھ کر بے اختیار پکار اٹھے گا۔

جو دریا جھوم کے اٹھے ہیں تنکوں سے نہ ٹالے جائیں گے

کتاب کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ باوجود اختلاف رائے کے، زبان و بیان میں شستگی اور شائستگی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اسلاف کی دینی بصیرت پر اعتماد، ماضی سے پیوستگی، حال سے بھرپور آگہی اور مستقبل کے اندیشہ فردا کا داعیہ بھی اس کتاب کے اختصاصات میں سے ہیں۔

فی الجملہ یہ کتاب محض جواب آں غزل نہیں، بلکہ مولانا طارق جمیل کے تقریری بیانات اور خطیبانہ لب و لہجے سے پیدا شدہ عقیدوں اور عقیدتوں کے فساد کی ڈولتی کشتی کے لیے ایک پتوار کی حیثیت رکھتی ہے جس سے ساحل مراد تک رسائی کی سہولت ہو گئی ہے۔

Marfat.com

۳

العالم النبیل والفاضل الجلیل مولانا فضل محمد یوسف زئی دام مجدہ
استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ

امابعد: مولانا طارق جمیل صاحب پاکستان میں تبلیغی جماعت کے بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں اور تبلیغی جماعت میں عالمی شہرت یافتہ بھی ہیں جن کا ہر قول وفعل تبلیغی جماعت کے کارکنوں کے لیے سند کی حیثیت رکھتا ہے۔انہوں نے اپنے مدرسہ میں اپنے طلباء کے سامنے مختلف درسوں اور بیانات میں مختلف موضوعات پر کھلی باتیں کی ہیں۔یہ بیانات ریکارڈ ہو چکے ہیں اور کیسٹوں میں موجود ہیں۔ان بیانات میں بہت ساری قابل گرفت باتیں کہی گئی ہیں جن کا مواخذہ گوجرانوالہ کے جیدّ عالم دین اور مشہور مفتی حضرت مولانا مفتی محمد عیسی صاحب نے کیا ہے اور ساتھ ساتھ اس کا جواب بھی دیا ہے۔ میں نے اس مسودے کو دیکھا ہے۔واقعی اس میں قابل گرفت اور مایوس کن مواد موجود ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد عیسی صاحب نے بروقت اور برمحل اس کا بہتر مواخذہ کیا ہے۔ اور "لایخافون لومة لائم" کا حق ادا کر دیا ہے۔آپ نے گروہ بندی سے بالاتر ہو کر محض اصلاح کی غرض سے دین کا دفاع کیا ہے جو علماء حق علماء دیوبند کا طرہ امتیاز رہا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ ہر مسلمان کیلیے اسلام کا تقدس ہر چیز سے مقدم ہونا چاہیے۔اور دین اسلام کے آئینہ میں ہر مسلمان کو اپنا چہرہ درست کرنا چاہیے، نہ یہ کہ اپنے چہرہ کے

Marfat.com

آئینہ میں دین اسلام کو سمجھنے کی کوشش شروع کی جائے۔

تبلیغی جماعت کے اکابر واصاغر کو چاہیے کہ وہ اپنے بیانات کے ذریعہ سے دین اسلام کو تختۂ مشق نہ بنائیں اور نہ اس دین مقدس کو لاوارث سمجھیں، کیونکہ اس دین کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیبی مضبوط نظام موجود ہے تاریخ گواہ ہے کہ دین اسلام کے اس مبارک نظام کے مقابلے میں بڑے بڑے فتنے کھڑے ہوئے مگر اس حفاظتی مضبوط غیبی نظام کے سامنے وہ فتنے قصۂ پارینہ ہو کر رہ گئے لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے خواہ وہ عالم ہو یا غیر عالم ہو کہ وہ دین اسلام کی خدمت قرآن وحدیث کے ارشادات کے مطابق اور سلف صالحین کے نقش قدم کی روشنی میں کرے تا کہ دنیا و آخرت میں آدمی اللہ تعالیٰ کے اس مضبوط غیبی نظام کے غیظ وغضب سے بچ سکے اور ترقی کے بعد زوال کا شکار نہ ہو جائے۔

"وما ارید الا الاصلاح وما علینا الا البلاغ"

فضل محمد غفرلہ یوسف زئی

استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ

بنوری ٹاؤن کراچی

۲۳ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ

مطابق ۲۰ اپریل ۲۰۰۹ء

Marfat.com

—— ۴ ——

الحجۃ الفقیہ والعالم النبیہ حضرت مولانا حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی

خضدار، بلوچستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کافی عرصہ سے تبلیغی جماعت کو قریب سے دیکھنے اور سننے کا موقع ملا تو محسوس ہوا کہ مروجہ تبلیغی جماعت اہل سنت و جماعت کے مسلک و مزاج اور اصولوں سے منحرف ہوتی جا رہی ہے اور اس کی غلط تاویلات اور تجاوزات کی نشان دہی کرنے والا کوئی نہیں۔ یا اللہ! کوئی ایسا مجاہد پیدا فرما جو امت مسلمہ کو اس بڑے فتنے سے آگاہ کرے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ، اللہ پاک حضرت مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب مدظلہ جیسے عالم، مفکر اور محقق کو سامنے لائے اور دین مبین کے معاملے میں ایسی جرات عطا کی کہ انھوں نے ایک عظیم الشان کتاب ''کلمۃ الہادی الیٰ سواء السبیل فی جواب من لبس الحق بالاباطیل'' کے نام سے شائع کی۔ انھوں نے امت مسلمہ پر احسان کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کے فرمان کو پورا کر کے اس کی رضا کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے۔ اس پر میں پہلے اللہ جل جلالہ کا شکر ادا کرتا ہوں اور پھر میں مفتی صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ انھوں نے اس دور میں جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے مذکورہ کتاب شائع کی۔

یقیناً حق کو ظاہر کرنے کی وجہ سے آنجناب پر آزمائشیں آئی ہوں گی اور آئیں گی بھی، مگر ان پر استقلال کے ساتھ صبر کرنا ہوگا کیونکہ آزمائشیں اللہ والوں ہی کے لیے ہیں اور جو اللہ سے جتنا دور ہے، وہ بظاہر مسرور ہے۔ وسائل کی فراوانی انھی کو حاصل ہے

Marfat.com

جو دین مبین کے لیے کچھ کرنا نہیں چاہتے۔ عجیب کشمکش کا دور ہے۔ تجربے سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ حق پر چلنا، حق کہنا، حق لکھنا اس دور میں جتنا مشکل ہے، شاید اس سے پہلے کبھی نہیں تھا۔ اس دور میں ایمان پر قائم رہنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کہ آگ کا انگارا ہتھیلی پر رکھنا۔ جب تک انسان میں خود احتسابی کا احساس پیدا نہ ہو، تب تک نہ وہ خود حق پر چل سکتا ہے، نہ دوسروں کو چلا سکتا ہے۔ یہی احساس تھا جس نے مفتی صاحب کو اس کتاب کی تالیف کے لیے مجبور کیا۔ دعا ہے کہ اللہ انھیں مزید حق کہنے اور حق لکھنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین

باقی رہی بات خود کتاب کی تو میں نے اسے اول سے آخر تک پڑھا اور سمجھا تو یہ کتاب جس کا نام ''کلمۃ الہادی الیٰ سواء السبیل فی جواب من لبس الحق بالا باطیل'' رکھا گیا ہے، احسن انداز سے مروجہ تبلیغی جماعت کی غلط تاویلات وتجاوزت کو شرعی دلائل کے ساتھ رد کرتی ہے۔ یہ کتاب مروجہ تبلیغی جماعت کی دینی وفکری اور اعتقادی کمزوریوں پر پورے انصاف، دیانت، جرات اور حق پسندی کے ساتھ روشنی ڈالتی ہے۔ یہ کتاب جماعتی اور علاقائی عصبیت سے بے نیاز ہو کر محض حق برائے حق کی تلقین کرتی ہے۔ یہ جھوٹی مصلحتوں اور مصنوعی حکمتوں کا لبادہ اوڑھنے کے بجائے مشکل سے مشکل حالات میں بھی کلمہ حق کا فریضہ ادا کرتی ہے۔

مجھے معاف کیجیے، شاید میرے علم ومطالعہ کی کمی ہو، اس وقت بہت سی کتابیں مروجہ تبلیغی جماعت کی کمزوریوں پر میری نظر سے گزری ہیں، مگر نامکمل۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو خود احتسابی کا نتیجہ لگتی ہے، جو معرفت حق کا درس دیتی ہے، جو انصاف کے باب میں جماعتی امتیاز کی قائل نہیں، جو اتنی بڑی دعوتی جماعت کہلانے والی جماعت کی کمزوریوں کی نشان دہی اور احتساب کرتی ہے، جو لومۃ لائم کی پروا نہیں کرتی، جو قرآن کریم کی شان کو بڑھاتی ہے اور قرآن کریم کی شان پر چوٹ نہیں آنے دیتی، جو نبی کریم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی ناموس پر آنچ نہیں آنے دیتی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونا ضروری سمجھتی ہے اور اس پر چلنے والے کو ایمان ویقین والا قرار دیتی ہے، بنی اسرائیل کے اسوہ میں جھانکنے کو مصلحت یا حکمت سمجھنے والے کے دانت کھٹے کرتی ہے۔ یہ کتاب حقیقی اور غیر حقیقی امور میں امتیاز پیدا کرنے کا شعور پیدا کرتی ہے اور آفاق سے زیادہ نفس پر نگاہ رکھتی ہے۔

یہ ہیں اس کتاب کی خصوصیات وامتیازات اور اغراض ومقاصد۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کو اس عظیم کارنامے کا بدلہ اپنے شایان شان عنایت فرمائیں اور اس سے وابستہ تمام حضرات کو بھی۔ آمین یارب العالمین۔ فقط

میں نے طارق جمیل کے اس اجمالی رجوع کا بغور مطالعہ کیا ہے اور ان کی غلط تاویلات اور مغالطات کا اس سے موازنہ کیا۔ مجھے ایسا لگا کہ طارق جمیل نے رجوع ہی نہیں کیا، کیونکہ اسے یقین نہیں ہے کہ میرے ان دروس سے عقیدہ باطلہ ابھر رہا ہے۔ وہ شک کی زبان استعمال کرتے ہوئے رجوع کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اگر میرے اس درس سے کچھ مختلف تاثر ابھرا ہے تو میں اس سے رجوع کرتا ہوں اور آئندہ پوری احتیاط کروں گا، لہٰذا یہ رجوع کافی نہیں۔ اس کو یہ لکھنا چاہیے تھا کہ میرے مختلف دروس سے عقائد باطلہ کا تاثر ابھرتا ہے۔ واقعی میں نے یہ جملے سہواً یا عمداً استعمال کیے ہیں جس سے مسلمانوں کے عقائد پر بہت برا اثر پڑا ہے اور آئندہ چل کر بھی پڑے گا، لہٰذا میں ان جملہ غلط تاویلات اور مغالطات کو جہاں بھی پہنچ چکے ہیں، ختم کرنے کی درخواست کرتا ہوں اور میں ان جملوں کو باطل سمجھتے ہوئے ان سے رجوع کرتا ہوں اور آئندہ وعدہ کرتا ہوں کہ ایسے غلط جملے اپنی تقاریر یا دروس میں استعمال نہیں کروں گا اور نہ میرا یہ عقیدہ ہے، نہ مسلمانوں کو اس کی ترغیب دوں گا، نہ ہی مسلمانوں کے جذبات کو آئندہ اس طرح مجروح کروں گا۔ ورنہ یہ مذکورہ بالا رجوع ایک وقت کو ٹالنا ہے۔

Marfat.com

حسین شاہ ولد عبدالقادر شاہ

سابق مدرس مدرسہ عربیہ خضدار

وسابق مدرس گورنمنٹ ہائی اسکول، خضدار بلوچستان

۱۱ر رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ/ ۲ر اگست ۲۰۰۹ء

Marfat.com

— ۵ —

الجناب المستطاب صاحب القلم والخطاب

پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی ایم۔اے

مرکزی جامع مسجد حویلیاں ہزارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت المحترم مزید معالیکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید بعافیت

شفیق مکرم جناب مولانا محمد صدیق صاحب مہتمم جامعہ رشیدیہ احمد پور راولپنڈی نے آپ کی علمی، تحقیقی اور منفرد کتاب ''کلمۃ الہادی الی سواء السبیل فی جواب من لبّس الحق بالاباطیل'' کا مسودہ برائے مطالعہ وتبصرہ ارسال فرمایا تو ملتے ہی دیگر جاری مصروفیات معطل کر کے پڑھنا شروع کر دیا اور ایک ہی طویل نشست میں تمام کر لیا۔ جوں جوں پڑھتا جاتا تھا، توں توں آپ کے لیے دل سے دعائیں نکلتی جاتی تھیں۔ آپ نے جس عرق ریزی اور محنت سے ابتداءً معترض کی شیعہ نوازی اور اہل باطل کی طرفداری پر مبنی عبارات مختلف کیسٹوں سے یکجا اور مرتب کر کے اپنے تعارفی خط سمیت اکیس صفحات پر مشتمل ''چارج شیٹ'' یا ''فرد جرم'' ملک بھر کے علماء کرام کی خدمت میں ارسال فرمائی، وہ یقیناً آپ جیسے باہمت مرد میدان کا ہی حصہ تھا۔

اگرچہ اس ''فرد جرم'' کا جواب اپنے اپنے طور پر اور اپنے اپنے انداز میں دیگر علماء کرام بالخصوص مولانا مفتی عبدالواحد صاحب اور مولانا عبدالجبار سلفی صاحب نے دیا ہے، مگر اس کے باوجود اس ''فرد جرم'' کا جواب علماء دیوبند پر بصورت ''دین'' باقی تھا۔

Marfat.com

سابقہ محنت کے پیش نظر آپ اس کے ''اہل'' بھی تھے اور ''احق'' بھی۔ الحمدللہ آپ نے علماء دیوبند کی طرف سے ''مع احسان'' یہ قرض چکا دیا۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم کاوش کو اپنی جناب میں قبول و منظور فرمائے اور ان سے وابستہ تمام احباب کی طرف سے احسن احسن جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ کے علم، عمل اور عمر میں برکت دے، آمین یا الٰہ العالمین بحرمۃ سید المرسلین۔

آپ کی اس محنت و جانفشانی کی قدر و قیمت کا صحیح انداز وہی کر سکتا ہے جو خود بھی ان اعصاب شکن اور صبر آزما مراحل سے گزرا ہو جن سے آپ گزر رہے ہیں۔ عصر حاضر میں ''بت پرستی'' کی قبیح ترین صورت ''شخصیت پرستی'' ہے۔ اس طرح کے ماحول میں ایسے اعصاب شکن مراحل سے کچھ تھوڑا بہت گزر میرا بھی ہوا ہے، اس لیے میں اس راہ کی مشکلات سے واقف و آگاہ ہوں۔ اسی لیے آپ کی ہمت و جرات اور محنت و مشقت کی داد دیتا ہوں۔

مکرر دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

ویرحم اللہ عبداً قال آمینا

جملہ احباب کو سلام مسنون

والسلام مع غایت الاحترام

دعا گو و دعا جو

قاضی محمد طاہر الہاشمی

۸۔ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ

۴ مئی ۲۰۰۹ء

Marfat.com

— ٦ —

الملہم بالرشد والسداد، الفائز بالفتح والمراد

حضرت مولانا مفتی عبدالواحد صاحب نفع اللہ بہ عبادہ

دارالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور

بسم اللہ حامدا ومصلیا

حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب مدظلہ اوران کے ساتھیوں کی جانب سے مولانا طارق جمیل صاحب کی کچھ تقریروں کی نقل موصول ہوئی۔ اس پرانھوں نے ہماری رائے بھی مانگی ہے۔ ہمارے ساتھیوں نے CD پر اصل تقریر کو تحریر سے ملایا تو مطابق پایا۔ اس پر ہم نے چیدہ چیدہ امور میں مولوی طارق جمیل صاحب کی غلطیوں کی نشان دہی کی ہے اور ساتھ میں حق بات کو بھی بیان کیا ہے۔

مولانا الیاسؒ کے چلائے ہوئے کام کو ہم اپنا کام سمجھتے ہیں، لیکن مولوی طارق جمیل صاحب کی علمی وعملی بے اعتدالیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اس طرح کے نادان دوستوں کی وجہ سے تبلیغ کے کام پر برا اثر پڑنے کا اندیشہ ہوگیا ہے۔ اس لیے اگرچہ ذہن میں کچھ لکھنے کا پہلے سے پروگرام تھا، لیکن اب جبکہ ایک سنجیدہ حلقے کی طرف سے مولوی طارق جمیل صاحب کے فرمودات کی نقل بھیجی گئی تو بنام خدا الدین النصیحۃ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے تحت مولوی طارق جمیل صاحب کی بے اعتدالیوں کو کھولا جاتا ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ باوجود عالم ہونے اور پھر مبلغ اسلام ہونے کے مولانا طارق

Marfat.com

جمیل صاحب اپنی ایک دو تقریروں میں ہی اتنی بہت سی غلطیاں کر گئے اور غلط باتیں کہہ گئے، گویا وہ اہل سنت کے عالم ہی نہیں۔ اگر چہ بعد میں ان کی طرف سے بہت کچھ پس وپیش کے بعد رجوع کا دعویٰ کیا گیا جو ایک دین دار عالم کو اول مرحلے میں ہی کر لینا چاہیے تھا، ان کی غلطیاں بھی دلائل کے ساتھ سامنے آنی چاہییں تھیں تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ مولانا طارق جمیل صاحب پر بلاوجہ ہی اعتراضات کیے گئے۔ یہ کوشش اور لوگوں نے بھی کی، لیکن حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی مدظلہ اس اعتبار سے فائق ہیں کہ اول انھوں نے اعتراضات کی ذمہ داری بھی اٹھائی اور کتاب کی صورت میں مولانا طارق جمیل صاحب کی غلطیوں کو دلائل سے ثابت کیا اور سلجھے ہوئے علمی انداز میں اہل حق کی بات کو واضح فرمایا۔

حضرت مفتی صاحب کی کتاب اس قابل ہے کہ نہ صرف علما، طلبا بلکہ عوام بھی اور بالخصوص تبلیغی حضرات اس کو پڑھیں اور حق و باطل میں امتیاز کریں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور نافع خلائق بنائے۔ آمین

تبلیغ کے ذمہ دار حضرات سے استدعا ہے کہ وہ خود بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، سنجیدہ و محتاط طرز عمل اختیار کریں اور مولوی طارق جمیل جیسے جوشیلے لیکن غیر محتاط حضرات کو بے اعتدالیوں سے روکیں، ورنہ یہ کام کو بھی اور کام کے ذمہ داروں کو بھی نقصان پہنچائیں گے۔

وما علینا الا البلاغ

عبدالواحد

جامعہ مدنیہ لاہور

۲رشوال ۱۴۳۰ھ

Marfat.com

—— ۷ ——

استاذ العلماء جامع المعقول والمنقول

حضرت شیخ مولانا محمد سردار مدظلہ العالی

ٹل، ضلع ہنگو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان مدظلہ العالی نے مولانا طارق جمیل کی بعض غلطیوں کی اہل سنت وجماعت کے مسلک کے موافق اصلاح فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس عظیم کاوش کا دارین میں اجر عظیم عطا فرمائے۔ مفتی صاحب نے مولانا طارق جمیل کے جو اقوال نقل کیے ہیں، اگر واقعتاً درست ہیں تو بندہ مفتی صاحب مدظلہ کی تائید کرتا ہے کہ جس قول پر انھوں نے رد کیا ہے، وہ قول واقعتاً قابل رد ہے، صحیح نہیں اور اس کی اصلاح میں جو جواب لکھا ہے، وہ بالکل صحیح اور اہل سنت وجماعت کے مذہب کے موافق ہے۔ مثلاً جماعت میں تبلیغی نصاب کے مقابلے میں درس قرآن کی غیر اہمیت اور حاجی عبد الوہاب صاحب کا حضرت لاہوریؒ پر طعن کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ دونوں باتیں اگر ان میں ہیں تو یہ عظیم غلطی ہے۔ ان پر لازم ہے کہ اس کی اصلاح کریں اور اس کے متعلق مفتی صاحب مدظلہ کی اصلاحی تجویز پر عمل کریں۔

امام مسلم نے مسلم شریف کے خطبے میں اس بات پر رد کیا ہے کہ ایک عالم عوام کی خوشنودی کے لیے غیر ثابت اور من گھڑت روایات وواقعات بیان کرے۔ مولانا طارق

Marfat.com

جمیل صاحب ہوں یا کوئی اور عالم، انھیں چاہیے کہ اپنے وعظ وخطاب میں مثبت پہلو اختیار کریں اور اہل سنت وجماعت کے اتفاقی مسائل خصوصاً عقائد کو مدنظر رکھتے ہوئے بیان کریں تاکہ فرق باطلہ، شیعہ، غیر مقلدین، جماعتی گروہ وغیرہ کے غلط نظریات کی تائید نہ ہو سکے۔ مناسب موقع پر فرق باطلہ کی تردید ہم پر لازم ہے کیونکہ یہ دین کی حفاظت کا ایک جز ہے۔ مشکوۃ شریف، کتاب العلم (ج ا ص ۳۶) میں حدیث مبارک ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين

''اٹھائیں گے اس علم کو ہر بعد میں آنے والوں میں ان کے عادل لوگ، دور کریں گے ان سے حد سے تجاوز کرنے والوں کی تبدیلیوں کو اور باطل لوگوں کے جھوٹ کو اور جاہلوں کی تاویل کو۔''

جس طرح علماء کے ذمے تعلیم وتبلیغ ہے، اسی طرح ان کے ذمے یہ فریضہ بھی ہے کہ دین میں افراط وتفریط کرنے والے، جھوٹ کہنے والے اور غلط تاویل کرنے والے کی نفی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق دے۔ آمین

محمد سردار عفی عنہ
دار العلوم عربیہ ٹل، ضلع ہنگو
۲۴ رجب ۱۴۳۰ھ

110938

Marfat.com

۸

الاستاذ الکامل محق الحق القوی حضرت مولانا محب النبی عظمہ اللہ

دارالعلوم مدنیہ، رسول پارک لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله و کفی وسلام علی عباده الذین اهتدوا۔ اما بعد

میں نے مولانا طارق جمیل صاحب کے بیانات کیسٹوں سے سنے ہیں جن میں حق اور اہل حق کے خلاف کئی جرات مندانہ تجاوزات ہیں جو غور سے سننے والے کسی بھی عالم دین کے لیے درگزر کے قابل نہیں۔ علماء دین اس معاملے میں صحیح رائے قائم کرنے میں کامیاب اور اپنے فریضے سے تب سبک دوش ہو سکتے ہیں کہ خود غور سے کیسٹوں کو سنیں، ورنہ رسمی رواداریاں، عوامی قبولیت کا لحاظ امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی میں رکاوٹ بن سکتا ہے، امت کے شاندار ماضی کی روایات مٹ جائیں گی۔ طارق جمیل نے ماضی قریب کی ایک صدی پر ہاتھ صاف کیا ہے۔

دین اسلام میں فہم وعمل کی ترقی جہاں تک پہنچنی تھی، پہنچ چکی۔ علم کے اعتبار سے اتمام پذیر ہو گیا اور عمل کے لحاظ سے خیر القرون پیشوا ٹھہرے۔ اب کسی نئی راہ کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ دنیا کی سیر وسیاحت عوام الناس کی نظریں اٹھنے اور شہرت کا ذریعہ تو ہو سکتی ہے، لیکن یہ کوئی معیار نہیں۔ مادیات میں ترقی بہ نسبت پہلی تحقیقات کے مستقبل کی تحقیقات میں زیادہ سمجھی جاتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ Latest معلومات ہیں۔ ان کا یہ کہنا غلط ہے کیونکہ مادی ترقی کا مدار انسانی تحقیقات ہیں، وحی نہیں۔ بخلاف اسلامی ترقی کے کہ ان کا مدار وحی پر ہے۔

Marfat.com

اس سلسلے میں مجھے حضرت مولانا مفتی محمد عیسی خان مدظلہ کی کتاب کلمۃ الہادی پڑھنے کا موقع ملا۔ اہل علم نے مولانا طارق جمیل کے زبانی رجوع کو ایک تو اس وجہ سے کافی نہیں سمجھا کہ وہ غلطی صرف عنوان اور تعبیر کی مان رہے تھے، مفہوم اور مضمون کی نہیں اور دوسرا اس وجہ سے کہ یہ قابل گرفت باتیں کیسٹوں میں موجود ہیں، ان کے سامنے ان کے شاگردوں نے ریکارڈ کی ہیں اور اب انھی کی آواز میں سنی جارہی ہیں۔ کیسٹ اور قرطاس بات کو ختم نہیں ہونے دیتے بلکہ اس کو پختہ وجود دے دیتے ہیں۔ تو جب جرم ثابت ہو گیا یعنی پختہ وجود کی شکل میں آ گیا تو رجوع اور توبہ کے لیے بھی پختہ وجود تحریری ہونا ضروری ہوا جیسا کہ توبہ کا اصول ہے، مگر جب رجوع طلبی کی محنت کارگر نہ ہوئی تو اس ارشاد کے تحت کہ اذا ظهرت الفتن فليظهر العالم علمه (مشکوۃ، ص ۳۰) علماء حق بلاخوف لومۃ لائم اظہار حق کی طرف متوجہ ہوئے، اس لیے کہ یہ امت برائی میں تو بنی اسرائیل کی مثل ہو سکتی ہے، جیسا کہ حذو النعل بالنعل والی حدیث سے معلوم ہوتا ہے، لیکن حق پر قائم رہنے کے اعتبار سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی شان عالی واضح فرمائی ہے کہ میری امت میں ایک ایسا گروہ تا قیامت رہے گا جو بلاخوف لومۃ لائم اظہار حق کرتا رہے گا۔

اس فریضہ حق کو جہاں اور علماء کرام نے ادا فرمایا، وہاں ہمارے محسن حضرت مولانا مفتی محمد عیسی خان مدظلہ العالی نے اپنی کتاب کلمۃ الہادی میں بڑے احسن طریقے سے اس ضرورت کو پورا کیا، چنانچہ کتاب کی ابتدا ہی میں بڑے بڑے اکابرین دین کا رجوع اور نکھرے ہوئے انداز سے اہتمام حق اور اعلان حق باحوالہ نقل فرمایا تا کہ اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ اکابر دین میں رجوع کے لیے عمدہ نمونے پائے اور وہ اس رجوع کو اپنے لیے اتباع سلف سمجھے اور اس میں کوئی عار محسوس نہ کرے اور اس امر کو اپنے دین اور تربیت کا اہم جزو قرار دے۔

Marfat.com

مولانا طارق جمیل صاحب کی قابل گرفت باتوں پر حضرت مفتی صاحب نے جو تبصرہ فرمایا ہے، وہ محض ان کی ایک ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ فقہا، محدثین اور متکلمین کی واضح تصریحات سے باحوالہ تبصرہ ہے اور اس کی حیثیت ہر طالب حق کے لیے رہنما کی ہے، اس لیے اس کی اشاعت ضروری تھی تاکہ بعد میں آنے والے گروہ سلف کی راہ سے نہ ہٹیں اور کسی کی ذاتی یا اجتماعی مشاورتی یا کشفی رائے سے اگر کہیں امت کا بہت بڑا فائدہ بھی نظر آئے تو اس کو اکابرین کی محنتوں کے برابر نہ سمجھیں۔ کسی عمل کا اجر و ثواب کتنا ہے، یہ توقیفی ہے یعنی ہر اجر اپنے مخصوص عمل کے ساتھ خاص ہے، قیاسی نہیں۔ کسی عمل کا اجر منصوص عدد سے بڑھ جائے، اس کی بنا اخلاص کی قوت یا زیادتی پر ہے اور اخلاص کا تعلق قلب سے ہے جس کو بجز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ واللہ یضاعف لمن یشاء۔ کسی عقلی تگ و دو سے ثواب کو انچاس کروڑ تک پہنچانا درست نہیں۔ ایسے ہی جہاد اور قتال کا عمل جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور ان کی اتباع میں سلف صالحین کی سوچ اور عمل سے ایک متعین شرعی شکل اختیار کر چکا ہے، اس کو یا اس عمل کے اجر کو کسی اور عمل پر منطبق کرنا دینی سمجھ کی کوتاہی اور تحریف جیسے جرم تک پہنچانے والی چیز ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر امتی کو ہر قسم کی گمراہی سے بچائے اور ہمیشہ خیر کی توفیق اور دائمی قبولیت سے نوازے۔ آمین ثم آمین۔

ایں سخن را نیست ہرگز اختتام
پس سخن کوتاہ باید والسلام

احقر العباد محتاج دعا

محب النبی

دار العلوم مدنیہ، رسول پارک لاہور

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

Marfat.com

— ۹ —

صاحب الذوق السلیم والحمیۃ المستقیم مولانا ساجد حسین معاویہ

سپلائی بازار، ایبٹ آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم المقام حضرت العلام مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم!

امید واثق ہے کہ آپ ایمان اور صحت کی بہترین حالت میں دینی وملی خدمات کے ذریعے سے دین حق کی اشاعت، تبلیغ، ترویج اور حفاظت میں مسلسل مصروفِ عمل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول ومنظور فرمائے اور بہترین اجر عظیم سے نوازے۔ آمین!

کلمۃ الہادی کو پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ آپ نے جس انداز میں احقاق حق کیا، وہ یقیناً آپ ہی کا حصہ ہے۔ آپ نے جس طرح اعتدال کا دامن تھامے ہوئے مولانا طارق جمیل صاحب کی غلطیوں پر منصفانہ گرفت کی ہے، یہ پوری امت پر بالعموم اور مسلک اعتدال، مسلک حق علماء دیو بند پر بالخصوص ایک قرض تھا جس کی ادائیگی کی توفیق رب ذوالجلال نے آپ کو عطا کی ہے۔ اللہ رب العزت آپ کی ان مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور اجر عظیم عطا فرمائے اور آئندہ بھی احقاق حق اور ابطال باطل کا کام اسی طرح آپ سے لیتا رہے۔

بندہ چونکہ علماء دیو بند کو اس وقت امت کا خلاصہ اور خاصان خدا میں سے سمجھتا ہے، اس لیے ان کی صحبت اور ان ہی کے نقش پا کو اپنے لیے طرۂ امتیاز سمجھتا ہے۔ علماء دیو بند

Marfat.com

کے دو اوصاف جنھیں میں ان کے بے شمار اوصاف وکمالات میں نمایاں سمجھتا ہوں، ایک تو یہ ہے کہ ہر دور میں انھوں نے باطل کی تردید جان ومال اور زبان وقلم سے کی اور مشکل ترین حالات میں بھی دبے جھکنے کے بغیر حق کا ساتھ دیا اور ہمیشہ حق کا اظہار ببانگ دہل کیا اور اس فرض کی ادائیگی میں کبھی بھی مداہنت سے کام نہ لیا۔ دوسرے یہ کہ جب بھی ان کا کوئی قول وعمل یا نظریہ وفکر اکابر وجمہور کے نظریات وافکار سے ٹکرایا یا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سبیل صحابہ رضی اللہ عنہم یا مجتہدین کے خلاف ہونا پایا تو انھوں نے اپنی وجاہت وشہرت کا خیال نہیں کیا بلکہ ''والحق احق ان یتبع'' کے تحت اپنے نظریہ وفکر سے رجوع کرنے میں کوئی تامل نہ کیا۔ علماء دیوبند کے یہ دونوں وصف آج بھی اہل حق علماء میں دکھائی دیتے رہتے ہیں۔

میں اپنی کم علمی کے اعتراف کے ساتھ یہ سمجھتا ہوں کہ ان دو اوصاف میں سے پہلا وصف تو میں نے آپ کی شخصیت گرامی قدر میں پایا ہے اور دوسرا وصف آپ کے مخاطب مولانا موصوف میں دیکھنے کے لیے ایک عرصے سے منتظر و بے قرار ہوں۔ اگرچہ مولانا نے کئی مجالس میں اپنی غلطیوں کا اعتراف کیا ہے اور کثیر تعداد میں مسلمانوں تک ان کے معذرت کرنے کا شہرہ ہو چکا ہے، تاہم اگر مولانا موصوف اکابر کے دوسرے وصف کو اپناتے ہوئے تحریری رجوع فرمادیں تو یہ ان کے علمی قد وقامت میں مزید اضافے کا باعث بنے گا۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مولانا کے خیالات اہل سنت وجماعت کے مسلمہ عقائد ونظریات سے بالکل متصادم اور بڑے حیران کن ہیں۔ بندہ نے دو سال قبل بھی مولانا طارق جمیل صاحب کو گلگت کے بیان کے حوالے سے ایک اصلاحی خط ارسال کیا تھا، لیکن موصوف نے اسے بالکل نظر انداز کر دیا تھا حالانکہ اخلاقی جرات کا تقاضا تھا کہ موصوف اس کا جواب ضرور تحریر فرماتے۔ مولانا کے یہ خیالات مسلک حق اہل سنت و

Marfat.com

جماعت کے عقائد ونظریات کو قینچی کی طرح کاٹ رہے ہیں، لہٰذا آپ جیسے علماء حق ذمہ داران شرع کی طرف سے بروقت نوٹس لینا ایک بڑا اور قابل داد کام ہے۔

اس امت کا پہلے ہی بہت نقصان ہو چکا ہے۔ اب مزید زخم لگانے کی مولانا کو پتہ نہیں کیا ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ میں آخر میں آپ جملہ بزرگوں اور علماء حق کا مشکور و ممنون ہوں کہ جنھوں نے بروقت نوٹس لیا۔ اگر آج اس طرح کے نام نہاد سنی کہلانے والوں کا پوسٹ مارٹم نہ کیا گیا تو آنے والے دور میں یہ کام اور مشکل ہو جائے گا اور اس کا سارا فائدہ کفریہ طاقتوں کو ہوگا۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احقاق حق اور ابطال باطل میں اپنے اکابر کے طرز عمل سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ جیسے علماء حق کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

وماتوفیقی الا باللہ

ساجد حسین معاویہ
خادم علماء حق پاکستان
سپلائی بازار ایبٹ آباد

Marfat.com

——— ۱۰ ———

العالم النحریر صاحب البیان والتحریر حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دام مجدہ

مہتمم جامعہ رشیدیہ راولپنڈی

نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم ۔امابعد۔

حضرت علامہ مفتی محمد عیسیٰ صاحب دامت برکاتہم کی کتاب کا مسودہ الحمدللہ پڑھا۔ پڑھنے کے بعد محسوس ہوا کہ علماء حق زندہ ہیں۔علماء دیوبند کا وطیرہ رہا ہے کہ فتنہ سامنے سے آئے تب، منافقت کا لبادہ اوڑھ کر آئے، تب مقابلہ کرتے رہے۔کسی فتنہ سے مفاہمت نہیں کی۔ابراھیم حنیفا کا یہی مطلب ہے۔فتنہ فتنہ ہی ہوتا ہے، چاہے جس شکل میں بھی ہو۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے لطف وکرم سے ہر قسم کے فتنہ سے امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔آمین۔

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب دہلویؒ نے جب دیکھا کہ ہندو مسلمانوں کو زبردستی ہندو بنا رہے ہیں اور اس کے لیے انہوں نے منظم تحریکیں چلائی ہوئی ہیں جن کا نام شدھی اور سنگھٹن رکھا ہے تو انہوں نے تحریک ایمان کے نام سے کام شروع کیا جو بعد میں تبلیغی جماعت کے نام سے مشہور ہوئی۔یہ بہت مبارک کام ہے لیکن دشمنان اسلام نے اس مبارک جماعت میں اپنے بندے گھسا دیے اور اب اس جماعت سے ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو مدارس کے دشمن، علما کے دشمن، درس قرآن کے دشمن، جہاد کے منکر، اعمال کے پابند اور عقائد سے عاری ہوتے ہیں۔دشمنان صحابہ ہوتے ہیں۔بیس بیس لاکھ کے اجتماع میں درس قرآن سے روکا جارہا ہے۔علماء کو بظاہر سر کا تاج کہنے والے جب نجی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ علماء میں تکبر ہوتا ہے۔اس وقت علماء امت کی ذمہ

Marfat.com

داری ہے کہ قرآن وسنت کے خلاف جو بھی نظریہ سامنے آئے، اس کی تردید فرمادیں، کیونکہ تبلیغی جماعت پر اس وقت جاہل امراء کا قبضہ ہے اور جو علماء اس جماعت سے وابستہ ہیں، وہ خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ شب جمعہ یا اجتماعات میں جہلاء بیان کرتے ہیں جس سے عقائد خراب ہورہے ہیں۔ اکابرین تبلیغ کو فکر مند ہونے کی ضرورت ہے۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی یہ کاوش ان شاء اللہ جاہل امراء کی اصلاح کا سبب بنے گی۔ سیدھے سادے اور بھولے بھالے عوام جو اپنا مال، اپنی جان لگا کر مدارس دشمنی اور علماء دشمنی کا ذہن لے کر لوٹتے ہیں، ان کی بھی آنکھیں کھلیں گی۔

فقط والسلام

بندہ محمد صدیق عفی عنہ

مہتمم جامعہ رشیدیہ راولپنڈی

Marfat.com

—— ١١ ——

فاضل محقق جناب قاری فتح محمد صاحب

پٹھان کوٹ، بھاگٹانوالہ سرگودھا

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم امابعد!

حضرت مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب دامت برکاتہم نے کتاب ''کلمة الهادی الی سواء السبیل فی جواب من لبس الحق بالاباطیل'' لکھ کر امت پر احسان فرمایا ہے۔ اکابر علماء دیوبند میں سے جس کسی نے بھی تبلیغی جماعت کے بارے کچھ لکھا یا کچھ کہا ہے، اگر خود پسندی اور خود پرستی کی عینک اتار کر دیکھا جائے تو تبلیغ والوں کے لیے ایک نصیحت اور ایک نسخہ کیمیا ہے اور نصیحت کو اپنے حق میں مخالفت تصور کرنا بہت بڑی کم ظرفی ہوتی ہے۔ تبلیغی علماء کا باقی علماء سے کٹ کر رہنا، باقی علماء کو اپنے سٹیج پر نہ آنے دینا، باقی علماء کی طرح درس قرآن یا درسِ حدیث یا دوسرے علماء حق کی طرح عقائد کا بیان یا تردید باطل سے لاپروائی برتنا، ان امور سے جس خطرہ کی بو زمانۂ قدیم سے علماء حق محسوس کرر ہے تھے۔ آج اس بوتل کا ڈھکن کھل چکا ہے اور آج علماء دیوبند سے الگ ایک مستقل گروہ کی صورت میں تبلیغی جماعت ابھر رہی ہے جس کو ان راہوں پر لانا علماء دیوبند کے لیے ضروری ہو چکا ہے جن راہوں پر مولانا الیاسؒ اس جماعت کو چلانا چاہتے تھے۔ اسی ذمہ داری کا حق ادا کرتے ہوئے حضرت مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب نے کتاب لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے آمین!

فتح محمد

Marfat.com

۱۲

جلیل القدر والشان مولانا محمد سلیمان صاحب دامت برکاتہم

خطیب مسجد نورستان اڈیالہ روڈ راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کے لیے ہر دور میں اپنے مخلص بندے پیدا کیے۔ اکبر بادشاہ نے دین الٰہی بنایا تو مجدد الف ثانیؒ جیسے اپنے بندے پیدا فرمائے۔ آج کے دور میں بھی ہم ایک ایسے ہی اکبری فتنہ سے دوچار ہیں۔ جس طرح اکبر بادشاہ کے دور میں درباری علماء ابوالفضل اور فیضی اس فتنہ کا سبب بنے، اسی طرح آج کے دور میں بھی کچھ درباری علماء نے تبلیغ کے نام سے تحریف شروع کی ہوئی ہے جس کی نشاندہی حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ نے فرمائی۔ (بحوالہ فتاویٰ محمودیہ ۳۴۰ ج ۴ مطبوعہ جامعہ فاروقیہ کراچی)

اس وقت تبلیغی جماعت قصہ گو واعظین کی فیکٹری بن چکی ہے جبکہ موضوعات کبریٰ میں لکھا ہے کہ دین کو سب سے زیادہ نقصان قصہ گو واعظین نے پہنچایا۔ تبلیغ نام ہے قرآن و حدیث کا جبکہ موجودہ تبلیغی جماعت نے اپنا اصول بنایا ہوا ہے کہ مشورہ وحی کا بدل ہے۔ (بحوالہ فتاوی محمودیہ ص ۳۴۷ ج ۴) گویا کہ انہوں نے قرآن اور حدیث کو مشورہ کے ذریعے ریٹائرڈ کر دیا ہے۔ تبلیغی جماعت کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ لوگ کلمہ نماز سے روشناس ہو جاتے ہیں، لیکن جمہور علماء امت کے عقائد سے منحرف ہو جاتے ہیں۔ اپنے آپ کو دیوبندی کہلانے سے شرماتے ہیں جبکہ تبلیغی جماعت کی سرپرستی ہمیشہ علماء دیوبند نے کی ہے۔ وقت لگانے کے بعد یہ علماء دیوبند کے کسی کام میں شریک اور

Marfat.com

معاون نہیں ہوتے۔تبلیغی اکابرین کو چاہیے کہ مولانا مفتی محمد عیسی صاحب دامت برکاتہم کی ہدایت کے مطابق اپنا قبلہ درست کریں۔

ترسم کہ بکعبہ نہ رسی اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

مولوی محمد سلیمان
خطیب مسجد نورستان
اڈیالہ روڈ راولپنڈی

Marfat.com

۱۳

الصادق المصدق والکامل المحقق

حضرت مولانا سید عبدالمالک شاہ صاحب دام مجدہ

خطیب جامع مسجد حاجی مراد ٹرسٹ آئی ہسپتال، گوجرانوالہ

اللھم اھدنی واعذنی من شر نفسی۔ اما بعد

موجودہ دور میں تبلیغی جماعت عالم دنیا میں ایک اصلاحی، دینی، مذہبی اور دعوت الی الخیر میں مسلمانوں کی نمائندہ جماعت کے طور پر ابھری اور اس سے وابستہ حضرات کے ہر قول وفعل کو حجت مانا جانے لگا۔ یقیناً اس کے فوائد دین کی طرف رغبت کا باعث بنے۔ بے نمازی، نمازی بنے اور دین سے برگشتہ لوگ دین کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس عمومی فائدے کو پیش نظر رکھ کر بعض سخت قابل گرفت امور پر، جو اکابر کے وضع کردہ اصولوں سے ہٹ کر ہیں، اپنے تحفظات کے باوجود علما نے خاموشی اختیار فرمائی اور تنقید کو حکمت کے خلاف سمجھا۔ مثلاً سارے دین کو تبلیغ میں بند کر دینا، دیگر دینی امور تدریس وتعلیم، تصنیف وتدوین اور فرق باطلہ کی تردید کو دین نہ سمجھنا، قرآن کے درس پر فضائل اعمال کی ترجیح، چلہ لگا کر مفتی بننے کا رجحان، ائمہ مساجد سے الجھنے اور بات بات پر مخالفت جیسے امور سے چشم پوشی اور انفرادی معاملات پر محمول کر کے احتیاطاً مخالفت اور نقائص سے درگزر کا راستہ اختیار کیا۔ لیکن اب اس جماعت کے بعض اہم اکابر نے اجتماعی طور پر مشن کے انداز میں بعض صریح احکامات اور قرآن کی غلط تاویلات اور جہاد جیسے اہم رکن اسلام کے خلاف شعوری یا غیر شعوری طور پر ہرزہ سرائی شروع کی ہے۔

Marfat.com

مثلاً ''ہمارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی زندگی میں نمونہ نہیں، ہمیں بنی اسرائیل کی طرف دیکھنا پڑے گا''، ''صحابہ کرام محفوظ نہیں''، ''مودودی صاحب حنفی تھے، اسلام کی بڑی خدمت کی ہے'' جبکہ وہ خود کہتا ہے کہ میں نہ حنفی ہوں نہ شافعی ہوں وغیرہ اور علماء امت کا فتویٰ ہے کہ وہ ضال و مضل ہے۔ یہ کہنا کہ'' حاجی عبدالوہاب کے مقابلے میں علماء ہیچ ہیں'' اور اس ضمن میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہؓ کی مثال پیش کرنا اور علامہ محمد احمد کا صراحتاً آیات جہاد کی غلط تاویل کرنا اور بطور گروہ کے، جماعت کے بزرگوں کا اس طرح کا رویہ اختیار کرنا سخت قابل گرفت ہے۔

نوجوانوں کے عقائد کی درستی اور تحفظ کے لیے علماء حق کا فریضہ بنتا ہے کہ کتمان حق سے بچیں۔ بحمد اللہ اگرچہ کئی علماء کرام نے اس کی نشان دہی کی ہے لیکن استاد محترم فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان مدظلہ شاگرد خاص مولانا مفتی محمودؒ، مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ و خلیفہ مجاز حضرت نفیس الحسینی شاہؒ نے کسی پرخاش اور عناد سے ہٹ کر گرفت کی ہے اور کتمان حق سے بچتے ہوئے جماعت کے ایک مخصوص گروہ کی مداہنت بے نقاب فرمائی ہے۔ جہاد کے سلسلے میں وہ کام جو انگریز، نبی بنا کر بھی نہ کر سکے، جہاد کی اہمیت کو بڑی گہرائی اور ملمع سازی کے ساتھ ختم کرنے اور کمزوری کا سہارا لے کر اختیار کی جانے والی روش کو بے نقاب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو قبول فرمائے اور امت مسلمہ کی ہدایت، اصلاح اور تحفظ عقائد اور جہاد کی اہمیت کو اجاگر کرنے کا ذریعہ بنائے۔ آمین

سید عبدالمالک شاہ

۱۸ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ

Marfat.com

۱۴

الفاضل المدرس حضرت مولانا مفتی ظفر اقبال سلمہ ربہ

کوٹلہ جام، بھکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدا ومصلیا ومسلما

مولانا محمد طارق جمیل صاحب ایک اچھے واعظ اور اچھے مبلغ ہیں جن کے وعظ و تبلیغ سے اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں ہزاروں بھٹکے ہوؤں کو ہدایت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے۔

اب کچھ عرصہ سے ان کو تاریخ و تحقیق کی چوٹیاں سر کرنے کا شوق لگا ہے اور یہ شوق بھی کوئی ناجائز نہیں تھا اگر یہاں بھی وعظ و تبلیغ والی روایت برقرار رکھی جاتی، لیکن بدقسمتی سے یہاں وہ اپنے آپ کو ''اچھے واعظ'' اور ''اچھے مبلغ'' کی طرح ''اچھا مورخ'' یا ''اچھا محقق'' ثابت نہ کر سکے بلکہ ان سے شدید نوعیت کی سنگین تاریخی و تحقیقی غلطیاں واقع ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان صاحب دامت برکاتہم کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے بروقت تنبیہ کر کے ان کی درست سمت میں رہنمائی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مولانا کی راہنمائی اور استقامت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

امید ہے مولانا طارق جمیل صاحب اپنی بین الاقوامی شہرت و مقبولیت کو قبول حق میں رکاوٹ بنا کر ''اخذتہ العزۃ بالاثم'' کا مصداق نہیں بنیں گے۔ ہمارے اکابر نے

Marfat.com

وضوح حق کے بعد اپنے سابقہ موقف سے رجوع کو کبھی عار نہیں سمجھا، اس لیے ہم بجا طور پر مولانا سے بھی یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے واضح اور غیر مبہم رجوع کر لینے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گے۔

ہمارا مولانا موصوف کو یہ بھی مشورہ ہے کہ وہ تاریخ و تحقیق کے جھنجھٹ میں پڑنے کی بجائے اپنے وعظوں کو زیادہ سے زیادہ عام فہم اور سادہ رکھیں اور تاریخی حوالہ جات کی بجائے قرآن و حدیث سے اپنے بیانات کو مزین و منور فرمائیں تاکہ عوام الناس نظریاتی الجھنوں میں نہ پڑیں۔

آخر میں پھر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی اس سعی کو مشکور فرما کر دونوں حضرات کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔آمین یارب العالمین

العبد ظفر اقبال غفرلہ البر المتعال

مدیر و مدرس مدرسہ مفتاح العلوم کوٹلہ جام، بھکر

۶ر شوال المکرم ۱۴۳۰ھ بمطابق ۲۶ر ستمبر ۲۰۰۹ء

Marfat.com

کیسٹس اور سی ڈیز کے بارے میں توضیح

جناب جمال عبدالناصر صاحب
(دارالعلوم عثمانیہ، رسول پارک، اچھرہ، لاہور)

میں اپنے لیے باعث سعادت سمجھتا ہوں کہ میں ایک ایسے کام میں علماء کا معاون بنا جو وقت کا اہم تقاضا تھا۔ پاکستان میں اکابرین دیوبند کی محنت کی وجہ سے مدارس ہمیشہ آزاد رہے اور انہوں نے حق گوئی کو ہمیشہ اپنا شعار بنائے رکھا۔

کچھ عرصہ سے مولانا طارق جمیل صاحب کے بیانات سے علماء میں تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ مولانا تبلیغی جماعت کے ترجمان ہیں، لہٰذا ان کے بیانات سے جماعت کے بارے میں غلط فہمیاں جنم لے رہی ہیں، خاص طور پر جہاد کے بارے میں ان کے ریمارکس قابل گرفت ہیں۔

مفتی حمید اللہ جان کے گھر پر مولانا محب النبی صاحب کی موجودگی میں، میں نے ڈاکٹر معظم صاحب سے، جو تبلیغی مرکز رائیونڈ سے قریبی تعلق رکھتے ہیں، پوچھا کہ آپ حلفاً بتائیں کہ مرکزی شوریٰ میں جہاد کے مخالف نہیں بیٹھے؟ ڈاکٹر صاحب نے کہا اگر حلفاً پوچھتے ہو تو یہ حقیقت ہے کہ مرکزی شوریٰ میں جہاد مخالف لوگوں کی اکثریت ہے۔

مولانا طارق جمیل صاحب کی گفتگو جب کیسٹوں کی صورت میں ہم تک پہنچی تو میں نے مولانا محمد نواز بلوچ صاحب کی مدد سے ان بیانات کو تحریری شکل دی، لیکن اتنی طویل گفتگو سننا آسان نہ تھا۔ حضرت مفتی عبدالواحد صاحب نے حکم دیا کہ کوئی آسان شکل ہو

Marfat.com

کہ ہم قابل اعتراض گفتگو کو آسانی سے سن بھی سکیں اور اس تک رسائی بھی سہل ہو۔ چنانچہ جن عنوانات سے سی ڈیز علماء کرام تک پہنچ چکی تھیں، میں نے ان کو جوں کا توں رہنے دیا اور قابل اعتراض گفتگو کو علیحدہ بھی کر دیا اور اس کو selection (منتخب کردہ) مولانا طارق جمیل کا نام دیا۔ مثال کے طور پر سی ڈی میں cassete no:2(A) نامی فولڈر آپ کو ملے گا تو اس میں Selection(1) کے نام سے آپ وہ گفتگو سن سکیں گے جس کا عنوان ہے: ''شاہ ولی اللہ کا کشف نہیں مانتا''۔

اس کا وقت بھی لکھا گیا ہے کہ اتنے منٹ سے یہ گفتگو شروع ہوئی ہے۔ مثلاً اگر آپ مولانا کی مکمل گفتگو والی سی ڈی کمپیوٹر میں چلاتے ہیں تو آپ کے سامنے اس کا پورا وقت آجائے گا۔ اب اگر قابل اعتراض حصہ سننا چاہتے ہیں تو اس کا وقت Selection میں دے دیا گیا ہے۔ وہ آپ کو لکھا ہوا ملے گا:

Selection (1)   Time 01:00 To 22

اس گفتگو کا عنوان ترتیب دیا گیا ہے اور گفتگو کے آغاز و اختتام کا وقت بھی دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس کو سمجھنے میں کوئی خاص دقت نہ ہوگی۔

نوٹ: اصل سی ڈیز ہمارے پاس موجود ہیں۔ ممکن ہے کوئی اور کاپی کرتے ہوئے غلطی سے گفتگو ادھر ادھر کر دے۔ آپ ہم سے رجوع کر سکتے ہیں۔

جمال عبدالناصر

انتخاب مسجد عائشہ فیصل آباد، خطبہ جمعہ cut

''ہم ہیں کچے مسلمان، ہمیں کہاں سے راستہ ملے گا۔ بدر میں تین سو تیرہ تھے۔ تم نے ابھی تک تین سو تیرہ بھی تیار نہیں کیے۔ یہ نا سمجھنے کی وجہ سے بات ہو رہی ہے: الجہاد الجہاد۔ ابھی تک 313 بھی تیار نہیں ہوئے۔ جہاد کا منکر تو پکا کافر ہے، ہاں وقت میں اختلاف ہے۔ ہم کچے مسلمان ہیں۔ اس بھنور سے نکلنے کے لیے صحابہ کے دور سے ہمیں راستہ نہیں ملے گا۔ پیچھے جانا پڑے گا بنی اسرائیل میں۔''

Marfat.com

عنوان: cut. 09

غزوات میں صحابہ کرام کی ثابت قدمی پر بحث:

عنوان: cut.11 (مکمل)

''حکومت کسی بڑے صحابی کے نام لگے، یہ مناسب نہ تھا، اس لیے حضرت معاویہؓ کو خلیفہ بنایا گیا۔ یقیناً علیؓ حق پر تھے اور معاویہؓ خطا پر۔ اس مسئلہ میں اہل سنت سب شیعہ ہو جاتے ہیں۔''

عنوان: cut.13

''مدارس میں منفی پہلو پر کام کیا جاتا ہے۔''

عنوان: cut.14

''جو علماء اہل حدیث پر اعتراض کرتے ہیں، اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ یاد رکھو! ان چاروں سلاسل نے چلنا ہے۔''

عنوان: Cut.17

خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر بحث

''چونکہ ابوبکر صدیق سے خطائیں ہوئی تھیں'' وغیرہ

عنوان: ''جتنا ہندو ظلم کرتے ہیں، اتنا جہادی بھی تو کرتے ہیں۔''

''پچھلے سو سال کی تمام تحریکیں ناکام و نامراد ہوئیں'' وغیرہ۔

عنوان:

''اگر کوئی اہل اللہ تبلیغ سے روکے تو گھاٹے کا سودا ہے۔ مولانا نذر الرحمٰن نے تصوف کو تبلیغ کے تابع رکھا ہوا ہے۔ تم لوگ کہیں مقررین نہ بن جانا۔ خطیبوں سے اگر کام لینا تبلیغ کا کام اللہ عطاء اللہ شاہ بخاری سے لیتے، ابوالکلام آزاد سے لیتے، حفظ الرحمٰن سیوہاروی سے، حبیب الرحمٰن لدھیانوی سے لیتے۔'' (وغیرہ)

عنوان: Cassete No .2.A

Marfat.com

شاہ ولی اللہ کا کشف نہیں مانتے، دین میں کوئی کشف نہیں، تمہاری ساری تحقیقات "تجلیات صفدر" تک ہیں، ائمہ حرمین بھی تو جرابوں پر مسح کرتے ہیں، تکفیر صحابہ کا قائل کافر نہیں ہے۔ وغیرہ

عنوان: Cassete No .4

مناظرے فضول ہیں، تجلیات صفدر پر بحث، حنفیوں کی نماز پر بحث، علماء دیوبند کا عرب میں تعارف نہ تھا۔

تین طلاق کا مسئلہ، اہل حدیث تین چار کروڑ ہیں، مولانا سرفراز صفدر نے منفی پہلو پر کام کیا ہے، امام اعظمؒ زندہ ہوتے تو جج کے مسائل پر رجوع کر لیتے، صحابہ کی تکفیر کے بارے میں بحث، ہمیں یہ سوچ اور دین سمجھنے کی راہ مولانا جمشید، مولانا نذر الرحمٰن، مولانا احسان وغیرہ نے دی ہے۔

عنوان: Cassete. 05

قادری، نقشبندی فرقوں کی لڑائی کی وجہ سے مدارس اجڑے ہیں، غنیۃ الطالبین والی حدیث غلط ہے، چاہے مولانا سرفراز صفدر نے ہی نقل کی ہے، ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے نتائج، تحریک جھنگوی کے کوئی مثبت نتائج نہیں نکلے، غیر مقلد کو گمراہ کہنا تعصب ہے، مولانا زرولی خان کے بارے میں، اسماعیلیوں نے چار چار ماہ تبلیغ میں لگائے ہیں۔

عنوان: Cassete. 07

مدارس کا ماحول تعصب پر مبنی ہے، منفی اندازِ تعلیم مدارس میں رائج ہے وغیرہ

عنوان: Cassete. 08

مناظرین پر تبصرہ، ہمارے طرز تدریس میں قرآن وحدیث کے لیے حصہ کم ہے، مودودیت کوئی فرقہ نہیں، جماعت اسلامی کے خرم مراد کا وصیت نامہ۔ حضرت علیؓ کے بعد اس وصیت نامہ نے متاثر کیا ہے، آپ لوگوں کے دلوں میں نفرت بھری ہوئی

Marfat.com

ہے، مودودی صاحب اہل حق میں سے ہیں، وغیرہ

عنوان: Cassete. 09

یہ سپاہ صحابہ والے بھی تو قتل کرتے پھر رہے ہیں، حضرت عمرؓ کی سعد بن عبادہؓ نے بیعت نہیں کی۔ خلافت ابو بکرؓ پر اختلاف (تبصرہ)، اہل حدیث فرقہ نہیں، خلافت عثمانیہ کو تو ختم ہونا ہی تھا، اس کے نیلے کچھ نہ تھا، تمام دینی وسیاسی تحریکیں ناکام ہوئیں، شیعوں کے رد میں ہم صحابہ کو محفوظ کہتے ہیں، حضرت لاہوریؒ نے سندھی افکار سے رجوع کرلیا تھا۔

عنوان: Cassete. 14

مولانا الیاسؒ پر الہام ہوا، بنی اسرائیل اور امت مسلمہ میں تلوار اٹھانے کا فرق، جہاد میں بھاگ جانے والوں پر بحث، علم کا مقام جہاد سے افضل ہے، امام اعظمؒ کے دور میں شہید ہونے والوں کا نام ونشان نہیں ملتا اور امام اعظم علم کی وجہ سے مشہور ہوئے وغیرہ، چاروں ائمہ نے جہاد میں حصہ نہیں لیا۔

عنوان: Cassete. 14 ، Selection(2)

ایک قبیلہ کو کلمہ پڑھوانے پر صحابی کا ناراض ہونا، تحریکوں سے متاثر نہ ہونا، ہمارے لیے افضل ترین جہاد علم حاصل کرنا ہے۔

عنوان: Cassete.14 Selection(3)

طالبان نے ناکام ہونا تھا، امریکہ نے فضول حملہ کیا، تمام فرقوں کو اسلام میں رہنے دو، تأمرون کا کیا مطلب ہے، مدارس میں انحطاط، علماء پر شدید تنقید، مشرف کے خلاف تقریر کرنا زیادتی ہے، حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے والے کے لیے درگزر ہو سکتا ہے تو آج کے شیعہ سے کیوں نہیں؟ مفتی رشید صاحب سے متاثر نہ ہونا، امام صاحب سے دو صحابہ کی ملاقات ہوئی ہے، وغیرہ۔

Marfat.com

پیش لفظ

مولانا محمد نواز بلوچ

مدرسہ ریحان المدارس گوجرانوالہ

گزشتہ چند سالوں سے مولانا طارق جمیل صاحب کے صلح کل مواعظ، ادنی غیر ادنی کے مابین فرق ختم کرنے کی تقاریر اور حق و باطل کے خلط ملط بیانات کی شکایات سننے میں آرہی تھیں، لیکن کوئی ثبوت دستیاب نہ تھا۔ اتفاق سے فیصل آباد سے میرے استاد زادہ تشریف لائے اور مولانا کے چند قابلِ مؤاخذہ بیانات کا تذکرہ کیا اور فرمایا میرے پاس ان کا ثبوت بصورت کیسٹ موجود ہے۔ کیسٹوں میں حق کے خلاف اس قدر ہرزہ سرائی تھی کہ مجھ میں سننے کی برداشت نہ رہی۔ میں نے استاد محترم حضرت مولانا مفتی محمد عیسی خان صاحب مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ روئیداد سنائی۔ آپ نے فرمایا لاہور کے علماء ان کیسٹوں کی تلاش میں ہیں۔ اگلے روز مولانا محب النبی صاحب مدظلہ چند رفقاء کے ہمراہ تشریف لائے اور جناب جمال عبدالناصر صاحب سے ان کیسٹوں کو تحریری شکل میں لانے کا فرمایا، چنانچہ انہوں نے چند اہم قابل گرفت باتیں تحریر کیں۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے فرمایا یہ باتیں ایسی نہیں کہ ان سے صرف نظر کیا جائے۔

خصوصاً تاویل کے ذریعے جہاد کا انکار، دور نبوی ؐ اور خلفائے راشدین ؓ کے دور کی بجائے بنی اسرائیل کے دور کو مثالی قرار دینا، حضرات شیخین ؓ پر تنقید، صحابہ کرام ؓ کی تکفیر

Marfat.com

کرنے والوں کو مسلمان کہنا، علماء دیوبند کی محنت اور باطل کے خلاف ان کی تحریکوں کو ناکام کہنا۔ لہٰذا مولانا کی تقاریر کے یہ اقتباسات علماء کی خدمت میں پیش کر کے ان کی آراء لی جائیں اور مولانا کو ارسال کی جائیں۔ اگر وہ رجوع کر لیں تو فبہا، ورنہ عوام کو اس فتنہ سے آگاہ کیا جائے۔ چند مخلص ساتھیوں کے کہنے پر استاد محترم امام اہل سنت حضرت شیخ مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب مدظلہ کو یہ روئیداد سنائی۔ آپ کے حکم پر اگلے دن یہ مسودہ پڑھ کر سنایا۔ دو صفحات سن کر حضرت شیخ مدظلہ نے فرمایا: یہ باطل فرقوں کا ایجنٹ ہے اور پوچھا، مفتی صاحب تمہارے ساتھ ہیں؟ میں نے کہا کہ سارا کام مفتی صاحب مدظلہ کے حکم سے ہوا ہے تو حضرت شیخ نے فرمایا: ٹھیک ہے، یہ کام ہونا چاہیے۔
مفتی صاحب مدظلہ نے حضرت شیخ مدظلہ کی تائید پر تشکر کا اظہار فرمایا اور تقریباً بائیس علماء کرام کا ایڈریس لکھوا کر یہ مسودہ ان کی خدمت میں ارسال کرنے کے لیے کہا۔ اس سے قبل کہ میں یہ مسودہ علماء کرام کو بھیجتا، مختلف علاقوں سے رابطے ہونا شروع ہو گئے۔ کچھ تو غصے کا اظہار کرتے اور کچھ حقیقت حال دریافت کرتے۔ میں نے یہ سارا معاملہ مفتی صاحب مدظلہ کے گوش گزار کیا اور پوچھا کہ میرے مسودہ بھیجنے سے پہلے یہ عوام تک کیسے پہنچ گیا؟ آپ نے بتایا ہم نے مسودہ چند علما کو بھیجا تھا، لیکن وہ کس طرح پھیل گیا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے تھے، لیکن بعض نادان دوستوں نے ایسا کر دکھایا۔

مولانا کے رجوع کا افسانہ

(۱) جامعہ اشرفیہ لاہور کے اساتذہ کرام اور ارباب فتویٰ نے اس مسودہ کا نوٹس لیتے ہوئے مولانا کو بلایا۔ مولانا نے اپنی غلطیوں سے معذرت اور رجوع کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ حضرات نے جن امور پر گرفت کی ہے، میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔ اس پر آپ

Marfat.com

سے مطالبہ کیا گیا کہ آپ اپنے معذرت نامہ پر دستخط کردیں تاکہ سند رہے، لیکن بقول مولانا حمید اللہ جان زید مجدہٗ، صدر شعبہ افتاء جامعہ اشرفیہ لاہور، موصوف نے دستخط کرنے سے انکار کردیا اور کہا کہ میرے استاذ مولانا احسان الحق صاحب نے مجھے اس سے روکا ہے۔

یہ ہے مولانا کا رجوع اور توبہ۔ ان کے بیانات پر مشتمل مسودہ کی فائلیں ملک کے گوشہ گوشہ میں پڑھی گئیں۔ اس سے لوگوں میں ایک قسم کا اضطراب پیدا ہوگیا اور مولانا ہیں کہ اجمالی طور پر اپنی اغلاط پر دستخط کرنے کے لیے تیار نہیں۔ ع

ناطقہ سر بگریباں ہیں اسے کیا کہیے

(۲) جامعہ خیر المدارس ملتان میں اس مسودہ سے طلباء میں پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کے ازالہ کے لیے اپنی جوابی تقریر میں مولانا نے یہ آیت پڑھی:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَ کُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا۔

''اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس فاسق شخص کوئی خبر لائے تو اس کی تحقیق کرلیا کرو۔''

یہ ہے جواب۔ گویا ان کا مسودہ حقیقت نہیں بلکہ ایک جعلی دستاویز ہے۔ قارئین کرام! غور فرمائیں کہ مولانا اپنے موقف سے رجوع کررہے ہیں یا دوسروں پر الزام دھر رہے ہیں؟ اگر مولانا کو اس مسودہ سے انکار ہے تو پھر رجوع کے کیا معنی؟ لیکن ہم کہتے ہیں، ایسا ہی سہی۔ ہمارے پاس یہ مسودہ پہنچا، ہم نے اس میں تحقیق وتفتیش سے کام لیا تو معلوم ہوا کہ یہ خرافات کا مجموعہ ہے تو ہم نے مذکورہ بالا آیت مبارکہ پر عمل کیا۔

(۳) ماہنامہ الحرّیہ لاہور شمارہ اگست، ستمبر ۲۰۰۸ء میں مولانا کا رجوع ان الفاظ میں لکھا ہے:

''کچھ عرصہ سے میرے بارے میں مختلف پمفلٹ تقسیم ہورہے ہیں اور ایک رسالہ میں بھی کچھ چھپا تھا۔ میری ان سب تحریروں کے بارے میں ایک ہی بات

Marfat.com

ہے۔

سبحانک ھذا بھتان عظیم

میں الحمدللہ اکابر علماء دیو بند اہل سنت و جماعت کے مذہب و مسلک و مشرب کا پابند ہوں، انہی کا شاگرد ہوں، انہی کے عقائد پر قائم ہوں۔

والسلام

محتاج دعا

طارق جمیل

۲۰۰۸/۹/۱۰"

مولانا موصوف بہتانِ عظیم اور رجوع کے مابین کوئی فاصلہ نہیں سمجھتے اور ان کے ہاں کچھ بعید نہیں کہ بہتان عظیم بھی ہو اور اس پر رجوع بھی کرلیں۔

(۴) ہمارے استاد محترم حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے مولانا سے کہا کہ مسودہ کا جواب شائع ہونے سے پہلے آپ اس کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ جہاں آپ اپنے طور پر یہ سمجھتے ہوں کہ میری اصل مراد اور مقصد کو سمجھے بغیر رد کیا گیا ہے، اسے قلم زد کردیں اور صرف اتنا لکھ دیں کہ مفتی صاحب نے کتاب وسنت اور جمہور علماء امت کے اقوال و آراء کی روشنی میں میرے مسودہ پر نقد کیا اور میری جن اغلاط کی نشان دہی کی، میں انہیں تسلیم کرتا ہوں، لیکن مولانا نہ مانے اور بے پروائی سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔

(۵) بعض علماء کی طرف سے مولانا طارق جمیل صاحب کا معذرت نامہ شائع ہوا ہے جس میں تحریر کیا گیا ہے:

"باقی اگر میرے درسی بیانات میں اس سے مختلف تاثر پایا جاتا ہے تو وہ میری تعبیر کی غلطی ہے، عقیدے کی غلطی نہیں۔"

اس کے جواب میں یہی کہا جاسکتا ہے:

Marfat.com

عذرِ گناہ بدتر از گناہ

حضرت استاذ محترم کے جوابی مقالہ کے مطالعہ سے قارئین کرام کو بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ تعبیر کی غلطی ہے یا فہم اور معنی کی۔ خلیفہ رسول سیدنا ابو بکر صدیقؓ اور امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطابؓ کے دور خلافت پر طعن بلکہ یہ کہنا کہ دور نبویؐ اور خلفائے راشدینؓ کے دور میں ہمارے لیے کوئی مثال نہیں، ہمیں پیچھے بنی اسرائیل کی طرف جانا پڑے گا، انگریز کے خلاف جہاد اور علماء دیوبند کی مساعی جمیلہ کو غلط قرار دینا، شیعہ اور غیر مقلدین کی وکالت، مولوی احمد رضا خان اور مودودی صاحب کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا اور امامت و پیشوائی کا درجہ دینا، تمام صحابہؓ کی تکفیر سے بھی کسی شخص کا کافر نہ ہونا اور اس کو اپنے اکابرین میں سے کسی کی طرف منسوب کرنا، جہاد و قتال فی سبیل اللہ اور مجاہدین پر ہٹ کرنا، اسی طرح آیات و احادیث کے معانی و مطالب کے بیان میں تحریف کی حد تک دور از کار تاویلات کا ارتکاب وغیر ذلک، کیا ان جملہ مطالب کو صرف تعبیر کی غلطی کہا جائے گا؟

استاذ محترم حضرت مولانا عبدالمجید صاحب مدظلہ شیخ الحدیث باب العلوم کہروڑپکا نصرۃ العلوم تشریف لائے۔ مجھے بلا کر فرمایا ''آپ لوگوں نے صحیح بریک لگائی ہے۔ اگر بریک نہ لگاتے تو گاڑی کہیں کی کہیں چلی جاتی۔ یہ بریک لگی نہیں رہنی چاہیے، بلکہ مسئلہ حل ہونا چاہیے۔ مولوی صاحب کو گوجرانوالہ بلائیں۔ دونوں طرف سے چار چار علماء بٹھا کر ان باتوں کا تصفیہ کرائیں۔'' میرے کہنے پر استاذ محترم نے جناب حاجی محمد نعیم صاحب سے فرمایا کہ مولانا کو گوجرانوالہ بلائیں۔ کچھ عرصہ بعد حاجی صاحب نے بتایا کہ مولانا اس سلسلے میں آنے کے لیے تیار نہیں۔ چنانچہ حضرت استاذ مفتی صاحب مدظلہ نے ان غلط نظریات کا جواب لکھنا ضروری سمجھا جو آپ حضرات کے سامنے ہے۔ اسے پڑھیے اور شہادت علی الحق کی سعادت حاصل کیجیے۔ اللہ تعالیٰ تمام اہل اسلام کو راہِ

Marfat.com

راست پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔آمین۔

علماء کرام کی طرف سے موصول شدہ آراء اور تبصرے حذف واختصار سے پیش کیے گئے ہیں۔دیگر آراء اور تبصرے آئندہ اشاعت میں شامل کیے جائیں گے۔

اس مجموعے کا نام ''کلمۃ الهادی الی سواء السبیل فی جواب من لبس الحق بالاباطیل (چند غلط تاویلات وتجاوزات اوران کا علمی وشرعی محاسبہ) تجویز ہوا۔

ربنا تقبل منّا انّك انت السميع العليم۔وتب علينا انّك انت التواب الرحيم

(مولانا) محمد نواز بلوچ

مدرسہ ریحان المدارس

جناح روڈ، گوجرانوالہ

Marfat.com

وجہ تالیف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الہادی دراصل مولانا طارق جمیل صاحب کے بیانات کے کمپوز شدہ مسودہ پر ایک علمی و تحقیقی تبصرہ ہے۔ مولانا نے جس تمہید اور ترتیب سے اپنے طلباء کی تربیت کی ہے، اس کی ترتیب کچھ یوں ہے:

اکابر علماء ہند خصوصاً علماء دیوبند، جن سے اللہ تعالیٰ نے بارہویں، تیرہویں اور چودھویں صدی میں رشد وہدایت، تعلیم وتربیت، دینی، مذہبی، سیاسی اور جہادی راہ نمائی کا کام لیا ہے، مولانا نے ان کی مساعی جمیلہ کی نفی کرتے ہوئے کہا کہ

○ ۱۸۵۷ء کی جنگ غلطی تھی جس میں شکست کھا کر سارے حضرات مفرور ہو گئے اور مولانا حاجی امداد اللہ چھپتے چھپاتے ہجرت کر کے مکہ چلے گئے۔

○ پچھلی صدی میں قوت کے واقعات کو سامنے رکھ کر استدلال کرتے رہے۔ مخلصین کی طاقتیں لگتی رہیں۔ جس مقصد کے لیے اٹھے تھے اس تک نہ پہنچ سکے۔

○ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولانا الیاس کو الہامی طور پر یہ چیز دی گئی۔

○ انسان اپنے ماحول سے متاثر ہو کر چلتا ہے۔ ہم کمزور ہیں۔ کمزور کے احکام اور ہوتے ہیں۔ حدیبیہ اس کی دلیل ہے کہ پیچھے ہٹ جاؤ، صبر کرو۔ حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح کا مبدا ومنشا آپ اور آپ کے صحابہ کی کمزوری تھا۔ پھر اس پر ترقی

Marfat.com

کر کے یہ کہا کہ مولانا الیاس صاحب سے ایک صدی پہلے جب سے انگریز آئے ہیں، دعوت کا کام موقوف ہو چکا تھا۔ مولانا الیاس نے اس کام کا احیاء کیا۔

اس وقت اللہ کی ہدایت کا نظام تبلیغ کے ساتھ چل رہا ہے۔ پہلے خانقاہوں اور مدارس کے ساتھ تھا۔ تین دن لگانے سے آدمی بدل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہدایت کا ظہور تبلیغ میں ہو رہا ہے۔

مولانا الیاسؒ پر اللہ تعالیٰ نے جو پیغام فرمایا، پچھلی کئی صدیوں میں کسی پر نہیں ہوا۔ پچھلے ہزار سال بھی کہوں تو یہ مبالغہ نہیں ہے۔ اس پر ترقی کر کے پھر مولانا نے مولانا الیاسؒ کے حوالے سے ہندوستان میں علما کی جہادی کوششوں کی شہ رگ پر ہاتھ ڈالا اور کہا کہ مولانا الیاسؒ فرمایا کرتے تھے کہ انگریزوں کو نکالنے پر کیوں زور لگاتے ہو؟ مسلمان بنانے پر زور لگاؤ۔ نیز کہا کہ لوگ اس وقت واقعہ بدر کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ بدر میں تین سو تیرہ تھے۔ وہ پکے مسلمان تھے۔ ہم کچے مسلمان ہیں۔ دور نبوی اور خلفاء راشدین کے دور میں ہماری مثال نہیں ہے۔ ہمیں پیچھے بنی اسرائیل کی طرف جانا پڑے گا۔ یوں جہاد کی نفی کرتے چلے گئے اور کہتے ہیں کہ جہاد کا انکار تو قرآن کا انکار ہے اور قرآن کا انکار عین کفر ہے۔ ہاں وقت میں اختلاف ہے۔ وقت ہے یا نہیں۔ نماز تو فرض ہے، پر وقت داخل ہوا ہے یا نہیں، کہ پہلے ہی اللہ اکبر!

پھر صحابہ کرام پر آ گئے۔ سیدنا صدیق اکبر کی خلافت کے بارے میں وہ شکوک وشبہات پیدا کیے کہ الامان والحفیظ۔ کہتے ہیں کہ آپ کی خلافت میں اختلاف ہوا، بڑے بڑے صحابہ نے آپ کی بیعت نہیں کی۔ حضرت فاطمہؓ نے آپ سے باغ فدک میں اپنے حصے کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلے میں آپ سے کمی ہونی تھی اور ہوئی۔ آپ سے خطا ہونی تھی اور ہوئی۔ آپ نہ معصوم تھے نہ محفوظ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا بطور خلیفہ تعین اس لیے نہیں کیا کہ آپ کی کمی بیشی اور نقصان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

طرف منسوب ہوتا۔ ہم شیعوں کی مخالفت میں آ کر کسی کی صفائی کیوں پیش کریں۔ وغیر ذلک۔

سیدنا صدیق اکبر کے بعد روئے سخن سیدنا فاروق اعظم کی طرف پھیرا کہ وہ ننانوے فی صد عصمت کے قریب ہو گئے تھے، لیکن سو نمبر وہ بھی نہیں لے سکے۔

امیر معاویہ، عبداللہ بن عمر کے ناخن کے برابر بھی نہیں تھے۔

ان تمام مضامین کی تفصیل آپ کو کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہو گی۔ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ صحابہ کرام کی تنقیص وکسر شان بھی مولانا کے ہاں تبلیغ کا جز اور حصہ ہے! مولانا نے ایسا انداز اختیار کیا ہے کہ شیعہ بھی خوش اور سنی بھی خوش۔ ان کی اس روش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے اوپر کسی ایک طبقے کی چھاپ نہیں چاہتے۔ انھوں نے اپنے اکابر علماء کے علی الرغم ان طبقات کو سراہا جنھوں نے ہندوستان میں علماء حق کی تکفیر کا بیڑہ اٹھایا، اجتہاد کے نام سے ائمہ مجتہدین اور علماء سلف وخلف کو تنقید کا نشانہ بنایا، آزادئ رائے کے نام سے بے راہ روی اختیار کی اور قرآنی معجزات کا انکار کیا۔

کلمۃ الہادی کا ہر مسئلہ اور اس کی ہر سطر اس کتاب کا تعارف ہے۔ عیاں را چہ بیاں!

عوام وخواص کو ان غلط نظریات واحساسات سے بچانے کے لیے کتابی شکل میں اس کا جواب ضروری تھا۔

مولانا طارق جمیل صاحب کے بیانات پر مشتمل مسودہ پورے ملک میں پھیل گیا تو بعض حضرات نے مختصر جواب دیے، لیکن اس مسودہ کا بالتفصیل اور خاطر خواہ جواب باقی تھا۔ چنانچہ استاذی المکرم حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان مدظلہ نے باوجود ضعف وپیرانہ سالی کے، بلفظہ وبمعناہ اول سے آخر تک کتاب وسنت، ائمہ مجتہدین، فقہا اور اسلاف امت کے اقوال کی روشنی میں اس مسودہ کا جواب تحریر فرمایا۔

اس مقالہ میں بے شمار اصولی اور فروعی مسائل ومباحث زیر بحث آئے ہیں۔ ان

Marfat.com

میں قارئین کرام اور سائلین کی تشفی اور تسلی کے علاوہ ان شاء اللہ صاحب مسودہ کو سب سے زیادہ فائدہ ہوگا کیونکہ اس میں ان کے مغالطات کا کافی وشافی جواب بھی ہے اور ان کے اشکالات کا ازالہ بھی۔ یوں ایک قابل قدر علمی ذخیرہ اس کتاب کی صورت میں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آیا۔ ملک بھر سے علماء کرام کی طرف سے خطوط اور فون کی صورت میں تحسین وتبریک کے پیغامات موصول ہوئے اللہ کا شکر ہے کہ کوئی تو مرد میدان اٹھا جس نے جمود توڑا۔

اللہ تعالیٰ استاذی المکرم کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر اصلاح اور راہنمائی کا ذریعہ بنائے۔ واللہ الموفق

قاری عطاء اللہ

ادنیٰ من المعتقدین

استاذ مکرم

Marfat.com

تقدیم

حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان مدظلہ

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد!

اختلاف و انتشار:

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بُعد کے باعث ہر چیز میں تغیر رونما ہوا ہے۔ خیر و برکت کا زوال، امانت میں خیانت، علم کا انحطاط، عمل میں کوتاہی، علماء میں باہم جدال، فتاویٰ و مسائل میں تقابل اور کشیدگی، رائے میں اختلاف اور نظری معرکہ آرائی، معاملات میں کسی ایک فریق کی طرفداری اور خصومت، ہر طرف سے اعجابُ کُلِّ ذی رایٍ برأیہ یعنی اپنی رائے کو دوسرے کی رائے سے بہتر سمجھنا اور تعلّی سے کام لینا اور کبر کا اظہار کرنا۔ کبر کے معنی زبان فیض ترجمان صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ صادر ہوئے ہیں کہ الکبرُ بطرُ الحقِ و غمطُ النّاس ، حق کو ٹھکرا دینا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

نشان علم و جہل کی وضاحت ایک مثال سے:

علم کی مثال ایک آفتاب کی سی ہے۔ اس کی شعاعیں سارے عالم کو جگمگا رہی ہیں، لیکن پہاڑوں، درختوں اور بڑی بڑی عمارتوں کے حائل ہونے کے باعث یا گہری خندقیں اور لمبی لمبی غاروں کی وجہ سے کچھ مقامات تاریکی میں رہتے ہیں۔ اسی طرح بعض قدرتی تاریکیاں اور پردے ہیں جو مخلوق کو علم سے استفادے کا موقع نہیں دیتے۔

Marfat.com

مولود کے متعلق حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا مولانا تھانویؒ کو بار بار انتباہ اور ان کا رجوع

حکیم الامت حضرت تھانویؒ عنفوان شباب اور علمی دور کے آغاز میں مجالس مولود میں شامل ہوا کرتے تھے اور اپنے اس عمل کو عوام و خواص، اہل اسلام کے فوائد، اصلاح عقائد و اعمال اور ان کی حق آگاہی کا ذریعہ سمجھتے اور ساتھ اپنے پیرومرشد حضرت حاجی صاحبؒ کے قول و فعل کو بطور حجت پیش کرتے جس پر حضرت گنگوہیؒ نے ان کو بار بار تنبیہ کی طویل مراسلت کے بعد بالآخر آپ اپنے اس عمل سے باز آگئے اور حضرت گنگوہیؒ کو اپنا مولا اور آقا تسلیم کیا۔ فرماتے ہیں:

---

(۱) مکتوبات امام ربانی، مکتوب نمبر ۳۶ ص ۲۷ ۔۔۔ [illegible] اسلامیات (۲) ایضاً

Marfat.com

”فیا سیدی للہ ان تقبلوا عذری بخلقکم العظیم ولا تصغوا الی کل ھمازٍ لمّاز مشّاءٍ بنمیم ولا تخرجونی من الجماعۃ۔ فانی ارجو ان اکون معکم یوم تأتی الساعۃ لکن لاتطیق ھمتی ان انابذ بالمخالفۃ مع الاعلان عسی ان یکون من اللہ تعالیٰ بمکان ...... نعم التزمت علی نفسی انکار طریق یخالف السنۃ والکتاب علی رأس المنبر وبطن المحراب۔ (۱)

”اے میرے سردار! اللہ کے لیے اپنے خلق عظیم کی بدولت میرا عذر قبول فرمائیں اور ہر عیب چیں، طعنہ زن اور چغلی کے عادی کی طرف توجہ نہ فرمائیں اور مجھے اپنی جماعت سے نہ نکالیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ قیامت تک آپ کے ساتھ رہوں، لیکن میری ہمت میں یہ یارا نہیں تھا کہ اس معاملے میں مخالفت کا اعلان کرتا۔ شاید کہ اللہ کی طرف سے کسی وقت اس کا فیصلہ ہو.... البتہ میں اپنے آپ کو پابند کرتا ہوں کہ میں ایسے طریقے کا برسرِ منبر ومحراب انکار کروں گا جو کتاب وسنت کے خلاف ہو۔“

حضرت گنگوہیؒ اپنے جواب الجواب میں فرماتے ہیں:

”اس واسطے کوئی بیعت نہیں ہوا اور ہوتا کہ جو کچھ ہم نے پڑھا ہے، اس کے صحت وسقم کو کسی شیخ غیر عالم سے پڑتال لیں اور احکام محققہ قرآن وحدیث کو اس کے قول سے مطابق کرلیں کہ وہ جس کو غلط فرمائیں، آپ غلط مان لیں اور جس کو صحیح کہیں، اس کو صحیح رکھیں کہ یہ خیال سراسر باطل ہے۔ پس اگر کسی کا شیخ کوئی امر خلاف امر شرع کے فرماوے گا تو اس کا تسلیم کرنا جائز نہ ہوگا بلکہ خود شیخ کو ہدایت کرنا مرید پر واجب ہوگا، کیونکہ ہر دو کا حق ہر دو پر ہے اور شیوخ معصوم نہیں ہوتے اور جب تک شیخ کسی

(۱) تذکرۃ الرشید ص ۱۱۵

Marfat.com

مسئلہ کو جو بظاہر خلاف شرع ہو، بدلائل شرعیہ وقطعیہ ذہن نشین نہ کر دے، مرید کو اس کا قبول کرنا ہرگز روا نہیں'' (۱)

نیز ایک اور مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

''پس ایسا بدست شیخ ہو جانا کہ ماموروممنہی کی کچھ تمیز نہ رہے، یہ اہل علم کا کام نہیں۔ لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔ (۲)

کتاب سے متعلق اہل علم سے التماس:

اس جوابی مقالہ میں کسی قسم کی فروگزاشت ہوئی ہو تو مطلع فرمائیں۔ ہمیں کسی قسم کا عار محسوس نہ ہوگا۔ ہم غلطی کے اعتراف اور رجوع الی الحق کو اپنا فخر سمجھتے ہیں۔

ضروری وضاحت:

اس جوابی مقالہ میں کتاب وسنت، صحابہ کرام، ائمہ مجتہدین اور اکابر علماء، اسلاف امت کے اقوال اور آرا کے تحت جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ زیر بحث مسودہ میں دور نبوی اور خلفائے راشدینؓ کے دور کے مثالی ہونے کا انکار نہ ہوتا، قتال فی سبیل اللہ اور مجاہدین کی شرعی حیثیت کو ہدف طعن نہ بنایا جاتا، صحابہ کرامؓ سے لے کر اکابر علماء تک تنقید نہ ہوتی، اس سلسلہ میں سائلین کے شبہات کا جواب دینا ضروری نہ ہوتا تو ہم کبھی اسے موضوع سخن نہ بناتے۔

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش

ہمارے پیش نظر کسی پر اپنی برتری جتلانا یا تجارتی اور کاروباری مفاد نہیں ہے، صرف حق کی طلب اور کتمان حق کا خوف دامن گیر ہے۔

خلق قرآن کے مسئلہ میں امام احمد بن حنبلؒ قید ہو گئے۔ آپ کے چچا نے جیل میں

(۱) تذکرہ الرشید ص۱۲۲۔ (۲) ایضاً ص۱۲۳۔

Marfat.com

آپ سے ملاقات کی اور کہا، کچھ لوگ چھپ گئے ہیں اور بعض نے حکومت سے معافی مانگ لی ہے۔ وہ سارے غلط ہیں اور تو اکیلا صحیح ہے؟ جیل سے باہر نکلنے کی تدبیر کرو۔ تو آپ نے کہا: یا عم اذا جهل الجاهل و كتم العالم فماذا يتبين الحق؟ (جاہل جانتا ہی نہیں اور عالم بات چھپائے تو حق کب ظاہر ہوگا؟)

ولستُ وان قُرِّبتُ يوماً بائع
خلاقي ولا ديني ابتغاء التَحَبُّبِ
و يعتدُّه قوم كثير تِجارَةً
ويمنعني من ذاكَ ديني و منصبي

''کسی کی دوستی میں، میں اپنے شرفِ مرتبہ اور دین کا سودا نہیں کرتا اگرچہ وہ مجھ کو اپنا مقرب بنالے اور میری تعظیم کرے۔ بہت سے لوگوں نے اسے اپنی تجارت بنالیا ہے۔ اور مجھے اس سے میرا دین اور شرفِ مرتبہ مانع ہے۔''

بحمدہ تعالیٰ ہم اپنے دل میں کسی کے خلاف کینہ، کدورت، ذاتی رنجش محسوس نہیں کرتے البتہ یہ طمع ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو راہِ حق پر لائے۔ اہل حق سے وابستہ رکھے اور سوادِ اعظم کا اتباع نصیب فرمائے (وما ذلك على الله بعزيز) آمین ثم آمین۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: انما الاعمال بالنيات وانما لكلّ امرء ما نوى

محمد عیسیٰ عفی عنہ

خادم جامعہ فتاح العلوم وخطیب جامع توحیدی

نوشہرہ سانسی گوجرانوالہ

۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ، ۱۸ اپریل ۲۰۰۹ء

Marfat.com

الجواب: اس مقام میں حضرت سیدۃ فاطمہؓ کی ناراضگی کا ذکر کرنا اور سیدنا ابوبکرؓ کے جواب کا ذکر نہ کرنا بہت بڑی ناانصافی ہے۔ احادیث میں ہے کہ آپ نے ان کے جواب میں فرمایا: میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے

نحن معشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ۔

''ہم انبیاء کی جماعت وارث نہیں بنائے جاتے۔ جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہے۔''

حضرت علیؓ کی بیعت نہ کرنے کا ذکر کرنا اور حضرت علیؓ کی طرف سے معذرت کا ذکر نہ کرنا خلاف دیانت ہے

سیدنا علیؓ کی طرف سے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت نہ کرنے کی معذرت کا ذکر نہ کرنا اور اس میں سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین اور انصار نے حضرت ابوبکر کو خلیفہ منتخب کیا، اس کا ذکر نہ کرنا اور حوالہ نہ دینا شیعیت نوازی نہیں تو اور کیا ہے؟

۷۹

لیکن اس کو بطور تقابل ذکر کرنا اور یہ کہنا کہ یہ بھی حق ہے، یہ کسی طرح قرین قیاس نہیں اور یہ کہنا کہ وہ غسل میں شریک تھے، عین اس وقت یہ مسئلہ پڑ گیا، کسی طرح صحیح نہیں ہے بلکہ غلط ہے۔ کیوں کہ تین دن تک مہاجرین و انصار مرد، عورتیں اور بچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے اور آپ کو اس سے پہلے غسل دے دیا گیا تھا۔ طبقات

الجواب: اہل علم جانتے ہیں امت میں اختلاف سے مراد بدعات، خرافات، قتل وقتال (آپس میں) فرقہ بندی ہے جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تشریح فرمائی ہے کہ یہود ونصاری بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ

Marfat.com

اس کو اختلاف امت میں سرفہرست شمار کرنا علم وفہم کی کمی، عقل ودانش کی کج روی اور سنگین قسم کی غلطی ہے۔

۸۱

باقی مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ اس میں کوئی کمی ہوتی اور ہونی تھی، بتلایا جائے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ میں کیا کمی تھی اور ان سے کون سی غلطی اور کمی ہوئی؟ حضرت فاطمہؓ کے مطالبہ کے بعد اور حضرت علیؓ کے قول ''مشاورت میں ہمارا حق تھا'' کے بعد متصل حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت پر نکتہ چینی اور تشکیک پیدا کرنا صرف سیدنا صدیق اکبرؓ کے بارے میں نہیں بلکہ دیگر خلفاء راشدین اور تمام صحابہؓ کے بارے میں سوء اعتقاد پر مبنی ہے۔

سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت میں ایک دو افراد اور معمولی سی جماعت کا اختلاف کوئی وزن نہیں رکھتا۔ یہ اختلاف عناد اور اختلاف نفاق کہلاتا ہے

قولہ: ''اس امت میں اختلاف نہ ہو، یہ دعا قبول نہیں ہوئی، اس وجہ سے آپ نے تعین نہیں فرمائی۔ تعین فرماتے تو یہ اختلاف نہ ہوتا کہ میرے بعد ابو بکرؓ

(۱) مشکوۃ شریف، باب الاعتصام، ج ا، ص ۳۰، طبع مجتبائی دہلی۔

۸۲

ہوگا۔ شیعہ کہتے ہیں کہ ہمیں خلافت دے گئے ہیں، ہم کہتے ہیں ابو بکرؓ کو دے گئے ہیں۔ اشارے میں صراحت تو ہے ہی کوئی نہیں۔ آپ نے کسی کو متعین تو نہیں کیا۔ یہ اللہ کی مشیت پر صبر کیا ہے کہ اللہ پاک نے کہا اختلاف ہوگا۔''

Marfat.com

الجواب: بتایئے جناب مولوی صاحب! آپ کو ایسے شخص سے کیا خیر خواہی ہے کہ وہ ہلاک نہ ہو؟ موسیٰ علیہ السلام نے طور پر جاتے ہوئے ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ سامری ملعون نے ان کی بات نہ مانی اور ایک بچھڑا بنالیا۔ قوم اس کی پوجا کرنے لگی۔ بقول مفسرین ستر ہزار آدمی مرتد ہوگئے۔ جو حشر سامری کا ہوا اور بچھڑے کے پجاریوں کا ہوا، اس پر کس نے افسوس کیا؟ اسی طرح سیدنا ابوبکرؓ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو کتنے لوگوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی کا انکار کیا۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے ان کے خلاف قتال کیا۔ کچھ تائب ہوئے اور کچھ مارے گئے تو اچھا ہوا۔ کسی نے ان پر اظہار افسوس نہیں کیا۔ اور اگر آپ اپنی حیات مبارکہ میں خلیفہ کا اعلان کرتے تو پھر بھی یہی ہونا تھا جس کا آپ کو اندیشہ ہے کہ یہ ہو جاتا، وہ ہو جاتا۔ کچھ بھی نہ ہوتا، وہی ہوتا جو آپ کے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد ہوا۔ جو کچھ ہوا، اچھا ہوا۔ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔

۸۵

الجواب: مولوی صاحب نے اپنی خام خیالی سے یا سوء اعتقادی سے صحابہ کرامؓ خصوصاً سیدنا صدیق اکبرؓ کے متعلق ایک مفروضہ قائم کرلیا ہے جو کہ ان کے دل کا بہت بڑا روگ ہے۔ کہتے ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم متعین کرتے اور اس میں کوئی کمی ہوتی اور ہونی تھی۔ یہ کیسے باور کرلیا گیا ہے کہ ان سے کمی ہوتی اور کمی ہوئی ہے؟ ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین۔

Marfat.com

معصوم کی طرف سے غیر معصومین کو ذمہ داری سونپی گئی۔ تاریخ میں یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں تھا۔ اس کے سوا چارہ ہی نہیں ہے، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ جو کام پہلے انبیاء نے کیا تھا، وہ اس امت کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کو تعجب کی نگاہ سے دیکھنا اور انوکھا واقعہ قرار دینا سیدنا صدیق اکبرؓ کی شان میں مولوی صاحب کی فہمِ نارسایا تذبذب اور تردد کا نتیجہ ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

حدیث میں ہے:

کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء، کلما هلك نبی خلفه نبی و انه لا نبی بعدی۔(۱)

''بنو اسرائیل کی سیاست کی باگ ڈوران کے انبیاء کے ہاتھ تھی جب ایک نبی دنیا سے چلا جاتا تو اس کا قائم مقام دوسرا آجاتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

یعنی دینی اور دنیوی ذمہ داری اس امت کے سپرد ہوگئی، اب یہ ہی اس نظام کو چلائے گی۔ آخر میں ہم مولوی صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ سیدنا صدیق اکبرؓ سے کون سی کمی واقع ہوئی؟ آپ سے کون سی کمی کا ظہور ہوا؟ اس کی نشاندہی کریں اور کیا آپ کی خلافت، خلافت موعودہ نہیں تھی؟ آپ خلافت پر متمکن نہیں ہوئے، اس کا صحیح نظام قائم نہیں کیا اور آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں تمکنت اور قوت پیدا نہیں کی؟ آپ کے دور میں اللہ تعالیٰ نے خوف کو امن میں نہیں بدلا، لوگ شرک چھوڑ کر اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت نہیں کرنے لگے تھے؟ اللہ و رسولؐ کی اطاعت کا دور دورہ نہیں تھا؟ مرتدین کی سرکوبی نہیں ہوئی اور مسیلمہ کذاب کا قضیہ ختم نہیں ہوا؟ آخر کون سی کمی تھی اور ہونی تھی (معاذ اللہ) جس کا ظہور ہوا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر خلافت کی وجہ سے آپ کی شان وعظمت میں اضافے کی بجائے کوئی

---

(۱) مشکوٰۃ شریف ج ۳ ص ۳۲۰۔

Marfat.com

حرف آیا ہو؟ اسی طرح مولوی صاحب نے کہا ہے کہ معصوم کی جگہ غیر معصوم بیٹھے گا، غیر معصوم ہے ہی اس لیے کہ اس نے خطا کرنی ہے۔ خود مولوی صاحب نے تو سیدنا صدیق اکبرؓ پر خطا کی فرد جرم عائد کردی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے کیا خوب کہا ہے:

دوسروں کو بڑا سمجھتا ہوگا۔ ایسا ہی جو صحابہ کی چھوٹی لغزشات کو بڑھا کر پیش کرتا ہے، الا یہ کہ وہ دوسروں کی بڑی لغزشات سے چشم پوشی کرتا ہوگا۔ یہ بہت بڑی جہالت اور ظلم ہے۔"

---

(۱) منہاج السنۃ ص ۲۰۰ ج ۳ مطبع الکبری الامیریہ بولاق مصر المحمیہ

محمدیہ کے لیے ابر رحمت، ملت اسلامیہ کے وارث، خیر الخلائق بعد الانبیاء کی شان میں اس قدر ہرزہ سرائی اور غلط تاثر اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مولوی صاحب کا سینہ ان مبارک ہستیوں کے لیے صاف نہیں، بلکہ ان کے بارے میں سینہ کینہ سے آلودہ ہے۔ جس عنوان سے مولوی صاحب نے سیدنا صدیق اکبرؓ کے بارے میں ریمارکس دیے ہیں، وہ ایک رافضی کا وطیرہ ہو سکتا ہے۔

۸۸

بخدا! سیدنا صدیق اکبرؓ سے نہ کوئی کمی ہوئی اور نہ کبھی اس کا ظہور ہوا، نہ کسی مسئلہ میں خطا کی، نہ تاریخ کے آئینہ میں کہیں اس کا ذکر ہوا، لیکن ایمان کی کمی کے باعث مولوی صاحب کی نظر و فکر نے خطا کی کہ اتنی بڑی ہستی کے خلاف بلاوجہ خطا کا الزام لگا دیا۔

نیکو نخواند اہل خرد　　　کہ نام بزرگاں بزشتی برد

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے شیطان کی دسترس سے محفوظ

ہوتے ہیں، خواہ وہ انبیا ہوں یا غیر انبیاء

Marfat.com

قولہ: ''نہ ہم ان کو معصوم سمجھتے ہیں، نہ محفوظ سمجھتے ہیں۔''

الجواب: بلاشبہ معصوم تو انبیاء علیہم السلام کی نفوس شریفہ ہیں جن کی عصمت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے، بلکہ اللہ کے کتنے نیک بندے ہیں جن کو قرآن عبـــــاد اللہ المخلصین کہتا ہے۔ وہ بھی گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

۸۹

تو صحابہ کی شان تو بہت بڑی ہے۔ خصوصا سیدنا صدیق اکبرؓ کے کیا کہنے جو خیر الخلائق بعد الانبیاء ہیں، لیکن مولوی صاحب ہیں جو کسی طرح سیدنا صدیق اکبرؓ کا پیچھا نہیں چھوڑتے اور ان کو موضوع سخن بنالیا ہے اور ان کا پہلا وار سیدنا صدیق اکبرؓ ہیں کہ وہ نہ ان کو معصوم سمجھتے ہیں اور نہ محفوظ، اس لیے شیعہ کے رد میں ان کے نزدیک ابوبکرؓ کی براءت کرنا حد سے تجاوز اور غلو ہے۔ نیز کہتے ہیں ہم کسی کے رد میں اپنا راستہ نہیں چھوڑیں گے۔ اس سے صاف نظر آرہا ہے کہ خلافت کے مسئلہ میں مولوی صاحب کا وہی موقف ہے جو شیعہ کا ہے۔ کہتے ہیں ''چونکہ یہ ہونے والا تھا، ان سے بشری خطا ہونی تھی''۔ یہ ہے ان کی سعی لاحاصل کا نتیجہ۔

۹۰

یاد رکھنا چاہیے کہ عصمت کی حقیقت حفاظت غیبی ہے جو معصوم کے تمام اقوال وافعال، اخلاق، احوال، اعتقادات اور مقامات کو راہ حق کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور حق سے روگردانی کرنے سے مانع ہوتی ہے۔ یہی حفاظت جب انبیاء سے متعلق ہو تو اس کو عصمت کہتے ہیں اور اگر کسی دوسرے کامل سے متعلق ہو تو اسے حفظ کہتے ہیں۔ پس عصمت اور حفظ حقیقت میں ایک ہی چیز ہے، لیکن ادب کے لحاظ سے عصمت کا اطلاق اولیاء اللہ پر نہیں کرتے۔

Marfat.com

شیعوں اور روافض کی طرف سے کھلے بندوں سیدنا صدیق اکبرؓ پر ہرزہ سرائی کی جائے تو ہماری طرف سے اس کا صحیح جواب بھی نہ آئے جس کو مولوی صاحب غلو کہتے ہیں تو یہ مداہنت اور کتمان حق نہیں تو اور کیا ہے؟

۹۲

مولوی بے چارا تو خود شیعوں کی طرح اس مرض میں مبتلا ہے۔ وہ کسی طرح سیدنا صدیق اکبرؓ کو معاف کرنے کے حق میں نہیں ہے۔ بار بار ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے کہ کسی طرح سامعین کو باور کرائیں کہ سیدنا صدیق اکبرؓ سے کمی ہوئی، خطا ہوئی، وہ نہ معصوم تھے نہ محفوظ۔ بڑے لوگوں کے حق میں یہی گستاخی اور سب ہوتا ہے۔ جو شخص شیخین صحابہؓ کے حق میں اتنی بڑی جسارت سے کام لیتا ہے۔ وہ ان حضرات کی طرف سے دفاع کو غلو نہیں کہے گا تو اور کیا کہے گا؟

۹۳

ہی جو لوگ سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت پر معترض ہوتے اور پھر رجوع نہ کرتے تو مارے جاتے اور ابلیس کی طرح جو اپنے انکار پر مصر ہوتا تو راندۂ بارگاہِ الٰہی ہوتا۔ اہل سعادت کو سعادت نصیب ہوتی اور اہل شقاوت کو بدبختی اور محرومی۔ وہی کچھ ہوتا جو ہوا۔ معلوم نہیں مولوی صاحب کو کیا خطرہ درپیش ہے اور وہ کن کا تحفظ چاہتے ہیں کہ یہ لوگ سیدنا صدیق اکبرؓ کی بیعت نہ کر کے محفوظ رہے اور ان پر افتاد نہ آئی۔ شاید کہ اس سے وہ شیعوں کو پناہ دینا چاہتے ہیں جنہوں نے آج تک سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کو تسلیم کرنے کے بجائے آپ کی ذات بابرکات پر طعن کرنا اپنا محبوب مشغلہ بنا رکھا ہے۔ دنیا اور آخرت کی رسوائی ان کا مقدر بن چکی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

Marfat.com

سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت پر مہاجرین اور انصار کے اجماع کے بعد کسی کا خلاف حجت نہیں

قولہ: ”ایک خارجی عبدالملک بن مروان کے سامنے لایا گیا تو اس نے کوسا کہ کیوں ہر وقت تم جھگڑتے رہتے ہو؟ تو اس نے یہ سوال کیا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مقرر کیوں نہیں کیا؟ عبدالملک چپ ہو گیا۔ خارجی نے کہا اس لیے نہیں کیا تھا کہ اس امت میں اختلاف رہنا تھا تو اللہ کی مشیت کے سپرد کر دیا۔ یہ جواب مجھے بڑا اچھا لگا۔“

۹۷

الجواب: مولوی صاحب کو ایک خارجی کا جواب تو اچھا لگا جنہوں نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے بغاوت کی اور ان کے خلاف خروج کیا اور ان سے جنگ کی یہاں تک کہ ان کی تکفیر کے قائل ہوئے، لیکن یہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا کمال ہے کہ آپ نے ان کی

شان ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مولوی صاحب کے ہمنوا خارجی کا جواب حجت ہے یا سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت پر مہاجرین و انصار صحابہؓ کا اجماع حجت تامہ اور واجب التسلیم ہے جسے مولوی صاحب بلاوجہ مختلف فیہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

زفہم نارساست کہ آنجانمی رسد

Marfat.com

الجواب: مولوی صاحب کہتے ہیں کہ معصوم کی جگہ غیر معصوم آ رہا ہے، اس لیے اس نے خطا کرنی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکرؓ کو خلیفہ مقرر کرتے، تب بھی ان سے خطا کا ظہور ہوتا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعین کردہ خلیفہ اور غیر متعین کردہ خلیفہ میں کیا فرق باقی رہا؟ جب اس نے ہر صورت خطا کرنی تھی تو

مذکورہ بالا عبارت میں مولوی صاحب نے تعیین کی ترجیح کو تسلیم کر لیا ہے اور کہا ہے کہ سارے ہی مان جاتے اور جب سارے ہی مان جاتے تو اب حضرت ابو بکرؓ میں کون سی کمی بیشی بطور انسان باقی رہتی؟ یہ ہے مولوی صاحب کی لا حاصل بحث جس کی وہ بار بار رٹ لگا رہے ہیں اور اپنی قسما قسم کی لفاظی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

بحثیں فضول تھیں کھلا حال دیر میں
افسوس عمر کٹ گئی لفظوں کے پھیر میں

۹۹

یہ لوگ میدان میں نہ آئے۔ کیا سیدنا صدیق اکبرؓ ایسے ہیں کہ اگر سید الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مقرر کر دیتے تو ان سے ضرور خطا کا ظہور ہوتا؟ (معاذ اللہ) مولوی صاحب کہتے ہیں کہ شیعوں کی رد میں غلو سے کام لے کر حضرت ابو بکرؓ کی صفائی کیوں پیش کریں۔ میں پوچھتا ہوں یہ تو شیعوں کے رد میں مولوی صاحب نے غلو سے کام نہیں لیا بلکہ اعتدال اختیار کیا ہے، بصورت دیگر اگر شیعوں کے رد میں غلا

Marfat.com

وغیر ذلک۔ اسی طرح مولوی صاحب کو سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت میں کمی بیشی نظر آئی ہے اور بقول ان کے اس سلسلہ میں ان سے خطا ہوئی کیوں کہ وہ نہ محفوظ تھے اور نہ معصوم۔ مولوی صاحب کے طعن میں کیا کمی باقی رہ گئی ہے اور اس سے زیادہ وہ کیا کہہ سکتے ہیں؟

الجواب: مولوی صاحب نے سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کو مختلف فیہ ثابت کر کے گول کر دیا ہے کہ یہ بھی سچے تھے اور وہ بھی سچے تھے اور حقیقت حال پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی اور یہ نہیں بتایا کہ سیدنا علیؓ نے رجوع کر لیا۔ اسی میں ان کی اور طبقہ بنو ہاشم کی فضیلت اور سرفرازی تھی۔

۱۰۳

حاجی عبدالوہاب صاحب کو حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی شبیہ قرار دینا غلو اور شرم ناک ہے

الجواب: ذرا غور فرمایئے اس پوری تحریر میں کہ کبار صحابہؓ کا نام اس طرح لیا گیا ہے جیسے کوئی یہ عام لوگ ہیں (ابوبکرؓ، ابو ہریرہؓ) نیز یہ تشبیہ کا بہت بھدا تصور ہے۔ اپنے آدمی کو بڑھانا اور علماء کرام کی توہین اور ان کی عظمت کو ایک ان پڑھ، خودرائے شخص کی خاک پا سے پست قرار دینا گھٹیا ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ اس کو سیدنا صدیق اکبرؓ کی شبیہ اور مثیل کہنا بہت شرمناک حرکت ہے۔ اہل علم اور علمائے کرام کے لیے تو بہت بڑا فضل ہے کہ روایات حدیث اور علم شریعت کی بدولت انہیں حضرت ابو ہریرہؓ سے تشبیہ حاصل ہو، لیکن وہ کون سی علل اور وجوہ ہیں جن کے باعث حاجی عبدالوہاب کو حضرت ابو ہریرہؓ سے بڑھ کر حضرت ابوبکرؓ کی شان حاصل ہوئی ہے؟ نیز

Marfat.com

اکبرؓ کا مقام و مرتبہ حاصل ہے تو حاجی صاحب حضرت ابو ہریرہؓ سے افضل ٹھہرے۔ جس شخص کی لب کشائی سے سید الطائفہ، شیخ الصحابہ، خیر الخلائق بعد الانبیاء نہیں بچ سکے تو اہل علم کس قطار میں ہیں!

گھائل تری نظر سے بنوع دگر ہر ایک
زخمی کچھ ایک بندۂ درگاہ ہی نہیں

ہمارے شیخ اور استاذ مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ العالی، بڑے بڑے علماء نے ان کی خدمات کو سراہا اور ان کے علمی اور عملی مرتبت کو تسلیم کیا۔ محدث کبیر، مولانا شمس الحق افغانیؒ اور امام خطابت مولانا سید عطاء المنعم شاہؒ فرمایا کرتے تھے کہ علماء کی پوری اکیڈمی وہ کام نہ کرسکی جو علماء دیو بند کے اس ایک فرزند ارجمند نے کیا۔ بایں ہمہ مولوی صاحب کہتے ہیں:

''مولانا سرفراز خان صاحب ہمارے سر کے تاج ہیں، لیکن انہوں نے ساری زندگی منفی پہلو پر لکھا ہے۔ منفی پہلو پر لکھتے لکھتے قلم میں شدت آجاتی ہے۔ ان کی جو کتب ہیں، ان میں بریلویت کا رد، رافضیت کا رد، غیر مقلدیت کا رد، رد، رد، رد۔ ساری زندگی رد میں گزری ہے تو جو آدمی رد کرتا رہتا ہے، اس کی بات میں شدت آجاتی ہے۔ (لہٰذا ان کی ہر بات ماننا ضروری نہیں)''

۱۰۵

علماء کرام کے لیے لمحہ فکریہ

یہ لوگ علماء کرام کو یہ کہہ کر اغواء کرتے ہیں کہ یہ جو کام ہم کر رہے ہیں، یہ دراصل علماء کا کام ہے۔ علماء آگے آئیں اور اس جماعت کی قیادت کریں۔ دراصل یہ ان کی جعل سازی اور فریب ہے۔ ان کے ہاں علماء کا کوئی مقام نہیں۔ یہ علماء کرام کو حقیر سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

ان کو چاہیے کہ ان کی باتوں میں نہ آئیں۔ اپنے خزینہ علم کی حفاظت اور وراثت نبوی کا پاس کریں۔ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اسلاف امت کا طرز زندگی اپنائیں۔ اپنے اساتذہ اور مشائخ کی اقتدا اور اپنی خداداد بصیرت اور فہم وفراست کے تحت جہاد وقتال فی سبیل اللہ، دینی، سیاسی، علمی اور ہر قسم کی انسانی خدمات سرانجام دیں۔ واللہ الموفق

۱۰۶

حضرت ابوبکرؓ کے بعد مولوی صاحب کی حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں لاف زنی کہ وہ سو نمبر نہیں لے سکے اور اس کا جواب

الجواب: سیدنا صدیق اکبرؓ پر ہاتھ صاف کیا تو اب چاہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعاقب کریں تاکہ حضرات صحابہؓ کے سیدین، مخدومین، شیخین پر جرح کر کے ان دونوں کو راہ سے ہٹالیں اور ہمارے لیے طعن وتشنیع اور تنقید کی راہ آسان ہو جائے۔ سیدنا عمرؓ کی خلافت سے متعلق کوئی بات سامنے نہ آئی تو ایک مفروضہ قائم کرلیا کہ نبی بننے میں حضرت عمرؓ ۱۰۰ نمبر نہ لے سکے۔ ارے بندہ خدا! نبوت ایک امر وہبی ہے جس میں کسی کو

مولوی صاحب کے مفروضہ کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص کہے زید بایں ہمہ بلند وبالا مرتبہ کے باپ کا مقام نہ لے سکا۔ ایک آدھ نمبر کی کسر باقی رہ گئی، ورنہ یہ زید

۱۰۷

باپ کی جگہ ہوتا۔ جو باپ کے حقوق ہیں، وہ جملہ حقوق اس کو حاصل ہو جاتے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ایسے شخص کے جواب میں کہا جائے گا کہ زید کے متعلق یہ

Marfat.com

مولوی صاحب کی دیدہ دلیری اور جسارت کہ نبوت کے ۱۰۰ نمبر بنا دیے اور حضرت عمرؓ کو ننانوے نمبر دے دیے اور کہا کہ ہم انہیں ساڑھے ننانوے نمبر تو دے سکتے ہیں، آدھا چھوڑیں گے تاکہ نبی اور غیر نبی میں فرق باقی رہے۔ مولوی صاحب اپنی طرف سے ننانوے نمبر پر مزید آدھا نمبر حضرت عمرؓ کو دینے کے لیے تیار ہیں۔ یعنی حضرت عمرؓ کی رسائی

مرننانوے سے اوپر نمبر حاصل نہیں کر سکے تو مولوی صاحب کے پاس ایک آدھ نمبر کہاں سے آیا جن کی وہ نگہداشت کر رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حالانکہ خود فرمان نبویؐ کے مطابق نبوت کے اجزاء میں صرف ایک جز رؤیا صالحہ باقی ہے جو چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے تو مولوی صاحب کی کشکول میں ۱۰۰ نمبر کہاں سے آگئے؟

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: الحیاء شعبة من الایمان (۱)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا، ایمان کا ایک شعبہ ہے۔''

۱۰۹

علیہ السلام کے پاس آنے والے فرشتوں کی۔ وہ تو عمر کو سمجھانے کے لیے آئے تھے نہ کہ آپس میں ان کا کوئی جھگڑا تھا۔ علی بھی سچا تھا، عباس بھی سچا تھا۔ افسوس اس جواب میں کتنا فریب اور مغالطہ آفرینی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا۔ اس میں واقعی داؤدؑ کی آزمائش تھی تو کیا اسی طرح حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ امیر المؤمنین کی آزمائش کرنا چاہتے تھے؟ **یاللعجب ولضیعة الادب**

آپؓ نے ان کو ایسا جواب دیا جس سے وہ دونوں حضرات خاموش ہو گئے اور پھر کبھی انہوں نے امیر المؤمنین کے سامنے اس قسم کا مقدمہ لانے کی جسارت نہ کی۔

Marfat.com

36

حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں مولوی صاحب کے نازیبا الفاظ سوءِ ادب پر مبنی ہیں

قولہ:۱) ''حضرت علیؓ حق پر تھے اور معاویہؓ خطا پر تھے۔''

۲) ''چھوٹے درجہ کے صحابہ میں معاویہ کو انیس برس حکومت کا تجربہ حاصل ہے''

الجواب: اس بیان میں مولوی صاحب نے اپنی خام خیالی سے بے تکی باتیں کی ہیں۔ جمہور اہل سنت محدثینؒ وفقہاء کرامؒ نے لکھا ہے کہ سیدنا حسنؓ کی بیعت کے بعد حضرت معاویہؓ کی خلافت، خلافت عادلہ تھی جس کا درجہ خلافت راشدہ کے بعد ہے تو

(۲) معصوم اور محفوظ کو ایک چیز قرار دینا علم کلام اور علم عقائد سے ناواقفیت پر دلالت کرتا ہے۔ معصوم عن الخطاء انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کے نفوس مبارکہ ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضمانت ہوتی ہے۔ محفوظ تو وہ ہے جس کو اللہ محفوظ رکھے اور

۱۱٦

ما، اس لیے اللہ

تعالیٰ کی طرف سے حکومت اسلامیہ کے لیے ان کا انتخاب ہوا۔ یہ ہے ان لوگوں کی ذہنیت، یہ ہے ان لوگوں کا صحابہ کرامؓ کو پرکھنے کا معیار۔ بنیاد بھی غلط اور مصداق بھی غلط۔ اسلام میں تقویٰ اصل الاصول ہے اور تمام نیکیوں کا جامع ہے۔ حکومت اسلامیہ تو

Marfat.com

(۴) ''معاویہؓ عبداللہ بن عمرؓ کے تو ناخن کے برابر بھی نہیں تھے درجہ کے لحاظ سے'' یہ بہت ہی بھدی تعبیر اور سوقیانہ انداز ہے۔ نہ لکھنے میں نہ پڑھنے میں نہ قرینہ میں نہ تمیز میں۔ کبار صحابہ کی نظر میں حضرت معاویہؓ کا بہت بڑا مقام ہے۔ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نوجوان صحابہ وغیرہم کا شمار ان کے عزیزوں میں ہوتا ہے۔ عبداللہ

۱۱۸

یرید الدنیا اور کہا یہ کن کے بارے میں ہے؟ وہیں چپ ہو کے چلا گیا۔''

الجواب: طالب دنیا وہ ہوتا ہے جو اپنی زندگی میں دنیاداری کو دین پر ترجیح دے۔ یہ معروف اصطلاح ہے۔ طالب علم دورِ حاضر کے عرف کے مطابق پوچھ رہا تھا کہ کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کو دنیا کا طلبگار کہا جا سکتا ہے؟ مولوی صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، جنگ احد میں بعض صحابہ کرامؓ سے جو لغزش ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے انہیں زجراً مالِ غنیمت کے طمع میں محاذ اور مورچے کو چھوڑنے پر مرید دنیا کہا، اس پر مولوی صاحب نے صحابہ کو دنیا کا طالب قرار دے دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

؎ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

۱۱۹

بقول مولوی صاحب ''دور نبوی اور خلفاء راشدینؓ کے دور میں ہمارے لیے مثال موجود نہیں'' اس کا جواب

قولہ: ''دور نبوی اور خلفاء راشدین کے دور میں ہماری مثال موجود نہیں۔''

الجواب: اس جملہ سے جو ضابطہ اور قانون مفہوم ہوتا ہے وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے بعینہ متصادم ہے۔ سورۃ احزاب میں ہے:

Marfat.com

اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کی ذات میں تمہارے لیے عمل کا بہترین نمونہ ہے اور یہ کہتے ہیں کہ دور نبوی میں نمونہ بجائے خود کوئی مثال بھی نہیں۔ ایک مسلمان کے لیے مسلمان کی حیثیت سے دور نبوی میں کوئی مثال نہیں تو وہ اور کس چیز کو مثال بنائے؟

۱۲۲

الجواب: معلوم نہیں مولوی صاحب کو بقول ان کے، کچے مسلمانوں کو مزید بودا اور کمزور بنی اسرائیل کا راستہ دکھانے کی کیا پڑی ہے۔ ان کو چاہیے تھا کہ کچے مسلمانوں کو صحابہ کرامؓ کی راہ دکھلاتے تاکہ ان میں جذبہ استقامت وعزیمت پیدا ہوتا کہ اسلام کا دفاع کریں اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے ہمہ وقت تیار رہیں! یاد رہے اللہ تعالیٰ کی بنی

۱۲۴

مولوی صاحب نے اپنی عادت کے مطابق اس مسئلہ کا ماخذ ذکر نہیں کیا۔ بات اس قدر اہم تھی۔ حضرت حسنؓ بھی اسے نہ سمجھے اور آپ کے بعد سادات خاندان یکے بعد دیگرے بنوامیہ سے بنوعباس تک ہر دور میں مزاحمت کرتے رہے اور خود خلافت کے مدعی بن کر علم جہاد بلند کیا۔ انہیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قول یاد نہیں رہا تھا جب کہ

۱۲۵

امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ جیسے ائمہ، سادات کے حامی تھے۔ انہیں حضرت حسنؓ کے قول پر تنبہ نہیں ہوا، یا للعجب ولضیعة الأدب۔

Marfat.com

الجواب: تکفیر جیسے نازک مسئلہ میں اور تکفیر بھی صحابہ کی اتنی بڑی جرأت صرف اس بنا پر کہ میں نے اپنے اکابر کے فتوی میں پڑھا ہے کہ صحابہ کو کافر کہنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا، کتنی بڑی دیدہ دلیری اور جسارت ہے۔ مولوی صاحب کو اتنی بات یاد ہے ابو بکر کی بیعت خالد بن سعید بن العاص نے نہیں کی، امام احمد رضا کی تحریر میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کفر تک پہنچاتی ہو، مولانا مودودی مرحوم نیک آدمی اچھے عالم تھے، حضرت ابوبکر صدیق سے کمی بیشی ہوئی تھی، بطور انسان ہم ان کو معصوم سمجھتے ہیں نہ محفوظ، شیعوں کے رد میں حد سے تجاوز کرنا غلو ہے، ہم کسی کے رد میں اپنا راستہ نہیں چھوڑیں گے، چنگیز خان بلا کا آدمی تھا، ملا عمر اور طالبان بیوقوف اور جنگ سے ناواقف ہیں۔ لیکن جناب کو یہ معلوم نہیں ہے کہ کس بزرگ کی کتاب میں آپ نے پڑھا ہے کہ صحابہ کی تکفیر سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔

۱۳۰

جواب: جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے، وہ ملعون ہے۔ ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔"

رشید احمد ۱۳۰۱ھ (۲)

یہ عبارت ہمیشہ محل بحث رہی ہے۔ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمہ اللہ نے اس سوال کا مفصل جواب تحریر فرمایا ہے جس پر اکابر علماء کی تصدیقات ثبت ہیں۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، رئیس المناظرین مولانا عبدالشکور لکھنویؒ، سلطان المناظرین مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری، یکتائے روزگار مولانا حبیب الرحمن الاعظمی وغیرہم۔ جواب میں مولانا نعمانیؒ کے الفاظ یہ ہیں:

Marfat.com

''جو ملعون صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تکفیر کرے، وہ ہرگز اہل سنت و جماعت میں سے نہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ کی اصل عبارت یہ ہے: ''اور وہ اپنے اس

(۱) فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۱۰۹ (۲) فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰ تا ۱۱

۱۳۱

کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج ہوگا''۔ کاتب کی غلطی سے ''ہوگا'' کی بجائے ''نہوگا'' چھپ گیا ہے۔ قطع نظر دلائل خارجیہ کے، حضرت مولانا کا یہ لفظ کہ ''وہ ملعون ہے، ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے'' خود اس کی روشن دلیل ہے کہ یہ صرف کاتب کی غلطی ہے۔ اگر کچھ عقل ہوتی تو فتاویٰ کے انہی الفاظ سے حضرت مولانا مرحوم کا صحیح مسلک معلوم ہوسکتا تھا، لیکن اس کا کیا علاج کہ عقل کی رضا خانیوں سے ہم سے بھی پہلے کی لڑائی ہے۔ الغرض یہ اعتراض ایسا ہی ہے جیسے کہ کوئی

سے کافر نہ ہونے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ شومئ قسمت! کسی سے آداب سیکھ لیے ہوتے کہ چھوٹے لوگوں کا قول بڑوں کے خلاف معتبر نہیں ہوتا۔ بزرگوں کے فتاوی میں یہ تو دیکھا ہے کہ صحابہ کرام کی بلکہ علی الاطلاق سب صحابہ کی تکفیر سے آدمی کافر نہیں ہوتا، لیکن یہ دیکھنے

۱۳۶

<u>الجواب</u>: مولانا صاحب تو بچوں کو اصل میں جانے اور اصل تک پہنچنے کی ترغیب دے رہے ہیں اور کہتے ہیں سطحی زندگی سے بصیرت ختم ہو جاتی ہے۔ پھر اس کا رونا روتے ہیں کہ آج کل سطحی طرز کا علمی ماحول چل رہا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ میں تمہیں بڑی

Marfat.com

گہری سوچ کے بعد یہ چیزیں بتا رہا ہوں۔ افسوس جس چیز سے آپ بچوں کو بچانا چاہتے ہیں، آپ خود اسی کا شکار ہیں آپ کی گہری سوچ سطحی بلکہ اسلوبِ لسانی سے ناآشنا ہے۔

ارے بندۂ خدا! جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں ہے: کلھم فی النار الا ملة واحدة تو اس سے یہ سمجھا جا سکتا ہے اس تقابل میں آنحضرتؐ نے دو طبقات کا ذکر کیا ہے، ایک ناری اور دوسرا ناجی۔ آپ نے طبقہ ناری میں دخول جنت بواسطہ جہنم کی تشکیک پیدا کر کے کلھم فی النار میں کلیت کا رد کیا ہے اور اس نوع کو فی

دخول جنت بواسطہ جہنم آپ کی اختراع ہے۔ کیا دخول جہنم بھی جنت میں پہنچنے کا واسطہ ہو سکتا ہے؟ دخول جنت رحمت الٰہی اور شفاعت پیغمبر سے ہوتا ہے اور شارحین ایسی صورت کو دخول اوّلی اور دخول غیر اولی کا عنوان دیتے ہیں اور یہ صورت ما أنا علیه و أصحابی میں ممکن ہے، اس لیے آنحضرتؐ اور صحابہ کرام کے اسوۂ حسنہ میں دو چیزیں داخل ہیں۔ ایک ایمان اور عقیدہ، دوسرا عمل اور اس کا طریق کار۔ اس کو قرآن مجید نے

۱۳۹

باقی رہا مولوی صاحب کا مغالطہ امتی کے لفظ سے تو یہ امت باعتبار گزشتہ کے ہے جو پہلے امت تھی، بعد میں برے اعتقاد کی وجہ سے بدل گئی۔ اب امت نہیں رہی۔ قرآن میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والی امت کو خطاب کے بعد فرمایا:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔ (۳)

Marfat.com

گئے۔(ان پر کیا الزام ہے؟) آخر جب میدان میں شکست ہو جائے اور وہاں میدان کارزار کافروں کے ہاتھ آجائے تو اپنی پناہ گاہ میں آنا کون سا جرم ہے؟ اور یہ کہنا کہ سارے حضرات مفرور ہو گئے، نہایت غلط تعبیر ہے۔ مفرور تو وہ ہوتا ہے جو عین میدان جنگ سے اپنے امیر کو چھوڑ کر بھاگے۔

۱۵۸

سند متصل سے مجھے استاذی وشیخی حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے پوتے حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب دام مجدہ نے بتلایا جناب حاجی عبدالوہاب صاحب نے دوران گفتگو کہا آپ کے دادا بہت بزرگ تھے۔ ان کی بڑی غلطی تھی کہ عامۃ الناس کو قرآن کا درس دیا کرتے تھے۔ یاللعجب ولضیعۃ الادب۔ ہم تو یہ سنا کرتے تھے حاجی صاحب حضرت شیخ لاہوریؒ کے تربیت یافتہ ہیں۔ لیکن ہمارا دیدہ وشنیدہ غلط ثابت ہوا۔ حضرت لاہوریؒ نے اللہ کی کتاب کو اپنی زندگی کا پروگرام بنالیا تھا، وہ اسے ہدایت کا اول درجہ سمجھتے تھے، لیکن یہ اس کی مخالفت کررہے ہیں، اپنے آپ کو راہ راست پر سمجھتے ہیں اور حضرت لاہوریؒ کو غلطی کا الزام دے رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بتلایئے ان لوگوں کے اقوال کی کیا تاویل کی جائے!

۱۶۰

یہ لوگ دروس قرآن کو پسند نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے ان کے مراکز میں درس قرآن کے نام کا باقاعدہ کوئی پروگرام نہیں کیا جاتا اور نہ ہی درس قرآن کی ان کے ہاں کوئی اہمیت ہے۔ تعلیمی اور نصابی کتابوں کو یہ سب کچھ سمجھتے ہیں۔ پیغمبر خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، خلق خدا کا تزکیہ قرآن کی تلاوت سے کریں، اللہ تعالیٰ نے مؤمنین پر اس کو بہت بڑا

Marfat.com

الحاصل صلح حدیبیہ میں صلح کا مدار امر ربی تھا۔ ابو جندلؓ کو واپس کرنا ایفائے عہد تھا نہ کہ کمزوری۔ مولانا نے اپنے ذہن میں یہ طے کرلیا کہ واقعہ حدیبیہ کمزوری اور مجبوری کی

۱۶۱

وجہ سے پیش آیا۔ اسی کو ایک اصول بنا کر اس پر نتائج، اپنے مقاصد اور مطالب اور مسئلہ کی بنیاد رکھی۔

خشت اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

۱۶۲

صرف اپنے ملک کے لیے نہیں، بلکہ اس میں پاکستان کا دفاع بھی ہے۔ عرب وعجم کے علماء اور عام اہل اسلام نے بھرپور حصہ لیا اور روسیون کے چھکے چھڑا دیے۔ طالبان کا دور آیا، انہوں نے اسلامی حکومت قائم کی تو یہ فتح جہاد کے نتیجے میں حاصل ہوئی۔ اگر وہ استعداد کا انتظار کرتے جسے مولانا جہاد کے لیے شرط قرار دے رہے ہیں تو کبھی بھی فتح کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

۱۶۳

اور استعداد کے مطابق جنگ لڑ رہے ہیں۔ اکابر علماء اسلام میں سے کسی ایک نے یہ نہیں کہا کہ ان حالات میں جہاد نہیں کرنا چاہیے اور ان کا یہ جہاد، جہاد نہیں ہے۔ معلوم نہیں مولانا کے ساتھ وہ کون سے علماء اہل فتوی کی جماعت ہے جو موجودہ حال میں لڑی جانے والی جنگ کو جہاد نہیں سمجھتی۔

Marfat.com

اسی کے پیش نظر جب یزید کی حکومت قائم ہوگئی تو صحابہ کرامؓ نے امت کی بھلائی اسی میں سمجھی کہ اب جب کہ قتال کا راستہ بند ہوگیا ہے، اسے دوبارہ نہیں چھیڑنا چاہیے۔ یہی مصلحت تھی اسے مداہنت اور کمزوری پر محمول کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ ہاں اگر ایسے

۱۶۹

الجواب: یہ بھی مولوی صاحب کا محض دعویٰ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں خود صحابہ کرامؓ کے کئی طبقات تھے، اعلیٰ، اوسط اور ادنیٰ۔ سورۃ حجرات میں ہے

معلوم ہوا کمزوری کا علاج اللہ جل شانہ پر توکل کرتے ہوئے میدان جہاد میں حصہ لینے کا نام ہے اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے، نہ یہ کہ ان کے لیے میدان جہاد سے راہِ فرار کو عین راہ ثواب اور جائز قرار دینا ہے جیسا کہ مولوی صاحب نے اس مقصد کے لیے ایک لمبی چوڑی تمہید قائم کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اصحابِ اُحد کو جنگ بدر کی مثال دے کر اطمینان دلایا

قولہ: ''بدر میں تین سو تیرہ تھے تم نے ابھی تک تین سو تیرہ بھی نہیں تیار کیے۔''

الجواب: مولوی صاحب ان لوگوں کو طعن دے رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں اصحاب بدر کی تعداد کا تذکرہ کرنے والے اصحاب بدر کی تعداد کو سند اور جواز کے طور پر پیش کرتے

۱۷۰

ہیں اور یہ ہمارے لیے اس دور میں مثال نہیں ہے۔

Marfat.com

غور فرمایئے! اللہ تعالیٰ جل وعلا شانہ بدر کو بطور نظیر کے پیش فرما کے اہل احد کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں اور مدد کا وعدہ کرتے ہیں اور مولوی صاحب ہیں کہ وہ بدر کو بطور مثال پیش کرنے کی نفی کرتے ہیں۔

مولوی صاحب دور حاضر میں جہاد کا وقت نہیں سمجھتے

قولہ: ''الجہاد الجہاد۔ کوئی جہاد کا منکر ہو سکتا ہے؟ کوئی قرآن کا منکر ہو کے کہاں جائے گا؟ جہاد کا انکار تو قرآن کا انکار ہے، قرآن کا انکار عین کفر ہے۔ ہاں! وقت میں اختلاف ہے کہ وقت ہے یا نہیں ہے نماز تو فرض ہے، پر وقت داخل ہوا ہے کہ نہیں ہوا؟ کہ پہلے ہی اللہ اکبر۔''

الجواب: مولوی صاحب نے جہاد کے لیے مناسب اور موزوں وقت نہ

ہونے کا واویلا کیا ہے، لیکن خود جہاد کے لیے صحیح وقت کا تعین نہیں کیا صحابہؓ کے بعد کس

(۲) جناب موصوف کو یہ جنگیں بھی نظر نہیں آئیں جہاد کی نفی میں صلواتیں سناتے چلے گئے اور اپنے دور کی حالیہ جہادی مساعی کا تذکرہ ہی نہیں کیا تا کہ معلوم ہو مولوی صاحب جہاد کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کو وقعت دیتے ہیں۔ حرمین شریفین میں

افسوس رائے ونڈ کی سالانہ اجتماعی دعا میں اہل اسلام ان کلمات کے سننے کو ترستے ہیں، انہیں اس طرح کی آواز سننے میں نہیں آتی۔

ان کے قائدین کے تازہ بیانات سے جہاد کے متعلق ان کے نظریہ کا صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ہے:

Marfat.com

''اسلام کے نام پر انتہا پسندی قابل مذمت ہے۔ اسلحہ کے زور پر شریعت نافذ نہیں کی جاسکتی'' (تبلیغی اجتماع، اسلام آباد ۲۰۰۹ء)

۱۷۲

''اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ انبیاء کے تحفظ اور ان کے مذاہب کو نافذ کرنے کے لیے فرشتے بھیجتا۔ حضورؐ نے کبھی طاقت استعمال نہیں کی'' (حاجی عبدالوہاب)

''مسلمانوں کو طاقت کے ذریعے اپنا عقیدہ نافذ کرنے کی بجائے اسرائیل سمیت پوری دنیا میں امن، بھائی چارے کی تبلیغ کرنی چاہیے'' (مولانا محمد احمد، مولانا جمشید)

''اسلام آباد (نیٹ نیوز) تبلیغی جماعت کے رہنماؤں نے اسلحے کے زور پر شریعت کے نفاذ، مذہبی انتہا پسندی، عسکریت پسندی اور دہشت گردی کو مسترد کر دیا ہے۔ تبلیغی جماعت کے امیر حاجی عبدالوہاب نے اسلام آباد میں تین روزہ تبلیغی اجتماع کے اختتامی روز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلحے کے زور پر شریعت نافذ نہیں کی جاسکتی۔

۱۷۳

کبھی نہ ہوتا۔ یہ حضرات مسلمانوں سے برسر پیکار حربی کافر اسرائیل کے متعلق، جو فلسطینیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہا ہے، جہاد کی بجائے دعوت کو ترجیح دیتے ہیں۔ اسرائیل

۱۷۴

محاذ جنگ میں اپنی کارروائیاں جاری رکھے گا یا ان کی دعوت قبول کرے گا؟ یہ کتنا بودا خیال ہے!

Marfat.com

قولہ: ''موسیٰ علیہ السلام کی قوم بولی: أوذینا من قبل أن تأتینا ۔ موسیٰ تیرے آنے کا کیا فائدہ ہوا؟ تیرے آنے سے پہلے بھی عذاب میں تھے، تیرے آنے کے بعد بھی عذاب میں ہیں۔''

الجواب: مولوی صاحب کمال ہی کرتے ہیں۔ اپنے خود ساختہ مضمون کو ایک عنوان دیتے ہیں، پھر اسی مضمون کو پورا کیے بغیر اپنی کہانی کہ ہم کمزور ہیں جہاد کے حق میں نہیں دہرا کر بات ختم کر دیتے ہیں۔ یہاں یہ نہیں لکھا قوم کے اس شکوہ کا سیدنا موسیٰ علیہ

۱۷۷

مسلک پر ثابت قدم رہے۔ بنی اسرائیل میں جانے کی بجائے مولوی صاحب کو دور نبویؐ اور صحابہ کرامؓ کا دور بھول گیا جو ملی زندگی میں ایک مثالی دور تھا۔ کسی امت نے بھی اس

۱۷۸

طرح کی مثال پیش نہیں کی، لیکن کیا کریں مولوی صاحب دور نبویؐ اور دور صحابہؓ کو اپنے لیے اسوۂ حسنہ نہیں سمجھتے۔ انہیں بنی اسرائیل کے دور میں جانے کا بہت شوق ہے۔

۱۸۰

طرح غزوہ حنین میں حسب حال اس قاعدہ اور ضابطہ کو کبھی ترک نہیں کیا۔ حیرت ہے مولوی صاحب کو بدر کے نام اور بدری تعداد سے کیوں چڑ ہے۔ بار بار کہتے ہیں بدر ہمارے لیے حجت نہیں۔ آج بھی اگر وہی احوال اسلامی مرکز سے متعلق پیش آ جائیں جو دارالہجرۃ مدینہ منورہ میں بدر کے وقت پیش آئے تھے تو بدر ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے۔ بدر کا حکم منسوخ نہیں ہوا۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم بھی مطمئن، صحابہ بھی مطمئن۔ بدر میں اللہ تعالیٰ نے نصرت کی اور وہ تمام معرکہ ہائے جنگ کے لیے نمونہ ہے۔ خندق میں وہ کون سا عمل ہے جس میں بدر کی نفی ہوتی ہے۔ مولوی صاحب کی جسارت ہے کہ ان سب باتوں کی اپنی خام خیالی اور فرسودہ زبان سے نفی کر رہے ہیں۔

۱۸۲

جناب مولوی صاحب نے بار بار معاشرہ کا رونا رویا ہے بلا استثناء تمام اہل اسلام کو کچے مسلمان قرار دیا ہے اس پر یہ حکم سرزد فرمایا ہے کہ ہمارے لیے دور نبویؐ اور خلفائے راشدینؓ کے دور میں کوئی نمونہ نہیں، ہمیں بنی اسرائیل کی طرف جانا پڑے گا اس سے ان کی مراد یہ ہے ہم تلوار نہیں اٹھا سکتے، مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تب ہی من آئے اور دشمن ہلاک ہو، اسی توکل پر ہم عیش و آرام اور سکون کی زندگی بسر کر سکیں۔ اس کا علاج یہ بتلایا تو بہ و استغفار کریں، موسیٰ علیہ السلام کے دور کی وہ مثال دی ہے جو ان کی پہلی زندگی سے متعلق ہے جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر آئے کہ فرعون کے غرق ہونے سے پہلے دور کو مکی زندگی سے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔

مولوی صاحب دور نبویؐ اور خلفائے راشدینؓ کے دور کی بار بار نفی کر کے اپنے لیے بنی اسرائیل کے دور کو نمونہ قرار دیتے ہیں۔ ان کو چاہیے تھا صرف اپنے لیے دعا کرتے یارب مجھے بنی اسرائیل کے دور میں پیدا کیا ہوتا تا کہ میں لوگوں کو ان کے قریب

۱۸۳

زمانے کے دور کی مثال دیتا جوان کے ذہن نشیں ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی

Marfat.com

اس امت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدینؓ، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور اسلاف امتؒ سے ورغلا کر بنی اسرائیل کی دعوت دینا جہالت اور سراسر گمراہی ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ ھٰذِہِ الوَسَاوِسِ الشَّیْطَانِیَّۃِ وَ جَمِیعَ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ عَلٰی صَاحِبِھَا اَلْفُ اَلْفُ تَحِیَّۃٍ وسلامٍ۔

نوٹ: ابو جندلؓ کے واقعہ میں مولوی صاحب نے مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے۔ راقم

اس واقعہ میں حضرت عمرؓ کا اضطراب اور بے چین ہونا ایک طبعی امر تھا جس کا انہیں زندگی بھر احساس رہا۔ لیکن اسے بپھر جانے سے تعبیر کرنا سوء ادب ہے ان کی طرف یہ نسبت کرنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ''پھر آپ ہمیں ذلیل کیوں کر رہے ہیں'' خلاف واقعہ ہے اور حضرت عمرؓ کے بارہ میں بدباطنی کا اظہار ہے۔

۱۸۵

لیکن مولوی صاحب ہیں کہ وہ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ''پھر آپ ہمیں ذلیل کیوں کر رہے ہیں۔'' حضرت عمرؓ نے معاذ اللہ تذلیل کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی ہے۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

حدیث: ''وقاتلوھم حتی یکونوا مثلنا'' کے معنی میں مولوی صاحب کی غلطی اور اس کا اصل مفہوم

قولہ: ''وقاتلوھم حتی یکونوا مثلنا'' یہ ہے وجہ قتال کی۔ اب ہم کے

Marfat.com

الجواب: مولوی صاحب نے مذکورہ بالا الفاظ حدیث اوران کے مطالب کو خلط ملط کر دیا۔ نہ حدیث کے الفاظ صحیح اور نہ اس کے مطالب صحیح، نہ ان الفاظ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت صحیح ہے۔ پہلے ہم اصل حدیث کے الفاظ نقل کرتے ہیں، پھر

۱۸۷

مولوی صاحب نے دو حدیثوں میں پیوندکاری کر کے ایک حدیث کے اول حصہ کو دوسری حدیث کے آخر کے ساتھ ملا دیا اور دوسری حدیث کے آخری حصہ کو پہلی حدیث کے اول حصہ سے ملا دیا، جیسا کہ اس سے متصل ''قولہ'' میں مولوی صاحب کی تیسری بات کے عنوان سے حدیث علی کی تشریح سے معلوم ہوتا ہے۔

لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین علی من ناواهم حتی یقاتل آخرهم المسیح الدجال (۲)

''میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی حتی کہ ان کا آخری طبقہ دجال سے لڑائی کرے گا۔''

(۲) رواہ ابوداؤد، بحوالہ مشکوۃ ص ۳۳۱

Marfat.com

لیکن مولوی صاحب نے حتی یکونوا کو کونوا مثلنا صیغہ امر بنالیا، یعنی ہوجاؤ ہمارے جیسے۔ یہ حضرت علیؓ کے قول کا مقصد نہیں اگر دعوت اسلام میں قتال کا پروگرام نہ ہو تو اس سے دین اسلام کی تکمیل اور اسلام کو سرفرازی و بلندی کبھی حاصل نہیں ہوسکتی۔ مولوی صاحب کی عادت ہے حدیث کے اصل مفہوم اور مقصد کو الٹے منہ چڑاتے ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث کو مولانا احمد صاحب کی نذر کر دیا اور کہا مولانا احمد یہ جملہ بڑا بولتے تھے، اب ہم کس کو جا کر کہیں کونوا مثلنا۔

الجواب: جہاد فی سبیل اللہ کا مال غنیمت سے تقابل اور مال غنیمت کا تصور کہ تم لوگوں کو مارو، فتح کرو اور مار مار کر ساری دنیا کے خزانے تمہیں حاصل ہو جائیں، یہ جہاد و قتال فی سبیل اللہ کا کتنا بھیانک نقشہ ہے جو مولوی صاحب نے پیش کیا ہے۔ قتال فی سبیل اللہ میں مارنا مرجانا، جان کی بازی لگا دینا، بے خوف و خطر لڑنا، اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے

آخر میں مولوی صاحب نے مجاہدین کا ایسا خاکہ کھینچا ہے گویا وہ آج کل کی اصطلاح کے مطابق تخریب کار اور دہشت گرد ہیں۔ جب آپ کے نزدیک مال غنیمت: لوگوں کو مارو، فتح کرو اور ساری دنیا کے خزانے تمہیں حاصل ہو جائیں، لوٹ مار کے نتیجے میں حاصل ہوتا ہے تو پھر آپ اہل جہاد کو ظالم اور ستم کار نہ کہیں تو اور کیا کہیں؟ کون نہیں جانتا ظلم و ستم، غارت گری اور ناحق خون ریزی خدا تعالیٰ کے غضب کا ذریعہ ہے، لیکن مال غنیمت کے ضمن میں اس کا ذکر کرنا عمل جہاد کی ہتک اور مجاہدین کی غلط عکاسی نہیں تو اور کیا ہے؟

سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

Marfat.com

الجواب: اس مقولہ میں علامہ احمد صاحب نے کلام کا آغاز ہی طالبان کے خلاف "بے وقوفو" سے کیا مولوی صاحب نے بھی آخر میں ملا عمر پر حماقت کا فتوی لگا دیا۔ تعجب کی بات ہے مولوی صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ کس ماحول میں بات ہوئی اور اصل موقع و محل کا تقاضا کیا تھا۔ علامہ احمد صاحب کے مشورہ سے ان کو اتفاق نہ ہوا۔ ہو سکتا ہے

گھر بیٹھے کسی کو بے وقوف کہنا آسان ہے محاذ جنگ میں حصہ لینا اور کفر کا جان و مال سے مقابلہ کرنا بہت مشکل اور حوصلہ کی بات ہے، کیوں کہ بھاگنے والے کو بجائے سینہ کے پیچھے سے گولیاں کھانا پڑتی ہیں۔ البتہ ان کے ہاں مروجہ طریق ہائے تبلیغ سے بغیر جہاد کے جنت کی راہ تلاش کرنا آسان ہے۔

خلق اللہ للحروب رجالا ورجالا لقصعة وثرید

آسودہ دلا حال دل زار چہ دانی خونخواریٔ عشاق جگر خوار چہ دانی

ہرگز نخلیدہ بکف پائی تو خاری آزردگیٔ سینہ افگار چہ دانی

۱۹۳

مولوی صاحب اس سے پہلے بڑے دعوی سے کہہ آئے ہیں کہ بدر ہمارے لیے دلیل نہیں بن سکتا۔ اب بدر کے حوالہ سے کہتے ہیں فرشتے آگئے، جبرائیل بھی آگئے اور میکائیل بھی آگئے۔

باقی رہی یہ بات اللہ تعالیٰ کے امر سے خیمے اکھڑوائے گئے تو خیموں کے متعلق پہلے مولوی صاحب نے تصریح کی ہے کہ حباب بن منذر نے سوال کیا کہ یہ اللہ کا امر ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا آپ کا امر ہے؟ کہا ہاں! اب کہتے ہیں اللہ کے امر سے خیمے اکھڑوائے گئے۔ کتنا بڑا تضاد ہے۔

Marfat.com

مولوی صاحب نے اپنی خام خیالی سے یہ سمجھ رکھا ہے یورپین اقوام تو کامیاب رہیں ان کے خلاف سیاسی جماعتیں اور جہادی تنظیمیں شکست خوردہ اور ناکام ہیں ان کے مقابلہ میں مروجہ تبلیغی لوگ بستر اٹھائے کوچہ بہ کوچہ، شہر بہ شہر، ایک ملک سے دوسرے ملک مع اپنی مستورات کے سیر و سیاحت کر رہے ہیں یہی ہمارا جہاد ہے۔

عن أبی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من مات ولم يغز ولم يحدث به نفسه مات على شعبة من نفاق۔ رواه مسلم (۳)

''حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مرگیا اور اس نے جہاد نہ کیا کبھی اس کے دل نے اس سے جہاد کی بات نہ کی، وہ

(۱) سورۃ التوبہ آیت ۱۱۱۔ (۲) المشکوۃ کتاب الجہاد ص ۳۳۰ مکتبہ مجتبائی دہلی (۳) ایضاً ص ۳۱۰

نفاق کی ایک نوع پر مرا۔''

جب تم کافر کو کافر نہیں کہتے، گمراہ کو گمراہ کہنا تمہاری تبلیغ کے آداب میں داخل نہیں، کسی غلط کار کو غلط کار نہیں کہتے، غالی، بدعتی، شیعہ، خارجی، پرویزی، مرزائی، آغا خانی اور دیگر ملحد و زندیق فرق باطلہ کا نام لے کر ان کی تردید نہیں کرتے اور بوقت ضرورت ان سے دست بدست اپنا دفاع نہیں کرتے تو تمہیں کون کچھ کہے گا؟ انگریز تو یہی چاہتا تھا آپ اپنی نماز روزہ اور دیگر عبادات میں ایسے مشغول و مصروف ہوں تمہیں ہماری خبر نہ رہے۔

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

اس کی تو کوشش ہے تمہیں وہ درس توحید بھول جائے، تمہارے بڑوں نے جس کی آبیاری کی تھی اور جس کی دعوت کی بدولت وہ پوری دنیا پر چھا گئے۔

Marfat.com

معلوم نہیں مولوی صاحب کو جہاد سے کیا بیر ہے! وہ اپنے دل میں جذبہ جہاد تو کیا، مجاہدین مخلصین سے بھی کدر رکھتے ہیں۔ جہادی تنظیمیں بحمداللہ آج بھی کام کر رہی ہیں، ختم نہیں ہوئیں۔ ان کو آیت وما کان اللہ لیظلمھم کا مصداق قرار دینا تحریف کی مد میں آتا ہے۔ الحمدللہ پاکستان میں مختلف جہادی تحریکیں اٹھیں انہوں نے

۱۹۹

آپ عالمی حقائق سے آنکھیں بند کر کے فیصلہ کرنے کے عادی ہیں۔ مجاہدین مخلصین کو کفار کی صف میں کھڑا کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو معتوب اور قابل گردن زدنی قرار دیتے ہیں بلکہ ظالم ٹھہراتے ہیں آیت فما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون کا مصداق سمجھتے ہیں۔ ہر دور میں اللہ کے برگزیدہ بندوں کو اپنی قوم کی طرف سے اس طرح کے خطابات دیے گئے۔ روز جزا بتلائے گا قتال فی سبیل اللہ والے ظالم ہیں یا گھر بیٹھے معترضین ظالموں کی مد میں آتے ہیں۔

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر وشیر

۲۰۳

مولوی صاحب نے ہچکچاتے ہوئے سپاہ صحابہ کا نام لے ہی لیا۔ سپاہ کا طریق دعوت کا طریق کار اور شدت، بعض امور میں اکثر علماء سے ان کی انفرادیت محل بحث اور قابل توجہ ہے جس کے باعث ان سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔ کسی طبقہ کو ہدف بنانے سے پہلے اپنے آپ کو دیکھ لینا چاہیے۔

غیر کی آنکھ کا تنکا تجھ کو آتا ہے نظر
دیکھ اپنی آنکھ کا غافل ذرا شہتیر بھی

Marfat.com

ایسے لگتا ہے مولوی صاحب کو اپنا اور اپنے ہم جنس لوگوں کا تعارف نہیں ہے۔ مولوی صاحب کی اس ریکارڈ شدہ تقریر کے اعتبار سے ہم ان فریقین کے مابین چند امور میں واضح فرق محسوس کرتے ہیں۔

ایک طرف:

ا۔ حضرات شیخین حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ پر جرح و قدح۔

۲۔ جہاد کے حوالے سے اکابر علماء دیوبند کی تغلیط۔

۲۰۴

۳۔ قتال فی سبیل اللہ کا مذاق اڑانا۔

۴۔ دور نبویؐ اور خلفائے راشدین کے دور کو اپنے لیے مثال بنانے کی بجائے بنی اسرائیل کے عہد کو اپنے لیے مثال سمجھنا۔

۵۔ پیش آمدہ احکام و مسائل میں اپنے علاوہ دوسرے جید علماء پر اعتماد نہ کرنا اور عیسائی مشنریوں کی پیروی میں عورتوں کا تبلیغ کے عنوان سے مشرق و مغرب میں پھرانا اور ایسا کام ان کے سپرد کرنا جو ان کے فریضہ میں شامل نہیں۔

۶۔ جوڑ کے بہانے بدعتی اور غالیوں کی اقتداء میں نماز پڑھنا اس سلسلہ میں حضرت مولانا محمد الیاسؒ کے استاذ شیخ حدیث حضرت گنگوہیؒ کے فتاوی کو درخور اعتناء نہ سمجھنا۔

۷۔ ان پڑھ، بے علم لوگوں کی بھرتی سے ضعیف اور موضوع روایات کا سہارا لینا بیان میں من گھڑت اور غلط حکایات پیش کرنا۔

۸۔ علماء کی بجائے دنیا کی وضع رکھنے والے لوگوں کو اہمیت دینا۔

Marfat.com

ایک لطیفہ:

مولوی صاحب کی اس بات پر ایک لطیفہ یاد آیا۔ گوجرانوالہ کے ایک مولانا و بالفضل اولانا نے بتایا رائے ونڈ میں ایک بڑے بزرگ سے گفتگو ہوئی کہنے لگے پٹھان تو بڑا بے غیرت ہو گیا ہے۔ یہ تو بہت مہمان نواز تھا۔ یہ افغانستان میں انگریزوں کو قتل کر رہا ہے۔ اس کو چاہیے اس کو دعوت دے۔ میں نے عرض کیا حضرت آپ کے گھر میں کوئی لٹیرا، ڈاکو گھس آئے جس سے آپ کی مال و جان اور آبرو کو خطرہ ہو تو آپ اس کا مقابلہ کریں گے یا دعوت دیں گے؟ کہنے لگے خدا کی قسم میں تو اسے دعوت ہی دوں گا۔

اس عقل و فہم پر تعجب ہے وہ ان کی دعوت پر کان دھرے گا یا اپنا کام کرے گا؟

۲۱۱

علماء بتاتے ہیں، ہم فضائل بتلائیں گے۔ لیکن اب جماعت والے مسائل میں علماء پر اعتماد نہیں کرتے کہتے ہیں ہم نے رائے ونڈ والوں سے پوچھ لیا۔ کہا بدعتی ہو، کسی قسم کا غالی ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ہم جوڑ کے لیے ایسا کرتے ہیں حالانکہ مولانا الیاسؒ کے شیخ حضرت گنگوہیؒ کے فتاوی رشیدیہ میں ہے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۱) فاسق کا امام بنانا حرام ہے اور اس کے پیچھے اگر کوئی نماز پڑھے تو بکراہت تحریم ادا ہو جاتی ہے اور اگر اس کا ثبوت کفر ہو جاوے تو ہرگز نماز نہیں ہوتی۔ اول تو اس کے پیچھے نہ پڑھے اور اگر پڑھ ہی لے تو اعادہ کر لینا اچھا ہے۔ (۲)

Marfat.com

لوگ مجھ سے شکایت کرتے رہتے ہیں کہ تبلیغ والے علماء کے خلاف ذہن بناتے ہیں اور میں ہمیشہ تبلیغ والوں کا دفاع کرتا رہتا ہوں، لیکن آپ کے خط سے مجھے اندازہ ہوا کہ لوگ کچھ زیادہ غلط بھی نہیں کہتے۔ آپ جیسے عقل مند جنہیں دین کا فہم نصیب نہیں، ان کا ذہن واقعی علماء کے خلاف بن رہا ہے۔ یہ جاہل صرف تبلیغ میں نکلنے کو دین کا کام اور دین کی فکر سمجھے بیٹھے ہیں اور ان کے خیال میں دین کے باقی سب شعبے بیکار ہیں۔ یہ جہالت کفر کی سرحد کو پہنچتی ہے کہ دین کے تمام شعبوں کو لغو سمجھا جائے اور دینی مدارس کے وجود کو فضول قرار دیا جائے۔ میں اپنی اس رائے کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں کہ تبلیغ میں نکل کر جن لوگوں کا یہ ذہن بنتا ہو، وہ گمراہ ہیں اور ان کے لیے تبلیغ میں نکلنا حرام ہے۔

میں اس خط کی فوٹو اسٹیٹ کاپی مرکز (رائے ونڈ) کو بھجوا رہا ہوں تا کہ ان اکابر کو بھی اندازہ ہو کہ آپ جیسے عقلمند تبلیغ سے کیا حاصل کر رہے ہیں۔ (۱)

ان لوگوں کی نظر میں علماء اسلام اور مدارس عربیہ کی وقعت کم ہو جاتی ہے

شارح بخاری حضرت مولانا سید احمد رضا بجنوری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

"تبلیغی جماعت میں کام کرنے والوں کے دلوں میں علماءِ اسلام اور مدارس عربیہ کی وقعت کم ہو جاتی ہے حالانکہ علماء اور مدارس عربیہ دین کے مستحکم قلعے ہیں۔ ان سے کٹ کر ان سے بدظن ہو کر، یا ان سے بے نیاز ہو کر جو دین کا کام ہو گا اس کے اثرات پائیدار و مستحکم نہ ہوں گے اور مجموعی حیثیت سے دین و علم کو اس سے نا قابل تلافی نقصان بھی پہنچے گا۔ وما علینا الا البلاغ۔" (۲)

Marfat.com

یہ لوگ آیات جہاد فی سبیل اللہ کو مروجہ تبلیغی سرگرمیوں پر منطبق کرتے ہیں

یہ لوگ جب اپنے مروجہ تبلیغی سفر پر نکلتے ہیں یہ آیت پڑھتے ہیں:

انْفِرُوا خِفَافاً وَثِقَالاً وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰه (۳)

''نکلو ہلکے پھلکے اور بھاری بوجھل اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔''

گویا یہ بدر، احد، غزوۂ تبوک کے مجاہد اور غازی جا رہے ہیں قرآنی آیات احادیث کی صریح نصوص جو قتال فی سبیل اللہ میں نازل ہوئی ہیں ان کو اپنی مروجہ تبلیغ پر فٹ

۲۱۷

کرتے ہیں کہتے ہیں فلاں صحابی فلاں ملک میں دعوت و تبلیغ کے لیے گئے انہیں شہید کر دیا گیا۔ مروجہ تبلیغ کا درجہ اور ثواب جہاد اور قتال فی سبیل اللہ کے برابر سمجھتے ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کہتے ہیں قتال میں جانیں ضائع ہوتی ہیں تبلیغ کا انداز مثبت ہے اس میں جانیں تلف نہیں ہوتیں۔

یہ لوگ جہاد کی طرح تبلیغ پر ایک نیکی کا ثواب سات لاکھ گنا سمجھتے ہیں

مولانا سید احمد رضا بجنوریؒ نے لکھا ہے: جہاد کی جو عظیم الشان عظمت و کرامت شریعت کی نظر میں ہے، یہاں تک کہ جہاد میں نکلنے پر ایک نیکی کا ثواب سات لاکھ گنا تک وارد ہے وہ اس لیے ہے کہ جہاد کہتے ہیں کلمۃ اللہ کو بلند اور کلمۂ کفر و شرک کے سرنگوں کرنے کو، نفس و نفیس کو خیر باد کہہ کر ہمیشہ کے لیے گھر سے نکل جانے کو۔ تب اس کا

Marfat.com

ثواب اتنا بڑا ہے کہ دوسری کسی عبادت کا ثواب اس قدر نہیں۔ مثلاً جہاد کے وقت ایک روپیہ صرف کرنے کا ثواب سات لاکھ روپے کے برابر ہے۔ اس زمانے میں عام طور سے ہماری تبلیغی جماعت کے افراد علماء وعوام کے ذہن میں یہ بات آگئی ہے کہ تبلیغ کے لیے نکلنے پر بھی ہر نیکی کا ثواب سات لاکھ کے حساب سے ملے گا، کیونکہ وہ بھی مثل جہاد

۲۱۸

حضرت استاذ مولانا صوفی عبدالحمید سواتی تحریر فرماتے ہیں:

''مذہبی تنظیموں اور افراد کا حال اس سے بھی زیادہ خراب تھا۔ یہ انقلابی روح سے بالکل محروم تھے۔ رجعت پسندی ان کے رگ وریشہ میں سرایت کر گئی تھی اور یہ لاعلاج بیماری کا شکار تھے۔ مولانا [عبید اللہ سندھیؒ] سرتاپا قرآن کریم کے انقلابی

کرنا یا باطل فرقوں کا مقابلہ کرنا، تقریر تحریر سے ان کا جواب دینا یا بالفعل دشمنان دین کے ساتھ جنگ کرنا، یہ تمام امور ان کے نزدیک نصاب سے خارج ہیں۔ گزشتہ برسوں میں کابل وافغانستان میں تقریباً بیس لاکھ مسلمان موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔ ان کی حمایت میں عام گنہگار مسلمان اور دینی مدارس کے طلبہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہو کر روس اور روس نواز حکومت کے مقابلہ میں جان کی بازی لگا گئے، لیکن تبلیغی جماعت والوں کو اس علاقہ کے قریب ایک اجتماع کرنے کی توفیق بھی نصیب

۲۱۹

نہ ہوئی تاکہ ان مظلوم مسلمانوں کی تائید وتقویت ہی ہوتی یا ان کے لیے کوئی مالی امداد فراہم کی جاتی۔

عام حالات میں اس جماعت کا شیوہ یہ ہے کہ اس کے بہت سے افراد دینی مدارس کی مذمت کرتے ہیں، بلکہ بعض تو یہاں تک بھی کہتے ہیں کہ ان دینی مدارس کو چندہ دینا بھی حرام ہے جب تک کہ کوئی اس جماعت میں حصہ نہ لے۔ اور مخفی طور پر ان کی توہین کرتے رہتے ہیں اور ان کی کارگزاری کی تحقیر ومخالفت عموماً یہ کرام

Marfat.com

اصلاح تو گشت کرنے سے اور جماعت کے ساتھ جانے سے ہوتی ہے۔ ایک بڑی مسجد اور دینی ادارے کے بارے میں ایک بہت بڑے معیاری قسم کے مثالی تبلیغی جماعت کے رکن نے ایک دفعہ یہ کہا کہ یہاں سب کام ہورہے ہیں، لیکن دین کا کام

بڑے بڑے مال دار اور جاگیردار اور سرمایہ دار لوگ جماعت میں شریک ہوکر اپنا تفوق جتلاتے رہتے ہیں جس کے پردے میں ان کی بری کارگزاری اور مظالم پر پردہ پڑا رہتا ہے۔ دینی مدارس کے فارغین علماء کرام کو بھاڑے کے ٹٹو خیال کرتے ہیں۔ بڑے بڑے آدمیوں کو ساتھ لے جاکر ان کا تعارف طلبا، علما اور کمزور دیندار طبقہ کے لوگوں کے سامنے اس طرح کراتے ہیں کہ یہ صاحب کارخانہ دار ہیں، یہ

۲۲۰

اگر انصاف سے دیکھا جائے تو فی الجملہ تبلیغ اسلام کا ایک ضروری رکن ہے اور فرض کفایہ ہے، لیکن غلو اور افراط تو کسی طرح روا نہیں۔ اگر ماں باپ یا بیوی بچوں کی پرورش اور حفاظت کا کوئی معقول انتظام نہ ہو تو ایسی حالت میں تبلیغ کو ترک کیا جاسکتا ہے، کیونکہ متعلقین کی خدمت اس حالت میں فرض عین ہوتی ہے۔ اس کو چھوڑ کر فرض کفایہ میں لگ جانا قطعاً روا نہیں۔ بہت سے تبلیغ والے ایسی بے تدبیری کی باتیں کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کوئی مر جائے تو تب بھی یہ کام ہوتے رہتے ہیں، حالانکہ موت وحیات کے احکام مختلف ہیں۔ ان کو خلط ملط کرنا درست نہیں۔ بدوضعی اور بے تدبیری کی بات ہے۔

جماعت کی عمومی فضا رجعت پسندوں، سرمایہ داروں، کم علموں اور علم دشمنوں سے تیار ہوئی ہے جو اسلام کی انقلابی ذہنیت اور قرآن کے انقلابی پروگرام سے بالکل عاری ہے۔ ستر سال سے تبلیغی جماعتیں چل رہی ہیں۔ کہیں کسی ملک یا علاقہ پر توجہ مرکوز کر کے کوئی تبلیغی اسٹیٹ ہی بنا ڈالتے تو وہ نمونہ کا کام دیتی اور ان کو کام کرنے کا سلیقہ بھی

Marfat.com

بالکل ناقص اور بدتر ثابت ہوتے ہیں۔ منافع خور سمگلر ذہنیت رکھتے ہیں اور بعض اوقات حلال وحرام کا امتیاز بھی نہیں کرتے۔ غریب پروری اور مسکین نوازی سے عاری ہوتے ہیں اور اکثر غالی فاسد الاعتقاد معاند اہل بدعت کے پیچھے نماز پڑھتے رہتے ہیں جبکہ مولانا الیاسؒ کے پیر ومرشد حضرت گنگوہیؒ ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمی کا فتویٰ دیتے ہیں اور نیز بہت سے تبلیغ والے تمام زندگی سنت وبدعت میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ بدعت کی باطل رسومات ادا کرتے رہتے ہیں اور اسی پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔ العیاذ باللہ۔ لیکن بایں ہمہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس جماعت میں، لیکن ان میں بہت سے لوگوں کی رجعت پسندی، غلو اور افراط کو دیکھ کر بڑی مایوسی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت وسمجھ عطا فرمائے۔''(۱)

مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے بارے میں مولوی صاحب کا غلو

قولہ: ''ہمارے ہاں افراط وتفریط ہے۔ تفریط والے جو ہیں تھوڑا سا بھی کوئی تکلف کر دے تو کہتے ہیں اسراف کیا ہے۔ افراط والے ہیں وہ ناچ گانے سے رکتے ہی نہیں ہیں تو اس کے سارے نمونے حدیث میں موجود ہیں۔''

الجواب: ایسے ہی افراط وتفریط کے بارہ میں اکابر علماء نے بالخصوص اس بات کی نشاندہی کی ہے اکثر عوام اور خواص اپنے اساتذہ، مشائخ کے حق میں غلو کا شکار ہوتے ہیں یہ بہت بڑا ابتلاء ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے کہا ہے حضرت مولانا

(۱) مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے علوم وافکار، ص ۱۹۸ تا ۲۰۲

۲۲۲

محمد الیاسؒ جیسا شخص ایک ہزار سال پہلے پیدا نہیں ہوا۔ آپ کے حدیث کے شیخ حضرت

Marfat.com

الجواب: یہ فلسفہ امام غزالیؒ اور رازیؒ کو بھی نہیں سوجھا گمراہ کو گمراہ اور جاہل کو
جاہل نہ کہو۔ اگر یہ جذبہ نبوت ہے تو صدہا قرآنی آیات جن میں اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم

۲۲۴

اسلام نے مشرکین، کفار اور منافقین کو گمراہ، جاہل اور کافر کہا ہے، ان کی تکذیب لازم
تی ہے بلکہ نبوت کا جذبہ یہ ہے گمراہ طبقہ کی خیر خواہی کے پیش نظر ۱۱۰ کے عیوب کی

۲۲۵

الجواب: پاکستان میں تبلیغی مراکز میں دروس قرآن کا سلسلہ عرصہ سے نہیں ہو رہا۔
کہیں بھی بڑے بڑے اجتماع میں دروس قرآن کا اہتمام نہیں کیا جاتا جبکہ قرون ماضیہ

۲۲۶

نہیں ہوگا وہ شخص اس کی کیا تبلیغ کرے گا اکثر بلکہ عامۃ الناس رائے ونڈ سے بغیر علم،
بغیر تربیت، بغیر ادب و آداب کے تبلیغ کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کے ہاں علماء
اور علم کی قدر و اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ علما سے از خود بطور امتحان پوچھتے ہیں آپ نے کتنا
وقت لگایا ہے۔ ایسی موضوعات، من گھڑت حکایتیں، قصے بیان کرتے ہیں جن کا حقیقت
سے دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا ضعیف بلکہ موضوع احادیث تک بیان کرنے سے نہیں
ہچکچاتے۔ ان کی بڑی سند یہ ہے ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے۔

ے ہر کہ خود گم است کرا رہبری کند

Marfat.com

ہم نے پچھلے صفحات میں تحریر کیا ہے حاجی صاحب کو جب پتہ چلا حضرت لاہوریؒ کے پوتے مدرسہ عربیہ رائے ونڈ کی بجائے جامعہ خیر المدارس میں دورۂ حدیث پڑھنا چاہتے ہیں دوران گفتگو یہ بھی کہا "آپ کے دادا بہت اچھے تھے، لیکن ان کی ایک بڑی غلطی تھی عامۃ الناس کوقرآن کا درس دیا کرتے تھے۔" اتنے بڑے شخص کا بوجھ کون اٹھا سکتا ہے؟ ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ وہ اپنا بوجھ خود اٹھالیں تو بڑی بات ہے۔

حاجی عبدالوہاب صاحب نے دوران گفتگو یہ بھی کہا حضرت لاہوریؒ کی آخر عمر میں عین اس وقت جب حضرت جمعہ کے لیے مسجد تشریف لائے، ہم حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا ایک ترکی عرب عالم مہمان تشریف لائے ہیں، اگر اجازت ہو تو یہ خطاب کریں۔ آپ نے فرمایا، دور دراز سے لوگ میرا بیان سننے کے لیے آتے ہیں۔ اگر میں بیان نہ کروں تو یہ ان کے ساتھ خیانت ہوگی۔ بڑی امید لے کر گئے، لیکن حضرت نے موقع نہ دیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

<u>قولہ:</u> "مولانا الیاس پر اللہ تعالیٰ نے جو پیغام فرمایا، پچھلی کئی صدیوں میں کسی پر 9

۲۲۸

نہیں ہوا۔ پچھلے ہزار سال بھی میں کہوں تو یہ مبالغہ نہیں ہے۔ اہل خیر کی داستانیں پڑھی ہیں، تحریکوں کا اپنی وسعت کے مطابق مطالعہ کیا ہے۔ خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ۔بس تین صدی ہٹادو، اس کے بعد کوئی ایسی شخصیت نہیں گزری جس نے براعظم پر اثر ڈالا ہو۔ کوئی ایک بھی نہیں۔ یکساں تمام طبقات پر، ہر ہر قوم، نسل، رنگ، علاقے، حتیٰ کہ پردہ دار عورتیں، گونگے، معذور۔"

Marfat.com

الجواب: اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں پر الہام فرماتا ہے لیکن اپنا پیغام اپنے نبیوں اور رسولوں کو دیتا ہے جسے رسالت کہتے ہیں۔ اس لیے انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں سے یوں مخاطب ہوئے:

أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي (۱)

''تم تک اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں۔''

کتنا غلو ہے ایک امتی کے بارے میں کہا جائے اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا پیغام فرمایا۔ اس طرح کی خرافات مولانا محمد الیاسؒ کے بارہ میں پہلے بھی کہی گئی ہیں کہا گیا ہے یہ الہامی نبی تھے۔ فتاوی محمودیہ میں ہے:

۲۲۹

میں کہتا ہوں غلو کس چیز کا نام ہے الحاد، زندقہ اور کفر کون سی بلا ہے؟

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

جماعت میں شامل فاسق، فاجر، حدود شرعیہ سے تجاوز کرنے والوں کی وکالت کی جائے دوسری طرف علماء امت، صلحاء، مشائخ، مجاہد اور اہل حق قابل گردن زدنی قرار دیے جائیں۔ **فیا للعجب ولضیعة الادب**۔ منصب الوہیت اور رسالت کے صیغہ میں اپنے بڑوں کو شریک کار سمجھنا یہود و نصاری کا غلو تھا جنہیں قرآن نے یوں خطاب کیا ہے:

کسی کو ظلی، بروزی نبی کہنے سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اگر کوئی شخص اپنے استاذ، پیر و مرشد کے بارہ میں اس طرح کا عقیدہ رکھتا ہو وہ الہامی نبی ہیں یا ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام آتا ہے، کیا اس کو قابل ستائش سمجھا جائے گا؟ الاماں و

Marfat.com

میں ابن الوقت اور ڈکٹیٹر قسم کے لوگوں کا مقابلہ، وہ کون سا سخت اور مشکل چیلنج ہے جسے ہمارے اکابر نے قبول نہ کیا؟ لیکن مولوی صاحب صرف اپنے چشمہ کے خول میں دیکھنے کے عادی ہیں۔ ان کو صرف وہی کچھ نظر آتا ہے جو اس چشمہ میں دکھائی دیتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مشاہدات کی نفی کرتے ہیں۔

اذا لم تر الهلال فسلم

لأناس رأوه بالابصار

مولانا الیاس صاحبؒ کے بارہ میں مولوی صاحب کے ہزار سالہ احساسات پر ہم صرف یہ کہہ سکتے ہیں:

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

۲۳۱

مولانا محمد الیاسؒ کے بارہ میں یہ کہنا کہ انگریز کو نکالنے پر کیوں زور لگاتے ہو، مسلمان بنانے پر زور لگاؤ، کئی وجوہ سے محلِ نظر ہے

قولہ: ”مولانا الیاس فرمایا کرتے تھے، انگریزوں کو نکالنے کے لیے کیوں زور لگاتے ہو، مسلمان بنانے پر زور لگاؤ۔“

الجواب: جہاد کی مخالفت، جہادی تنظیموں پر ہٹ، ۱۸۵۷ء میں علماء ہند کے اجماعی فیصلہ جہاد، خصوصاً حضرت نانوتویؒ کے اقدام جہاد کی تغلیط یہ سب تمہید تھی۔ مولوی صاحب نے مطلب کی بات اب کہی ہے مولانا الیاسؒ فرمایا کرتے تھے تم انگریزوں کو نکالنے کے لیے کیوں زور لگاتے ہو، مسلمان بنانے پر زور لگاؤ، لیکن الحمد للہ ہمارے

Marfat.com

میں ہم نے ذکر کیا ہے، حضرت شیخ الہندؒ کی مالٹا سے واپسی پر مولانا محمد الیاسؒ نے ان کے ہاتھ پر بیعتِ جہاد کی، سیاست میں حضرت مدنی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ لہٰذا مولوی صاحب اور ان کے حلیف لوگوں کی مولانا الیاسؒ کے بارہ اس طرح کی نسبت سبحانك هذا بهتان عظيم کے زمرہ میں آتی ہے۔ هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين۔ اگر بالفرض ہم اس طرح کی نسبت تسلیم کرلیں تو جمہور علماء امت کے اجماع، ان کے موقف اور مسلک کے خلاف شخص واحد کا قول معتبر اور حجت نہیں۔

۲۳۷

باقی رہی جس کا بقول آپ کے مولانا محمد الیاسؒ کو شکوہ ہے؟ مولوی صاحب کہہ رہے ہیں دعوت کا ذہن ختم ہو چکا تھا، شاید اس لیے اسلام کا دفاع اور باطل کے خلاف تقاریر و مناظرہ اور اسلام کی حقانیت ثابت کرنا اور قتال فی سبیل اللہ کو وہ اپنی مروجہ تبلیغ کے خلاف سمجھتے ہوں۔

۲۳۸

زلزلہ ڈال دیا۔ ایام تحریک خلافت میں ایک بزرگ نقشبندی صاحب کشف دیو بند آئے۔ مولانا کا وصال ہو چکا تھا۔ حضرت نانوتویؒ کے مزار پر حاضر ہو کر مراقب ہوئے۔ دیر تک مراقبہ میں رہے۔ بعد کو فرمایا کہ میں نے مراقبہ میں حضرت نانوتویؒ سے خلافت تحریک میں حکام کی سختیوں کا تذکرہ کیا تو حضرت نے مولانا محمود حسن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ مولوی محمود حسن عرش خداوندی کو پکڑے ہوئے اصرار کر رہے ہیں کہ انگریزوں کو جلد ہندوستان سے نکال دیا جائے۔'' (۱)

اسی معنوی جدوجہد کا یہ اثر ہوا کہ انگریز (باوجود ہر قسم کی مادی قوتوں کے اور باوجود اس کے کہ ہندوستان کی آزادی اس کی عظیم الشان مصلحتوں کے لیے پیغام فنا تھی) ہندوستان سے چلا گیا خود چھوڑ کر چلا گیا، ورنہ کسی کے قیاس وگمان میں بھی نہ تھا کہ وہ یہاں سے نکلے گا اگر نکلا بھی تو اس طرح بلا خون وخرابہ بیک بنی ودوگوش یہاں سے منہ کالا کرے گا۔ قدرت کے مخفی ہاتھوں کی کارگزاریوں کو مادہ پرست ظاہر بین اشخاص نہیں

Marfat.com

مختلف دینی جماعتوں اور سماجی تنظیموں کو دعوت دی اور کہا جب ہم بھی اپنے کام کو دین سمجھتے ہیں تو کیوں نہ ہم رائے ونڈ جا کران کے بڑوں کو دعوت دیں، چنانچہ علماء نے وہاں کے امراء اور علماء حضرات کو کنونشن میں آنے کی دعوت دی۔ وہاں کے استاذ حدیث بات سنتے ہی جوش میں آ گئے کچھ کا کچھ سنایا، حیرت میں پڑ گئے داعی تو ہم ہیں اور یہ لوگ ہمیں دعوت دینے کے لیے آئے ہیں! اکرام مسلم بھی بھول گئے۔ ان میں سے بعض

۲۴۳

الجواب: جب سے تبلیغی ہجوم میں اضافہ ہوا ہے، طلب علم میں کمی آ گئی اور روز افزوں اس رسمی ہڑ بونگ میں عامۃ الناس کا جوش و خروش بڑھا تو ان میں ایک نئی سوچ نے جنم لیا۔ ان لوگوں نے اسے اپنی کرامت سمجھا جب چلہ، چار مہینے اور سال لگانے سے ایک شخص مبلغ بن جاتا ہے تو ہم اپنے بچوں کو مدارس اور مساجد کی تعلیم میں حفظ اور درس

۲۴۴

اس تقریر میں جہالت کو ہدایت کے لیے سرچشمہ اور ایک بے علم تبلیغی کو ہیرا بننے کا سرٹیفیکیٹ دیا گیا ہے اور کہا ہے جاہل بن کر تبلیغ میں سال لگاؤ گے اللہ تعالیٰ تم پر اپنا فیضان اتارے گا۔ کیا یہ سب باتیں مولوی صاحب کی خانہ زاد ہیں وہ ان کو یہ منصب تقسیم کر رہا ہے؟ واللہ یہ افتراء ہے۔ قرآن مجید کے مأخذ اور مراجع پر عبور اور اطلاع کے بغیر کوئی شخص ہدایت کا سرچشمہ اور فیضان الٰہی کا موجب ہیرا نہیں بن سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر صحابہ کرام کو تمام زندگی علم حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

Marfat.com

اسلاف امت کے حوالہ سے اس موضوع پر روشنی ڈالی ہے۔آپ کا مضمون ہمارے اس مسودہ کے آخر میں ملحق ہے۔ نیز مولوی صاحب کہتے ہیں تم سال لگاؤ، پر ایسے نہ لگاؤ جیسے مولوی لگا رہے ہیں۔ یہ ہے ان کے ہاں علماء کی تذلیل اور جاہل آدمی کی توقیر یہ ہے ان کا مبلغ علم اور ان کی جرأت۔ ان کی یہ ذہنیت باستثنائے چند علماء اور اکابر، اکثر تبلیغیوں میں کارفرما ہے۔

گرہمیں مکتب وہمیں ملا کارطفلاں تمام خواہد شد

قال اللہ تعالی: يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (۱)

"بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور ان لوگوں کو جنہیں علم دیا گیا ہے کئی درجات میں۔"

باقی رہا ایک مدرسہ کے چند لڑکوں پر زندگی کھپا دینا مساجد، مدارس، دارالعلوم اور جامعات میں دین کی اصل محنت ہوتی ہے۔ اس سے جو افراد تیار ہوتے ہیں، وہ صحیح معنوں میں دین کی خدمت کا بیڑا اٹھا سکتے ہیں۔ انہی کے وجود سے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقہ، علم کلام اور دیگر علوم واجبہ کے باعث دین ودنیا کا نظام قائم ہے۔ یہی لوگ حجۃ اللہ فی الارض، دین کے محافظ اور شہداء اللہ ہیں۔ ان کے فقدان سے دنیا میں آفات، حوادث اور فسادات پیدا ہوتے ہیں۔ جہالت، گمراہی، بے دینی، بدعات وخرافات کا ظہور وغلبہ ہوتا ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوات والتسلیمات میں یہ تسلسل چلا آرہا ہے۔ دنیا کبھی ان سے خالی نہیں رہی۔ حضرت ربیعۃ الرائیؒ نے مسجد نبوی میں پڑھا اور پڑھایا۔ ان کے درس میں امام مالکؒ نے زانوئے تلمذ تہہ کیا حرم نبوی کے استاذ اور امام دارالہجرت کہلائے۔ امام ابوحنیفہؒ نے کوفہ میں درس

(۱) سورۃ المجادلۃ آیت ۱۱

Marfat.com

مروجہ تبلیغی مزاج، مزاجِ نبوت نہیں۔ مزاج نبوت آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے اور اس کا صحیح نقشہ احادیث و آثار میں ملتا ہے

قولہ: ''تبلیغی مزاج، مزاج نبوت ہے۔ کوئی اختلافی مسئلہ منبر پر بیان نہ کرو۔''

الجواب: یہ مداہنت نہیں تو اور کیا ہے؟ منبر پر اختلافی مسائل بیان نہ ہوں تو حق و

باطل اور دین اسلام کی حقانیت کا پتہ کیسے چلے گا؟ اس کے لیے آخر کون سی مجلس منعقد ہوگی؟ اگر بغیر منبر مجلس منعقد ہو تو پھر بھی اہل علم احقاق حق اور ابطال باطل میں مداہنت سے کام نہیں لیتے۔ اختلافی مسائل بیان کرنا ان کے فریضہ میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

تیسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحیما فقال لو رجعتم الی

۲۵۲

بلادکم فعلموھم (۱)

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مہربان تھے۔فرمایا اگر تم اپنے گھروں کو چلے جاؤ ان کو سکھلاؤ۔“

دیکھیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا گھروں کو واپسی کا شوق دیکھا تو بیس دن کی اقامت کے بعد از خود اجازت طلب کیے بغیر ان کو گھر جانے کی اجازت دے دی، کیونکہ آپ رحیم اور رفیق (اور رقیق القلب) تھے۔یہ ہے مزاج نبوت۔حالانکہ آپ کی صحبت اور آپ کا فیضان کیمیا اثر تھا۔اس کے برعکس اگر ان لوگوں کے ہاں کوئی پھنس جائے تو اس کی خلاصی مشکل ہو جاتی ہے۔شروع میں مولوی صاحب نے بار بار دہرایا ہے ہمارے لیے دور نبویؐ میں کوئی مثال نہیں۔قدم قدم پر آپؐ کے اسوہ حسنہ پر چلنا ان مدعیوں کو کہاں نصیب؟

۲۵۶

الجواب: سوچنے کی بات ہے مولوی صاحب ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ دور نبویؐ اور خلفاء راشدین کے دور میں ہماری مثال موجود نہیں، حضرت ابوبکرؓ میں غلطی ہوئی تھی اور ہوئی، وہ نہ معصوم تھے نہ محفوظ، ۱۸۵۷ء کی جنگ میں علماء جس مقصد کے لیے اٹھے تھے اس تک نہ پہنچ سکے، حدیبیہ کے مقام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ سے صلح کی، ان سے آپ کی یہ صلح کمزوری پر مبنی تھی، اس قسم کے خیالات میں کون سی اسلاف کی تابعداری ہے؟ کیا یہی راہ اعتدال ہے؟

Marfat.com

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسق و قتالہ کفر (۱)

''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے قتال کفر ہے۔''

چونکہ مولوی صاحب خود اس مرض میں مبتلا ہیں جس میں ائمہ دین پر طعن کو معمولی سمجھتے ہیں اور حضرت تھانویؒ کا فرمان بالکل صحیح ہے کہ ائمہ دین پر طعن کرنے والا اہل حق میں سے نہیں ہوسکتا۔

۲۶۱

مولوی صاحب سمجھے خود نہیں اور طنز کیا ہے حضرت شیخ استاذ مولانا سرفراز خان صفدر اور امام طائفہ شاہ ولی اللہؒ پر۔ حد ہے کہ ایک قصہ گو واعظ اکابر و مشائخ پر طعن کرے اور اسے پوچھنے والا کوئی نہ ہو۔

چوں سخن بشنوی ز اہل دل مگو کہ خطا ست

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا ست

۲۶۵

قولہ: ''جمہور کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء اپنی قبور میں جسم اور روح کے اعتبار سے زندہ ہیں ..... لیکن جو بات آگے آگئی جس کو مولانا حسین علی نے شروع کیا ..... قاری طیب صاحب کے آنے پر مماتی حضرات میں سے مولانا غلام اللہ خان صاحب نے رجوع کر لیا تھا۔''

الجواب: حضرت شیخ مولانا حسین علیؒ کی شخصیت اختلاف سے بالاتر ہے۔ سماع و عدم سماع کے موضوع میں آپ کے تلامذہ و مریدین باوجود اختلاف کے آپ کے اقوال و افادات کا حوالہ نہیں دیتے۔ آپ کا اصل موضوع توحید تھا۔ آپ نے کبھی سماع اور عدم سماع کو اپنا موضوع نہیں بنایا۔

Marfat.com

(شیعہ) کے کفر کی تین وجوہ بیان فرمائی ہیں تو جواب میں کہا کہ:

''اگر مولانا سرفراز خان نے کہا ہے تو کیا ان سے غلطی سرزد نہیں ہوسکتی؟ مولانا سرفراز خان صاحب ہمارے سر کے تاج ہیں، لیکن انہوں نے ساری عمر منفی پہلو پر لکھا ہے۔ منفی پہلو پر لکھتے لکھتے قلم میں شدت آجاتی ہے۔ ان کی جو کتب ہیں، ان میں بریلویت کا رد، رافضیت کا رد، غیر مقلدیت کا رد، رد، رد، رد۔ ساری زندگی رد میں گزری۔ جو آدمی رد کرتا رہتا ہے، اس کی بات میں شدت آجاتی ہے...... ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک زمانہ آئے گا کہ ایک طبقہ ہوگا جو حب اہل بیت کا دعویٰ کرے گا، ان کا لقب رافضی ہوگا، ان کو قتل کرو، وہ مشرک ہیں...... یہ حدیث غلط ہے، چاہے اس کو مولانا سرفراز خان نے بھی نقل کیا ہے۔''

<u>الجواب:</u> کسی بزرگ کی تنقیص کا عجیب پر فریب انداز ہے کہ پہلے ''سر کا تاج'' کہہ دیا اور بعد میں معترضانہ تنقید کا نشانہ بنا ڈالا اور اپنی عادت سے باز نہ آئے اور ان کی خدمات کے عنوان کو بطور استہزاء ''رد، رد، رد'' سے تعبیر کیا۔ اس سے زیادہ اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ مولوی صاحب نے علم وادب کی حدود سے تجاوز کر کے ایک محسن امت کے حق میں ناسپاسی اور ناشکری کا اظہار کیا ہے۔

حافظا علم وادب ورز کہ در خدمت شاہ
ہر کہ را این نہ بود لائق درگاہ نہ بود

۲۶۸

بلاشبہ ہمارے شیخ مدظلہ بھی عصر حاضر کے امام اہل سنت ہیں جن سے محبت والفت مژدہ ایمان اور علامت اتباع سنت ہے اور جن سے بعد وتنافر فسق و بدعت کی ضمانت ہے۔

Marfat.com

مولوی صاحب نے آخر میں جس حدیث کی تغلیط کی ہے، مجمع الزوائد کے مولف نے اسے بحوالہ طبرانی نقل کیا ہے اور اس حدیث کی اسناد کو حسن لکھا ہے۔ شیخ مدظلہٗ نے

۲۷۰

اسے نقل کیا ہے۔ آپ کو بلا وجہ تغلیط کرنے کا کیا حق ہے؟ شاید اپنے غالی معتقدین کے ہاں آپ حجت ہوں، لیکن دلیل کے میدان میں ثقہ اور حجت نہیں۔

قولہ: ''جھنگوی صاحب، اعظم طارق، علی شیر حیدری، ضیاء الرحمٰن فاروقی وغیرہ سب اہل حق ہیں۔ دین کا درد اور جذبہ رکھتے ہیں لیکن ان کا طریقہ غلط ہے۔ یہ اجتہادی غلطی پر ہیں ...... یہ حضرات اپنی قربانیوں کی وجہ سے اللہ سے صلہ پائیں گے لیکن ان کا طرز صحیح نہیں تھا۔''

الجواب: مولوی صاحب نے سپاہ صحابہ اور جملہ جہادی تنظیموں کو بلا دلیل ظالموں میں شمار کیا۔ مجاہدین مخلصین کو کفار کی صف میں کھڑا کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو معتوب اور قابل گردن زدنی قرار دیا۔ آیت **فما كان الله ليظلمهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون** کا مصداق ٹھہرایا۔ اب کہتے ہیں یہ ان کی اجتہادی غلطی ہے۔ اپنی قربانیوں کا اللہ تعالیٰ سے صلہ پائیں گے۔ اگر یہ ظالم ہیں تو اللہ تعالیٰ سے صلہ کیوں کر پائیں گے؟

Marfat.com

الجواب: ایک غیر مقلد کے کہنے سے کہ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب مرجوح ہے، مولوی صاحب نے اسے تسلیم کرلیا ہمیں قبول ہے۔ یہ مولوی صاحب کی امام ابوحنیفہؒ کے موقف سے ناواقفیت ہے یا تجاہل، کیونکہ فقہائے حنفیہ کے نزدیک ترجیح امر اوّل ہے۔

کو شریعت کی تابعداری اور اتباع پر پابند نہیں کیا جا سکتا۔ جو چاہے گا، اپنی خواہش پر کسی مرجوح قول کو اپنا لے گا اور یہ نفس پرستی ہوگی جس کو فقہاء نے حرام قرار دیا ہے، جیسا کہ

۲۷۴

الجواب: یہ ہے مولوی صاحب کی علمیت اور امتیاز، حق پر ثبات اور حنفیت۔ کہاں امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ اور کہاں علامہ ابن تیمیہؒ اور علامہ ابن قیمؒ! علماء احناف نے طبقات فقہاء لکھ کر ہر دور کے فقہاء کی ترجیحات بیان کی ہیں۔ آداب فتاویٰ میں ترتیب کے مطابق طبقہ اُولیٰ کو ترجیح حاصل ہے، پھر طبقہ ثانیہ کو۔ مولوی صاحب نے فقہاء کی ان ترجیحات کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔

نیز کہتے ہیں: ''ابن تیمیہؒ مجتہد مطلق تھے، اپنی تحقیق کے مطابق عمل کرتے تھے''۔
ابن تیمیہؒ نہ تو آٹھ تراویح کے قائل تھے اور نہ غیر مقلدین کی طرح فاتحہ خلف الامام

Marfat.com

کے۔ ان دو مسائل کی ابن تیمیہؒ کی طرف نسبت مولوی صاحب کی ناواقفیت اور علمی کم مائیگی کا واضح ثبوت ہے بلکہ وہ حنبلی تھے۔ حنابلہ کے ہاں بیس تراویح ہیں اور جہری نمازوں میں وہ فاتحہ کے قائل نہیں۔

ذرا مجتہد مطلق کی تعریف تو کرلی ہوتی تاکہ پتہ چلتا اس کا مقام امام ابوحنیفہؒ کے برابر ہے یا ان سے کم۔ اور امام ابویوسفؒ پر تو بہر حال مولوی صاحب نے علامہ ابن تیمیہ کو ترجیح دی ہے۔ اتنا بڑا دعویٰ تو ابن تیمیہؒ نے بھی نہیں کیا۔

حضرت شیخ علامہ انور شاہ کاشمیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں علامہ ابن تیمیہؒ کی علمی شان تکنے لگوں تو میری پگڑی پیچھے سے اتر جائے گی، لیکن اگر کبھی وہ دارالعلوم دیوبند میں آگئے تو میں انھیں کسی کمرے میں گھسنے نہیں دوں گا اور کہوں گا، جناب! اس مسئلہ میں آپ نے ٹھوکر کھائی ہے۔ آؤ مجھ سے بحث کرلو۔

اس مسئلے پر اجمالی بحث پیش خدمت ہے۔

حلال وحرام میں امتیاز کیے بغیر، نفسانی خواہشات اس قدر غالب ہوگئی ہیں جب ایک حنفی آدمی تین طلاقیں دے کر پچھتاتا ہے تو کسی غیر مقلد کے پاس جاکر لکھوالیتا ہے

۲۸۰

<u>الجواب:</u> مولوی صاحب نے طلاق مکرہ کے متعلق حنفیہ کے موقف اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب کے متعلق نہایت عامی انداز اختیار کیا ہے۔ اتنی اہمیت بھی نہیں دی جتنی حاجی عبدالوہاب صاحب کے ملفوظات کو۔ کہتے ہیں ان کی صحبت سے نفع اٹھانے کے جو اوزار ہیں، وہ ہمارے پاس ہیں ہی نہیں۔ اتنا ہی باور کرلیتے کہ حنفیہ کے موقف اور امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب کو سمجھنے کے لیے جن اوزاروں کی ضرورت ہے، وہ

Marfat.com

ہمارے پاس ہیں ہی نہیں، لیکن بیک بنی ودو گوش اپنے آپ کو حنفیت سے سبکدوش کر کے بول اٹھے: ''حنفیو! تم مکرہ کو جائز قرار دے کر گھر اجاڑ دیتے ہو، جبکہ تمہارے پاس دلیل کوئی نہیں طلاق مکرہ کی۔''

۲۸۵

باب نمبر ۷

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ (الآیۃ)

من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد (الحدیث)

فرق مختلفه

☆ رافضیت ☆ رضاخانیت ☆ مودودیت ☆ غیر مقلدیت

۲۸۷

الجواب: مولوی صاحب طرح طرح کے عنوان قائم کر کے حضرات شیخین حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ پر طعن و تشنیع سے باز نہیں آتے۔ کیا یہی غلط نظریہ ہے کفر کے مقابل میں ایک کفر سے اغماض اور صرف نظر دوسرے کو مد مقابل سمجھنا۔ الکفر ملة واحدة۔

Marfat.com

مولوی احمد رضا خان بریلوی کے بارے میں

حضرت گنگوہیؒ اور مولانا تھانویؒ کے فتاویٰ

قولہ: ''بریلویوں کا عقیدہ ان کو اسلام میں داخل رکھتا ہے۔ امام احمد رضا کے متعلق میں نے مولانا عبید اللہ صاحب سے سنا کہ اس کی تحریروں میں کفر نہیں

۲۹۱

ہے، وہ صرف جذبہ عشق میں بدعت کی حد تک پہنچے۔''

الجواب: مرزا قادیانی مدعی نبوت کے سوا ہمارے اکابر علماء ہند نے کسی کی شخصی تکفیر نہیں کی۔ تکفیر میں فقہاء نے احتیاط سے کام لیا ہے اور حتی الوسع اس سے پہلوتہی کی ہے۔ طبقات امت کی اصلاح کے سلسلہ میں یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ اہل

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے ہمارے اکابر علماء دیوبند پر افترا پردازی کر کے ان کی عبارات بدل کر علماء حرمین سے کفر کے فتوے حاصل کیے اور بڑے فخر سے ان کو

۲۹۲

ہندوستان میں شائع کرایا اور خود بھی بڑی شد و مد سے ان کی تکفیر کی۔ لکھتے ہیں:

اعلان کیا، لیکن اس کے باوجود اس کی شخصی تکفیر نہیں کی۔ البتہ تکفیر کے اصول اور فروع کے ضمن میں قواعد کی رو سے جو شخص کفر و شرک کا مرتکب ہوا اور ان افراد میں داخل ہوا جن پر قاعدہ کا انطباق اور اطلاق ہوتا ہو تو وہ خود بخود تکفیر کی زد میں آجائے تو یہ اور بات ہے۔ مولوی احمد رضا خان بریلوی کی تکفیر کا حال بھی کچھ اس طرح ہے۔

Marfat.com

بعبارتہ سوال اور اس کا جواب مطالعہ فرمایئے۔

سوال ۱: حضور فرماتے ہیں کہ جو شخص علم غیب کا قائل ہو،، وہ کافر ہے۔ حضرت جی آج کل تو بہت آدمی نماز پڑھتے ہیں، وظائف بکثرت پڑھتے ہیں، مگر رسول اللہ کا میلاد میں حاضر رہنا و حضرت علیؓ کا ہر جگہ موجود ہونا، دور کی آواز کا سننا مثل مولوی احمد رضا خان بریلوی کے جنہوں نے رسالہ علم غیب لکھا ہے کہ جو نمازی اور عالم بھی ہیں، کیا ایسے شخص کافر ہیں، ایسوں کے پیچھے نماز پڑھنی اور محبت دوستی رکھنی کیسی ہے؟

الجواب: جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے، وہ بے شک کافر ہے۔ اس کی امامت اور اس سے میل جول، محبت مودت سب حرام ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (۱)

ذرا غور فرمایئے کہ اس بیان سے زیادہ مولوی احمد رضا خان کے عقیدہ کفریہ کا ثبوت اور کیا ہوگا اور حضرت گنگوہیؒ کے اس فتویٰ کے مقابلہ میں دوسرے کس شخص کا قول معتبر ہوگا؟

۲۹۴

ع میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
کیونکہ محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا (۲)

صورت میں اس شعر کا بنانے والا مشرک اور خارج از اسلام سمجھے جانے کے قابل ہے۔ دوسرے شعر میں لفظ مالک خدا کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور اس صورت میں شعر کا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہوا کہ حضرت شیخ محبوبِ الٰہی ہیں اور محبوب و محب میں کوئی فرق نہیں ہوتا، لہٰذا حضرت شیخ عیاذاً باللہ خدا ہوئے اور میں تو خواہ کچھ ہی ہو، خدا ہی کہوں گا۔ اس اصرار علی الشرک کی وجہ سے بھی اس فتوے کے مستوجب ہیں جو شعر اول کے متعلق دیا جاچکا ہے اور کسی تاویل سے یہ حکم بدل نہیں سکتا۔ (۳)

Marfat.com

مولوی صاحب مولوی احمد رضا خان کے بارہ میں مزید کہتے ہیں، وہ صرف جذبہ عشق میں بدعت کی حد تک پہنچے۔ شاید مولوی صاحب اسی جذبہ کے تحت امرا کے تیجے اور چہلم میں شریک اور محافل بدعات و رسومات میں رونق افروز ہوتے ہیں۔ جذبہ عشق

۲۹۷

الجواب: ''فتنہ مودودیت'' از قلم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ جس میں جماعت اسلامی کے امیر اور اس کے بانی سید ابو الاعلیٰ مودودی کی دینی تحریفات اور تلبیسات کا بھرپور جائزہ لیا گیا ہے، یہ مسودہ ۱۰۱ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اگر چہ یہ ایک

جن حضرات کے پاس اس تحریک کے زہریلے اثرات سے واقف ہونے کے لیے طویل مطالعہ کا وقت نہیں یا وہ اس کو اصول اسلام پر جانچنے کی استعداد نہیں رکھتے یا ان کی نظر اس کی گمراہ کن بنیادوں کے ادراک سے قاصر ہے، ان کو اس رسالہ کے ذریعے ان شاء اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کا راستہ بسہولت مل جائے گا۔

والتوفیق بیداللہ۔ واللہ یھدی من یشآء الی صراط مستقیم

۲۹۸

کے توسط سے تعارف ہوا جس کے بعد تا حال موصوف سے رابطہ رہتا ہے۔ مولوی صاحب کا ان پر یہ الزام کہ ''وہ پبلشر کاروباری آدمی ہیں، کاروباری نقطہ نگاہ سے انہوں نے اس کو چھاپا'' نہایت سوقیانہ الزام ہے۔ یہ مولوی صاحب کے اپنے ذہن کی عکاسی کرتا ہے۔ وھُوَ منہ بَری

Marfat.com

نقصان ہوا تو وہ جانیں اور ان کا کام۔ مولوی صاحب نے جہاں شیعہ، بریلوی اور غیر مقلدین کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس رسالہ کی وجہ سے وہ مودودیت کو اپنے ساتھ ملانے میں چنداں کامیاب نہ ہوئے ہوں، لیکن دیوبندی اور نوجوان طلباء کو اس سے جو گھن لگ رہا تھا، اللہ نے اپنے فضل سے ان کو بچالیا۔ مولوی صاحب ایسے صلح کلی ہیں کہ اپنے اوپر دیوبند کی چھاپ نہیں چاہتے، اس لیے قوت ارادی اور قوت عزیمت سے محروم ہیں اور کہتے ہیں کہ مودودی صاحب کی تحریرات سے آزاد خیالی پیدا ہوتی ہے۔ آزاد خیالی کیا کچھ کم ظلم ہے کہ اس سے درگزر کیا جائے؟

۲۹۹

جو مودودی صاحب کا قلم چلتا ہے تو اس قدر بے قابو ہو جاتا ہے کہ ان کے ذہن میں یہی نہیں رہتا کہ میں کس کے خلاف قلم چلا رہا ہوں۔ اس لیے ان کے مضامین کے مضرات سے ان کو نفع کی بجائے کئی نوع کے نقصان پہنچ جاتے ہیں جن میں ادنیٰ درجہ اسلاف و اکابر کی شان میں گستاخی ہے۔ مثلاً حضرت عثمانؓ میں خلافت کی اہلیت نہ تھی۔

ایک مدراسی عالم اور جماعت اسلامی کے مشہور امیر حلقہ مولانا صبغت اللہ نے کہا کہ "یہ بخاری شریف کا بت بغل میں کب تک دبائے پھرو گے؟ میدان میں آؤ۔" یہ ہے آزاد خیالی کا نتیجہ۔ بڑے میاں تو بڑے میاں، چھوٹے میاں سبحان اللہ۔ یہ مولانا صاحب بعد میں جماعت اسلامی سے علیحدہ ہوگئے اور مستقل توبہ نامہ اخبارات میں شائع کیا۔"

Marfat.com

سے ایک مجاہد فی سبیل اللہ پیدا ہوگا، مگر یہ بات کہتے ہوئے انہوں نے ان شاء اللہ نہ کہا"۔اس حدیث پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے اور اسے بخاری، مسلم اور دوسرے محدثین نے متعدد طریقوں سے نقل کیا ہے...... جہاں تک اسناد کا تعلق ہے، ان میں اکثر روایات کی سند قوی ہے اور باعتبار روایت اس کی صحت میں کلام نہیں کیا جا سکتا، لیکن حدیث کا مضمون صریح عقل کے خلاف ہے۔...... ایسی روایت کو محض صحت کے زور پر لوگوں کے حلق سے اتروانے کی کوشش کرنا دین کو مضحکہ خیز بنانا ہے۔"(۱)

مودودی صاحب کو احادیث جھٹلانے کا شوق ہے۔آخر اس حدیث میں کون سی بات ہے جو صریح عقل کے خلاف ہے؟

۳۔حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں پرندوں کے شریک ہونے کے بارہ میں لکھتے ہیں:

"میں خود اس آیت کی تاویل یوں کرتا ہوں کہ داؤدؑ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین، بلند اور سریلی آواز عطا فرمائی تھی۔اس آواز کے ساتھ جب وہ زبور پڑھتے تو وادیاں گونج اٹھتیں، چرند پرند جمع ہو جاتے۔"(۲)

مودودی صاحب نے اپنی عقل کے زور پر پہاڑوں اور پرندوں کے داؤدؑ کے ساتھ تسبیح میں شریک ہونے کی تاویل کی۔(زیادہ تفصیل کے لیے "مولانا مودودی اپنی تفسیر کے آئینے میں۔بلا تبصرہ" کا مطالعہ کیجیے)۔

---

(۱) تفہیم القرآن، پ ۲۳۔ج ۴۔ص ۳۲۷

(۲) تفہیمات حصہ دوم ص ۱۶۸

Marfat.com

شیعوں کا ذبیحہ اوران سے مناکحت باتفاق اکابر علماء معتمدین، ناجائز وحرام ہے

<u>قولہ:</u> ''شیعہ کے ذبیحہ کے متعلق سوال۔

جواب: مجھے تو پتہ نہیں آج تک اس کے ذبیحہ کو کسی نے ناجائز کہا ہو۔ یہودی اور عیسائی کا ذبیحہ جائز اور شیعہ کا ناجائز ہے؟ یہ کیسی عجیب بات ہے؟ میں نے تو یہ سنا ہی پہلی مرتبہ ہے۔''

<u>الجواب:</u> مولوی صاحب کی معلومات ناقص ہیں، لیکن روافض کے وکیل بلاتوکیل بننے سے نہیں ہچکچاتے۔ چند طلباء کو سامنے بٹھا کر ماضی وحال سے بے نیاز جو منہ میں آیا کہے جاتے ہیں۔ اپنے خیالات واہیہ اور غلط قسم کے عقائد ان کے ذہن میں نقش کرنا چاہتے ہیں۔ یہ نہیں جانتے حقیقت کیا ہے اور میری اس تربیت کا انجام کیا ہوگا۔

۳۰۶

طرف بھیجیں اور ساتھ ہی ان کی تقریر اور اسباق کے اہم مباحث نقل کر کے بھیج دیے۔ جس وقت ہم نے اقتباسات پڑھے اور کیسٹیں سنیں تو حیرانی ہوئی کہ تبلیغی جماعت کے مبلغ مسلک اہل سنت وجماعت کی ترجمانی کی بجائے اہل باطل کی

۳۰۷

ترجمانی اور وکالت کر رہے ہیں..... مولوی طارق جمیل کے حالیہ متنازعہ بیانات کی تردید ضروری ہے تاکہ عوام اہل سنت کے اذہان کو تشویش سے بچایا جا سکے۔

Marfat.com

مولوی صاحب کا جواب: "تم کیا ان کومل کر یہ بات کہہ رہے ہو؟ وہ تو تین چار کروڑ ہیں۔ ہر مذہب کو پرکھنے کے لیے اس کے اصول بنیاد ہیں، نہ کہ لوگوں کے تامل۔ میں غیر مقلدیت اور رافضیت کا وکیل نہیں ہوں، لیکن غیر مقلد کو گمراہ کہنا غلط ہے۔"

۳۱۱

الجواب: سولہ کروڑ کی آبادی میں ان کے اعداد وشمار ایک کروڑ کو نہیں پہنچ سکتے۔ معلوم نہیں مولوی صاحب نے اس تعداد کا کہاں سے استنباط کیا ہے۔

فرقہ غیر مقلدین کسی مجتہد کے اجتہاد اور فقہ کا تابع نہیں بلکہ ائمہ کے علی الرغم ایک نیا طبقہ ہے جو فروع میں اپنی جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ ان میں کئی فرقے ہیں۔ ایک فرقہ دوسرے کو گمراہ کہتا ہے۔ عمل بالحدیث کے مدعی ہیں جبکہ قرآن واحادیث کو اپنے دائرہ

۳۰۲۱

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض کم فہم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مجموعی طور پر ساری امت پر دعوت الی اللہ لازم ہے مگر ایسا نہیں ہے بلکہ امر بالمعروف والنہی عن المنکر یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا یہ تو امت کے ہر فرد کا فریضہ ہے اور یہ کام انفرادی طور پر بھی باحسن وجوہ ہو سکتا ہے مثلاً ہر گھر کے سربراہ، ذمہ دار، کفیل، استاد اور صاحب اثر کا کام ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ کو، بیوی بچوں کو، چھوٹے بہن بھائی اور شاگرد اور زیر اثر لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم اور ترغیب دے

Marfat.com

اور برائی سے منع کرے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حکم دیا ہے، وہاں ساری امت کو خطاب ہے۔ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (الآیۃ) کہ تم سب امتوں سے بہتر ہو جو بھیجے گئے ہو لوگوں کے لیے، نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔ یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو ہر امتی کا فریضہ ہے۔ گھر میں، مسجد میں، بازار میں، دوکان میں، غمی میں، خوشی میں، کہیں بھی ہو، اپنا فریضہ ادا کرے۔ اس کے لیے اجتماع، اشتہار، منادی اور باہر نکلنا، گشت کرنا اور اکٹھ ضروری نہیں۔ ایک آدمی بھی یہ کر سکتا ہے اور ایک ایک کو بھی امر ونہی کر سکتا ہے اور دعوت الی اللہ ساری امت پر لازم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

۳۲۳

اس سے معلوم ہوا کہ دعوت الی اللہ مخصوص جماعت کا کام ہے' ہر ہر مسلمان کا نہیں ہے یہ کام وہی کر سکتے ہیں جو دلیل و برہان کی روشنی میں نیکی اور بدی کا بخوبی جائزہ لے سکتے ہیں اور موقع ومحل کی پرکھ کر سکتے ہیں۔

وہی بالا ہیں دنیا میں جو اپنا نیک وبد سمجھیں
یہ نکتہ وہ ہے جس کو اہل دل اہل خرد سمجھیں

دعوت الی اللہ کے لیے علم وبصیرت ضروری ہے :

ابھی قارئین کرام نے پڑھا کہ دعوت الی اللہ تعالیٰ علمائے کرام اور مخصوص جماعت کا کام ہے' ہر کہ ومہ کا یہ کام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ هَـٰذِهِ سَبِيلِيْ أَدْعُوْ إِلَى اللّٰهِ عَلَىٰ بَصِيْرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ

(یوسف، رکوع ۱۲)

''کہہ دے یہ میرا راستہ ہے۔ بلاتا ہوں اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر میں اور جو میرے ساتھی ہیں۔''

Marfat.com

عورتوں کی تبلیغی جماعت

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ

امام عبدالوہاب شعرانیؒ لکھتے ہیں کہ تمام اہل حق اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احکام شرع کی تبلیغ کا کام مردوں پر لازم قرار دیا ہے نہ کہ عورتوں پر۔ عورتوں کو تبلیغ کا کام سونپنا عیسائی مشنریوں کی تقلید ہے۔ اب ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی عورتوں کو تبلیغ پر بھیجنا شروع کر دیا ہے مگر یہ غلط ہے۔ عورتیں گھروں اور مدرسوں میں تعلیم و تربیت کا کام تو انجام دے سکتی ہیں مگر مردوں کی طرح جماعت کی شکل میں تبلیغ کے لیے نکلنا غیر فطری امر ہے، اس کے نتائج اچھے نہیں نکل سکتے بلکہ قباحتیں پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ انگریز نے تو اسی آڑ میں بے حیائی کے بڑے بڑے ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ آج مسلمانوں میں وہی چیزیں عود کر رہی ہیں جو

۳۲۳

شاہ صاحب بخاریؒ کی خدمات کے پیش نظر وقت کے بڑے شیخ علامہ انور شاہ کاشمیری نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کو امیر شریعت کا خطاب دیا۔

ایسے لوگوں کے بارے میں یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے تبلیغ کا کام نہیں لیا، آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔

از خدا خواہم توفیقِ ادب

۳۴۶

افسوس مولوی صاحب سورہ فاتحہ میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم دعا جو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے بھول گئے؟ یعنی اے اللہ! ہمیں سیدھی راہ پر چلا۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا۔ منعم علیہم یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین اس سے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کی راہ مراد ہے یا بنی اسرائیل کی؟

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مؤلف کا علمی تعارف اور آپ کے کبار مشائخ اور اساتذہ

(آپ کی اپنی زبانی)

بحمد اللہ تعالیٰ راقم الحروف نے ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۹۵۷ء مدرسہ نصرۃ العلوم واقع جامع مسجد نور گوجرانوالہ میں تحصیل علم حدیث کی۔ یہ میرا مادر علمی ہے۔ ۱۳۹۱ھ میں مدرسہ ہذا میں افتاء اور تدریس کی خدمت میرے سپرد ہوئی۔ یقیناً میں اتنی بڑی ذمہ داری کا متحمل نہ تھا۔ میرے زاویہ خیال میں یہاں تک رسائی کا واہمہ بھی نہ تھا۔ لیکن باعث اطمینان یہ کہ ماطلبت تلك العهدة وما اردتها بل حملت من عند الاساتذة والمشائخ فتحملت وحملت بفضل الله ورحمته۔

اس معہد علمی میں حضرت الاستاذ الشیخ محی السنۃ مولانا ابوالزاہد شیخ محمد سرفراز خان صفدر صدر المدرسین مدرسہ ہذا اور جامع الفضائل والکمال مولانا الشیخ صوفی عبدالحمید صاحب خلدت ظلالهم ومدت في الآفاق انفاسهم وأفكارهم، ان دونوں بزرگوں کے حکم سے اور ان کی تربیت اور سرپرستی میں فتویٰ لکھنا شروع کیا۔ بحمد اللہ تعالیٰ وفضلہ۔

راقم الحروف پر اکابر علماء اور مشائخ کا اعتماد و اطمینان

فتاویٰ وغیرہ میں بندہ پر حسب ذیل بزرگوں نے اعتماد و اطمینان کا اظہار کیا۔

(۱) حضرت الشیخ مولانا عبدالرشید نعمانیؒ، نظم الدرر فی شرح الفقہ الاکبر بروایۃ ابی مطیع البلخیؒ، جو ہمارے شیخ مولانا المفتی قاضی عبداللہؒ ڈیرہ غازیخان کی شرح کے ساتھ مجلس علمی کراچی نے ۱۹۸۵ء میں چھاپی۔ اس پر میرا عربی مقدمہ، مناقب امام اعظم ابوحنیفہؒ اور ترجمۃ المؤلف مطالعہ فرما کر بہت سراہا اور کہا آپ نے ایک نئے اسلوب میں امام صاحب پر لکھا ہے جو بہت وقیع اور جاندار ہے۔

(۲) حضرت الشیخ الاستاذ مولانا القاضی شمس الدینؒ مختلف فیہ مسائل میں فتویٰ کیلئے

Marfat.com

کبار مشائخ واساتذہ جن سے تفسیر، حدیث فقہ اور افتاء میں درس لیا اور استفادہ کیا

۱۔حضرت الاستاذ الشیخ مولانا محمد امیرؒ المتوفی ۱۴ ذی قعدہ ۱۴۰۵ھ بمطابق یکم اگست ۱۹۸۵ء۔ درس ۱۹۵۳ء تا ۱۹۵۵ء۔استفادہ تا آخر حیات (مدرسہ عربیہ چاہ دادو والا جھوک وینس ملتان)

۲۔حضرت الاستاذ الشیخ مولانا مفتی محمودؒ المتوفی ۱۴ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۰ء درس ۱۹۵۶ء استفادہ تا آخر حیات (قاسم العلوم ملتان)

۳۔حضرت الاستاذ الشیخ مولانا عبدالرحیمؒ المتوفی ۱۴۱۵ھ بمطابق ۱۹۹۶ء ماہ اکتوبر۔درس سراجیہ ۱۹۵۶ء (مدرسہ عربیہ کمہار منڈی ملتان)

۴۔حضرت الاستاذ الشیخ مولانا قاضی شمس الدین المتوفی ۱۹۸۵ء۔درس صحاح وتفسیر ۱۹۵۷ء ،نصرۃ العلوم گوجرانوالہ دورہ حدیث کے سات رفقا میں سے اول۔استفادہ تا آخر حیات (جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ)

۵۔حضرت الاستاذ الشیخ المرشد حضرت مولانا احمد علیؒ لاہوری المتوفی ۱۹۶۲ء۔دورہ تفسیر ۱۹۶۰ء (قاسم العلوم جامع مسجد شیرانوالہ لاہور)

راقم الحروف سمیت چار رفقا اول آئے۔نمبر ۱۰۰/۱۰۰ جب مجھے سند دینے کی باری آئی حضرت شیخؒ

نے فرمایا پرچہ جات موجود ہیں جسے شک ہو وہ دیکھ سکتا ہے۔

۶۔حضرت الاستاذ الشیخ ابوالزاہد محمد سرفراز خان صفدرؒ۔درس صحاح ستہ ۱۹۵۷ء۔استفادہ تا آخر حیات (نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

۷۔حضرت الاستاذ الشیخ مفتی مولانا قاضی عبیداللہ المتوفی ۱۹۸۵ء۔استفادہ ۱۹۶۱ء تا آخر حیات (مدرسہ عبیدیہ ڈیرہ غازی خان)

۸۔حضرت الاستاذ الشیخ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ المتوفی ۱۹۸۰ء۔دورہ تفسیر ۱۹۶۲ء تین سو طلباء میں سے اول فاز فی الدرجۃ الاولی (تعلیم القران راجہ بازار راولپنڈی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احوال واقعی

مولوی عیسٰی خان آف سانسی المعروف سانسی صاحب نے مولوی طارق جمیل کی قباحتوں سے پردہ سرکاتے ہوئے ایک انتہائی نازک پہلو کا بھی ذکر کیا ہے کہ علماء دیوبند پر حرمین شریفین کے علماء نے بالاتفاق فتوائے تکفیر صادر فرمایا ہے یعنی

۱۔ مولوی رشید احمد گنگوہی المتوفی ۱۳۲۳ھ 1905ء

۲۔ مولوی قاسم نانوتوی المتوفی ۱۲۹۰ھ 1879ء

۳۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی المتوفی ۱۳۴۵ھ 1926ء

۴۔ مولوی اشرف علی تھانوی المتوفی ۱۳۶۲ھ 1943ء

اپنی گستاخانہ کفریہ عبارات کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہو گئے ہیں ان پر توبہ کرنا فرض اور تجدید ایمان لازم ہے جس کی تفصیل ''حُسَامُ الحَرَمَینِ عَلٰی مَنحرِ الکُفرِ وَالمَینِ'' میں موجود ہے

نیز شیر بیشہء اہل سنت حضرت مولانا حشمت علی خان لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے برصغیر کے ۲۶۸ جید علماء اکرام سے تصدیقات لے کر الصوارم الھندیہ کے نام سے ان کو شائع فرمایا

Marfat.com

چونکہ یہ مسئلہ بڑا نازک ہے اور شروع بھی مولوی عیسیٰ خان سانسی نے کیا ہے اور اس کی بنیادی وجہ بھی یہ ہے کہ مولوی سانسی صاحب کے استاذ مولوی سرفراز خان صفدر گکھڑوی نے اکابرین دیوبند کی ان کفریہ عبارات کی متعالی عن الحیاء ہوکر وکالت کی ہے کیونکہ ان عبارات کی وکالت کے لئے کامل طور پر فاقد الحیاء ہونا شرط ہے یہ خوبی صرف گکھڑوی صاحب میں نظر آتی ہے کسی موقع پر مولوی طارق جمیل صاحب نے گکھڑوی صاحب کے اس فعل وکالت کی قباحت پر تبصرہ کرتے ہوئے کوئی طنزیہ بات کہہ دی تو سانسی کا اپنے استاذ کی مذمت پر برافروختہ ہو گئے

ورنہ مولوی سرفراز گکھڑوی صاحب وہی ہیں جنہوں نے بستر مرگ پر لیٹے ہوئے بھی مولوی طارق جمیل کے مجموعہ خطبات پر تصدیق لکھوائی اور ان کے ایک بیٹے اور شاگرد مولوی زاہد الراشدی نے بھی بڑے ذوق سے تصدیق و تقریظ سے کتاب کی اہمیت بنانے کی کوشش کی اور مولوی طارق جمیل کو خوب پمپ کیا مگر جب بموجب

؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مولوی طارق جمیل کے منہ سے اتفاقاً حق بات نکل گئی تو گکھڑوی صاحب کے دوسرے بیٹے مولوی عبدالحق نے پہلی تقریظ و تصدیق کے برعکس مولوی طارق

Marfat.com

جمیل کے خلاف بستر مرگ پر دراز اپنے والد سے تقریظ حاصل کرلی
بوڑھا باپ تو موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا اپنی متعصّبانہ وکالت اور علمی
خیانتوں کو یاد کر کے میں ہلاک ہوگیا، ہلاک ہوگیا، ہلاک ہوگیا، کی دہائی دے
رہا تھا

اور اس کے ناخلف بیٹے باپ کی تضاد بیانی اور ذوالوجہین وذوالسانین کا سامان
فراہم کر رہے تھے

اس طرح گکھڑوی صاحب کے شاگرد سانسی صاحب کی رگ حمیت پھڑکی تو
اس نے مولوی طارق جمیل ہی کیا ساری تبلیغی جماعت کو تختہ دار پر لٹکا دیا حتی کہ
ان کی دیگر مشہور چالبازیوں کے علاوہ، ایک خاص دھوکہ دہی کا ذکر بھی کیا
کہ یہ لوگ جہاد کے متعلق آیات و احادیث کو تبلیغی جماعت پر منطبق کر کے
قرآن حکیم میں معنوی تحریف کا دھندہ بھی کارثواب سمجھ کر کرتے ہیں
مزید برآں: تبلیغی جماعت کی جہاد سے روگردانی صحابہء کرام علیھم الرضوان پر
اعتراضات طارق جمیل کی بے باکیاں احادیث بیان کرنے میں، غلط بیانی،
رافضیت نوازی امام احمد رضا خان محدث بریلوی کے متعلق نرم لہجہ (گو کہ
دھوکہ دہی کے لئے ہی ہے) فرقہ مودودیہ سے ہمدردی اور علماء دیوبند کے
برعکس مودودی سے انس وغیر متعدد امور بھی زیر بحث آ گئے تو سانسی صاحب

Marfat.com

نے حق تلمذ ادا کرتے ہوئے ان چیزوں کو بھی ظاہر کر دیا جنہیں چھپائے رکھنا خود دیوبندی گروہ کا کارگر نسخہ ہے ولله تعالی الحمد

اَلحَقُّ یعلُو وَلا یُعلی عَلَیه

برحق ہے یہ ساری کتاب اسی ارشاد کا جلوہ ہے الغرض عبارات اکابر کی وکالت سرفراز خان صفدر گکھڑوی کی زندگی کا ماحصل ہے فقیر کے مربی و مشفق مناظر اسلام حضرت قبلہ صوفی محمد اللہ دتہ نقشبندی قادری وسنپوری رحمتہ اللہ علیہ المتوفی 1405ھ 1985ھ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ وہ گکھڑوی صاحب کی کتاب عبارات اکابر کا جواب بنام خرافات اصاغر لکھنے کا پروگرام رکھتے ہیں مگر ان کی عمر نے وفا نہ کی عین ممکن ہے کہ اللہ تعالی محسن اہل سنت حضرت قبلہ صوفی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی آرزو کی تکمیل اس سیاہ کار کے ہاتھوں کروادے

قرائن اسی طرف لے جارہے ہیں و باللہ التوفیق موقع میسر آیا تو اپنے محسن و مربی کی آرزو کو جامہء تکمیل پہنانے کی کوشش کی جائے گی

مسئلہ تکفیر چونکہ سانسی صاحب نے گکھڑوی صاحب طرہ امتیاز قرار دیا ہے اس لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں قارئین کرام کے سامنے ہم مسئلہ تکفیر جامع ومانع انداز میں پیش کریں تاکہ تبلیغی جماعت کے موجودہ بڑوں کی کیفیات سے آگاہی حاصل کرنے والے لوگ ان کے اکابرین کی منجمد طبیعت سے بھی سیر حاصل

Marfat.com

آ گاہی حاصل کرلیں اور یہ فیصلہ کرنے میں دقت محسوس نہ کریں کہ احقاق حق کا فریضہ کن حضرات نے ادا کیا ہے اور ہٹ دھرمی و نفس پرستی کی آگ میں کون لوگ جلتے آرہے ہیں اس سلسلہ میں ہم شاہوار قلم و قرطاس یکہ تازِ ادب و تحریر حضرت علامہ ارشد القادری رحمتہ اللہ علیہ کی تالیف لطیف دعوت انصاف شامل اشاعت کرر ہے ہیں تاکہ زیر بحث مسئلہ کی اصل حقیقت نکھر کر سامنے آجائے

واللہ تعالی الموفق للصواب

ظہور احمد جلالی عفی عنہ

دار العلوم محمدیہ اہل سنت مانگا منڈی ضلع لاہور

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ بمطابق 25 مارچ 2011ء

Marfat.com

اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الصَّادِقِ الْاَمِیْنِ الْکَرِیْم

علمائے دیوبند کے لئے پہلے سے اگر کوئی نرم گوشہ آپ کے دل میں موجود ہے تو اس کتاب کے مطالعہ کا آپ پر قدرتی ردعمل یہ ہوگا کہ آپ غصّے کی جھنجلاہٹ میں اسے بند کرکے کہیں ایک طرف رکھ دیں گے۔ لیکن اگر آپ بردبار، معاملہ فہم اور صاحب فکر سلیم ہیں اور واقعات کی تہہ میں اتر کر حقائق کی تلاش کا جذبہ اعتدال کے ساتھ آپ کے اندر موجود ہے تو آپ یہ جاننے کی ضرور کوشش کریں گے کہ علماء دیوبند ایک ملک گیر محاذِ جنگ کی بنیاد آخر کیونکر پڑی۔ بحث ومناظرہ کے وہ حقیقی اسباب وعلل کیا تھے جن کے زیر اثر سالہا سال تک پورے ملک میں یہ معرکے گرم رہے۔

Marfat.com

یہ نزاع دو چار آدمیوں تک محدود ہوتا تو اسے شخصی یا خاندانی مفادات کی آویزش کہکر نظر انداز کیا جا سکتا تھا۔ لیکن علمائے دیوبند کے خلاف مذہبی پیکار کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ ملک ہی نہیں، بیرونِ ملک کا بھی بہت بڑا خطہ اس کی لپیٹ میں ہے۔ مساجد سے لے کر مدارس تک مذہبی زندگی کے سارے شعبے اس اختلاف سے کس درجہ متاثر ہیں کہ دیہات سے آفاق تک پوری قوم دو ملتوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ اس لئے اس ہمہ گیر اختلاف کو دیوبند اور بریلی کا شخصی نزاع قرار دے کر اس کے حقیقی محرکات سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی ————۔

نہایت افسوس اور قلق کے ساتھ مجھے ہند و پاک کے مسلم مؤرخین سے یہ شکوہ ہے کہ انہیں آج تک یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ غیر جانبداری کے ساتھ علمائے دیوبند کے خلاف ان مذہبی تبلیغیوں کی صحیح بنیاد معلوم کرتے جو ملک و بیرون ملک کے کروڑ ہا کروڑ مسلمانوں کے درمیان نصف صدی سے پھیلی ہوئی ہیں۔ اور جس کے نتیجے میں مسلم معاشرہ ایک نہ ختم ہونے والے روحانی کرب اور ذہنی و فکری انتشار کا شکار ہے۔ ہماری مظلومی کے ساتھ اس سے بڑھکر دردناک مذاق اور کیا ہو سکتا ہے کہ عین بے خبری کی حالت میں ہمارے احتجاج کو فتنہ انگیزی سے تعبیر کیا۔ حالانکہ اپنے غم و غصہ اور اپنے جذبے کی تباہیوں کا اظہار ہر مظلوم کا واجبی حق ہے۔

اتنی تمہید کے بعد اب ہم اس مذہبی نزاع کی پوری تفصیل اس امید کے ساتھ اہل علم کے سامنے پیش کر رہے ہیں کہ وہ اس کی روشنی میں نزاع کے اصل محرکات کا پتہ چلائیں گے۔ بالفرض زنگا ہوں پر بوجھ ہو جب بھی یہ سرگزشت صبر و تحمل کے ساتھ پڑھنے کہ حقیقت کا متلاشی کسی گروہ کا طرف دار نہیں ہوتا۔

Marfat.com

علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارے اختلافات کی تین مضبوط بنیادیں

کم و کم ایک صدی سے ساری دنیا میں دیوبند اور بریلی کی مذہبی آویزش کا جو شور بر پا ہے اور جس کے ناخوشگوار اثرات پریس سے لے کر اسٹیج تک پوری طرح نمایاں ہیں، وہ بلا وجہ نہیں ہے۔ اگر اس حقیقت کی تلاش کیلئے آپ نے اپنے ذہن کا دروازہ کھلا رکھا ہے، تو ذیل میں اس مذہبی نزاع کی وہ حقیقی بنیادیں پڑھئے جنہوں نے امت کو دو ملتوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

پہلی بنیاد

اپنی مذہبی شہرت کے اعتبار سے مسلمان کا جو والہانہ تعلق اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محترم ذات سے ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اس کا ایمان اپنے رسول کی بارگاہ میں اتنا مؤدب اور حساس ہے کہ رسول کی حرمت پر ذرا سی خراش بھی اسے برداشت نہیں۔ ناموس رسول کے تحفظ کیلئے ہندوستان کے مسلمانوں نے ہر دور میں جس والہانہ جذبے کے ساتھ اپنی فدا کاریوں کا مظاہرہ کیا ہے وہ تاریخ کا جانا پہچانا واقعہ ہے۔ حُبِ رسول کی وارفتگی کا یہ رُخ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کسی گستاخ کے خلاف غم و غصہ اور نفرت و غضب کے اظہار کے سوال پر کبھی یہ نہیں دیکھا کہ نشانے پر کون ہے۔ باہر کا ہو یا اندر کا جس نے بھی رسول کی شان میں گستاخانہ جسارت کا اظہار کیا مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کی تلوار اُس کے خلاف بے نیام ہو گئی۔

آج ملعون رشدی کی زندہ مثال آپ کے سامنے ہے۔ رسول کی حُرمت پر حملہ کر کے اس نے سارے عالم اسلام کو اپنا دشمن بنا لیا ہے۔ قابل رشک ہیں وہ شہیدانِ محبت جو رشدی کے خلاف اپنی غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آقا کی عزت پر قربان ہو گئے۔

علمائے دیوبند کے خلاف بھی ہمارے غم و غصہ کی سب سے بڑی بنیاد یہی ہے

Marfat.com

کہ اُن کے اکابر نے اپنی بعض کتابوں میں رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں سخت گستاخانہ کلمات استعمال کئے ہیں جس کی مختصر تفصیل یہ ہے۔

(۱) ———— علمائے دیوبند کے مذہبی پیشوا مولانا اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ پاک کو رذائل اور حیوانات وبہائم کے علم سے تشبیہ دی ہے جس کے وہ خود بھی اقراری مجرم ہیں۔

اہلِ علم وادب زبان کے اس محاورے سے اچھی طرح واقف ہیں کہ محترم چیزوں کے ساتھ کسی چیز کی تشبیہ سے عظمت وتکریم کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اور جب رذائل کے ساتھ کسی چیز کی تشبیہ دی جاتی ہے تو اس سے توہین وتنقیص کے معنی نکلتے ہیں۔ اُردو زبان کے محاورات میں تشبیہ وتمثیل کا یہ ضابطہ اتنا شائع اور ذائع ہے کہ کوئی صاحبِ علم اس کے ان معانی ومطالب کے استلزام سے انکار نہیں کر سکتا۔

اس بنیاد پر ہمارا یہ دعویٰ شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ مولانا تھانوی بارگاہِ رسالت کے گستاخ ہیں۔ انھوں نے رسول پاک کے علم شریف کو رذائل کے علم سے تشبیہ دیکر اہانتِ رسول کے خوفناک جرم کا ارتکاب کیا ہے ————۔

---

(۲) ———— علمائے دیوبند کے دوسرے اور تیسرے مذہبی پیشوا مولانا خلیل احمد انبیٹھوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی نے براہینِ قاطعہ نامی کتاب میں لکھا ہے کہ زمین کے علمِ محیط کے سوال پر شیطان کا علم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ شیطان کے مقابلے میں جو شخص رسول کی وسعتِ علم کا عقیدہ رکھتا ہے وہ مشرک ہے۔ کیونکہ شیطان کے علم کی وسعت پر قرآن وحدیث ناطق ہیں۔ رسول کے علم کی وسعت پر نہ قرآن میں کوئی دلیل ہے اور نہ حدیث میں۔

اس میں قطعاً دو رائے نہیں کہ شیطان کے مقابلے میں رسول پاک کے علم کی تنقیص ایک کھلا ہوا کفر اور ایک کھلی ہوئی گستاخی ہے۔

اسی طرح یہ کہنا بھی کھلی ہوئی گستاخی اور کھلا ہوا کفر ہے کہ شیطان کے مقابلے میں جو

Marfat.com

شخص رسول پاک کی وسعتِ علم کا عقیدہ رکھتا ہے وہ مشرک ہے لیکن یہی عقیدہ شیطان کے بارے رکھنا شرک نہیں ہے۔

اسی طرح یہ کہنا بھی رسول پاک کی صریح تنقیص ہے کہ رسول پاک کے علم کی وسعت پر قرآن و حدیث میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ لیکن شیطان کے علم کی وسعت پر قرآن میں بھی دلیل ہے اور حدیث میں بھی ــــــــ۔

(۳) ــــــــ علمائے دیوبند کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے اپنی کتاب "تحذیر الناس" میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے سے انکار کیا ہے۔ جبکہ حضور کو خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے آخری نبی ماننا قرآن سے بھی ثابت ہے اور حدیث سے بھی۔

بلکہ اپنی کتاب میں انھوں نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ حضور کے زمانے یا حضور کے بعد بھی اگر کسی نئے نبی کا آنا فرض کیا جائے جب بھی حضور کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ حالانکہ یہ بات آسانی سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کسی نئے نبی کے آنے کی صورت میں حضور کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ باطل ہو جاتا ہے۔ مولانا نانوتوی کی یہی وہ کتاب ہے جسے قادیانی حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے جواز کا پیش خیمہ قرار دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ ختم نبوت کے مسئلے میں علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارا اختلاف فروعی نہیں بلکہ اصولی اور بنیادی ہے۔ اور یہ اختلاف حرمت و حلت کا نہیں بلکہ کفر و اسلام کا ہے۔

دعوت انصاف

دیوبندی علماء کے ساتھ ہمارے اختلاف کی یہ پہلی بنیاد ہے جو ان کی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ آپ کے سامنے ہے۔ واضح رہے کہ اس بنیاد کا تعلق اہانت رسول اور انکار ضروریاتِ دین سے ہے۔ جس کے کفر ہونے میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہے۔ قرآن کی بیشمار

Marfat.com

آیتیں اس عقیدے پر شاہد عدل ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہلکی سی گستاخی بھی اسلام اور ایمان کے رشتے کو منقطع کر دیتی ہے۔ علم اور عبادت کی کوئی فضیلت گستاخی کے انجام بد سے کسی کو ہرگز نہیں بچا سکتی ———۔

اس موقعہ پر اپنے قارئین سے یہ ضرور عرض کروں گا کہ اکابر دیوبند کی ان اہانت آمیز تحریروں کو آپ اس زاویۂ نظر سے ہرگز مت پڑھئے کہ یہ دیوبند اور بریلی کی ایک مذہبی نزاع ہے۔ بلکہ مطالعہ کرتے وقت اپنی فکر کو اس نقطے پر مرکوز رکھئے کہ اکابر دیوبند کی ان عبارتوں کی ضرب براہِ راست رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و حرمت پر پڑتی ہے۔ اُن کے گستاخ قلم کا حملہ علمائے بریلی پر نہیں بلکہ خاص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ محترم پر ہے۔

اگر خدانخواستہ آپ نے ان تحریروں کا مطالعہ اس نقطۂ نظر سے کیا کہ یہ دیوبند اور بریلی کے نام سے دو مکتبِ فکر کے علماء کا باہمی جھگڑا ہے تو جذبے کا وہ والہانہ تقدس باقی نہیں رہے گا جو اپنے رسول کی حمایت میں کسی کے خلاف دو ٹوک فیصلہ کرنے کے لئے مطلوب ہے ———

میری اس گذارش کا مدعا صرف اتنا ہے کہ اپنی کسی بھی محبوب شخصیت کے مقابلے میں "رسول" کو ترجیح دینے کا سوال خود آپ کے اپنے ایمان کا تقاضا ہونا چاہئے۔ اس لئے علمائے بریلی کو آپ ایک طرف رکھئے۔ اور خود اپنے "مومن ضمیر" سے دریافت کیجئے کہ اکابر دیوبند کی ان تحریروں سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت مجروح ہوتی ہے یا نہیں؟ اور دین کے اصول و ضروریات سے انحراف کا پہلو واضح ہوتا ہے یا نہیں؟ ان کی یہ تحریریں کسی اجنبی زبان میں نہیں ہیں کہ آپ کو کسی مترجم کی ضرورت پیش آئے۔ وہ سیدھی سادھی اردو زبان میں ہیں جنھیں آپ بھی سمجھنا چاہیں تو سمجھ سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے حوالوں کی نشاندہی پر آپکو اعتماد نہ ہو تو اصل کتاب منگوا کر دیکھ لیں وہ آج بھی کتبخانوں سے دستیاب ہو جاتی ہیں۔

Marfat.com

اب رہ گیا علمائے بریلی کا سوال تو اس سلسلے میں ان کا کردار اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے کہ اکابر دیوبند کی ان اہانت آمیز عبارتوں کو پڑھنے کے بعد جو انھیں ناقابل برداشت اذیت پہنچی اور جس روحانی کرب کے اضطراب میں وہ اچانک مبتلا ہو گئے اس کے رد عمل کا اظہار انھوں نے برملا کیا۔ تعلقات کی کوئی مصلحت اس راہ میں انھیں حائل نہیں ہوئی۔

اس کے بعد انھوں نے دیوبند کے ان اکابرین سے براہ راست رابطہ قائم کیا اور دلائل کی روشنی میں ان سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ان کفری عبارتوں سے جو تنقیص شان رسالت اور انکار ضروریاتِ دین پر مشتمل ہیں اعلانیہ توبہ صحیحہ شرعیہ کریں اور اپنی کتابوں سے ان دل آزار عبارتوں کو نکال دیں۔ لیکن ان کی جھوٹی عزت و شہرت اس راہ میں حائل ہو گئی اور انھوں نے عار پر نار کو ترجیح دی۔

گستاخانِ رسول کے درمیان ایک قدرِ مشترک

سلسلۂ کلام سے ہٹ کر ایک بات اپنے قارئین کرام کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں۔ امید کہ انتظار کا یہ لمحہ آپ کو بارِ خاطر نہ ہوگا۔

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ محترم میں گستاخی کرنے والوں کی تاریخ کا جب آپ مطالعہ کریں گے تو ہر گستاخ کی یہ سرشت قدرِ مشترک کے طور پر آپ کو ہر جگہ نظر آئے گی کہ دل کے جذبۂ نفاق کے زیر اثر جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا کوئی کلمہ ان کی زبان یا قلم سے نکل جاتا ہے تو بازپرس کرنے پر ایک شرمسار مجرم کیطرح وہ اپنے کلمۂ کفر سے توبہ کرنے کے بجائے اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے کیلئے غلط سلط تاویل اور سخن پروری کے جذبے کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں۔

عہدِ رسالت میں بھی منافقین مدینہ کا یہی رویہ تھا۔ چنانچہ ایک سفر سے واپسی کے موقعہ پر جب منافقین نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا کوئی کلمہ استعمال کیا۔ جب صحابۂ کرام کے ذریعہ حضور تک یہ بات پہنچی اور حضور نے منافقین سے اس کے متعلق بازپرس فرمایا تو انھوں نے اعتراف جرم اور توبہ و معافی کے بجائے بات بنانے اور تاویل

Marfat.com

کرنے اور حیلے بہانے تراشنے کا رویہ اختیار کیا۔ چونکہ اسوقت نزولِ وحی کا سلسلہ جاری تھا اس لئے فوراً ان کے خلاف یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ حیلے بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے۔ اگر نزولِ وحی کا سلسلہ جاری نہ رہتا تو اُن کے جھوٹ کا پردہ فاش نہ ہوتا اور وہ کلمہ پڑھ کر مسلم معاشرے میں اپنے کفر کو چھپائے رکھتے۔

سخن پروری کی تازہ مثال

منافقین مدینہ کا یہ کردار عہد حاضر میں آپ دیکھنا چاہتے ہوں تو جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے پرو وائس چانسلر کا قضیہ پڑھیئے۔ انھوں نے کسی انگلش میگزین کو انٹرویو دیتے ہوئے سیکولر کہلانے کے شوق میں ملعون زمانہ رشدی کی کتاب کے بارے میں اپنے اس خیال کا اظہار کیا کہ حکومت ہند نے اس کتاب پر جو پابندی عائد کی ہے اُسے اٹھا لینا چاہیئے کیونکہ ہر شخص کو اپنی رائے کے اظہار کا بنیادی طور پر حق حاصل ہے ــــــــ

اس فقرے کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ رشدی نے اپنی ملعون کتاب میں جو بات کہی ہے اس پر اس سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اسے اپنی رائے کے اظہار کا بنیادی طور پر حق حاصل ہے۔ دوسرے لفظوں میں اپنے اس فقرے کے ذریعہ مشیر الحسن نے اہانت رسول کی کھلی ہوئی حمایت کی ــــــ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے غیور اور سر فروش طلبہ قابل تکریم و تحسین ہیں کہ جب انھوں نے یہ انٹرویو پڑھا تو ایک گستاخ رسول کی حمایت کی بنیاد پر وہ تحفظِ ناموسِ رسول کے جذبے میں مشیر الحسن کے خلاف پوری طرح صف آرا ہو گئے اور انھوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ چونکہ گستاخ کا حامی بھی گستاخ ہی ہوتا ہے اس لئے مشیر الحسن کو اس کے منصب سے فوراً ہٹایا جائے۔ ہم ایسے دل آزار شخص کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے۔

چونکہ یہ مسئلہ ناموسِ رسول کا تھا اس لئے جامعہ ملیہ کے اساتذہ کی بڑی تعداد نے بھی ہر طرح کے نتائج سے بے پرواہ ہو کر طلبہ کے موقف کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ دہلی کے مسلمانوں تک جب اس قضیہ کی تفصیل پہنچی تو ہر طرف مشیر الحسن کے خلاف نفرت و بیزاری

Marfat.com

کی لہر دوڑ گئی اور طلبہ کے مطالبے میں شہر کے عوام بھی شریک ہو گئے۔ ذاکر نگر کی انجمن رضا نے جس جذبۂ سرفروشی کے ساتھ مشیر الحسن کے خلاف اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا اور جامعہ کے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور انہیں صحیح مشورے دیئے وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے

لیکن دارالعلوم دیوبند کے علماء؟

صرف دارالعلوم دیوبند کے علماء جن میں مولوی سالم صاحب ابن قاری طیب صاحب اور مولوی احمد علی قاسمی اڈیٹر قدیم دارالعلوم دیوبند کے ورکنگ جنرل سکریٹری مولوی فضیل احمد کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں، ان تمام حضرات کے نزدیک مشیر الحسن کی گستاخی ثابت نہیں ہے ——— جیسا کہ روزنامہ "قومی آواز" دہلی کی مورخہ ۱۸ ر مئی ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں ان کے مشترک بیان کے الفاظ یہ ہیں۔

"طلبہ کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس کو شاتم رسول (گستاخ رسول) کہا جا رہا ہے وہ واقعتاً شاتم رسول ہے کہ نہیں" ———

کس قدر افسوس اور قلق کی بات ہے کہ جامعہ ملیہ کے طلبہ کو جو عالم دین نہیں ہیں، جامعہ ملیہ کے اساتذہ کو جو عالم دین نہیں ہیں اور دہلی کے مسلمانوں کو مشیر الحسن کی گستاخی سمجھ میں آ گئی۔ لیکن دارالعلوم دیوبند کے علماء اس کی گستاخی کو سمجھنے سے قاصر رہے۔

حالانکہ قومی آواز کی اسی اشاعت میں اخبار کے آخری صفحہ پر مشیر الحسن کی بابت شیخ الجامعہ مسٹر بشیر الدین احمد کی ایک اپیل شائع ہوئی ہے جس کا یہ حصہ مشیر الحسن کے جرم پر بھرپور روشنی ڈالتا ہے ———

" جامعہ کے پرو وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن نے اس کتاب (رشدی کی کتاب) پر عائد پابندی اٹھانے سے متعلق جو اظہار خیال کیا ہے وہ چونکہ باعث تکلیف ہے اور اس کی وجہ سے ناراضگی اور احتجاج کی ایک فضا پیدا ہو گئی ہے۔"

Marfat.com

وائس چانسلر کی اسی تحریر سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مشیر الحسن کے خلاف طلبہ کا الزام بے بنیاد نہیں ہے۔ کیونکہ پابندی اٹھانے کی بات انھوں نے اسی بنیاد پہ کی ہے کہ ہر شخص کو بنیادی طور پر اظہار خیال کی آزادی حاصل ہے۔ اس لئے سلمان رشدی نے پیغمبر اسلام کے خلاف جو کچھ لکھا ہے اپنے حق کا جائز استعمال کیا ہے۔ لیکن سخت افسوس ہے کہ اتنی وضاحت کے باوجود دارالعلوم دیوبند کے یہ علماء مشیر الحسن کو بے گناہ سمجھ رہے ہیں۔ ان کے پاس اس کی بے گناہی کی جو سب سے بڑی دلیل ہے وہ یہ ہے۔ پڑھئے اور خون کا گھونٹ پیجئے۔

"جس شخص کو شاتم رسول (گستاخ رسول) کہا جا رہا ہے وہ وضاحت کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ وہ اس گناہ سے بری ہے اور حضور کا مکمل احترام اپنے قلب میں رکھتا ہے۔"

دارالعلوم دیوبند کے ان علماء کی کج فہمی پر سر پیٹ لینے کو جی چاہتا ہے کہ انھیں یہ بھی پتہ نہیں کہ کسی دعوے کے ثبوت کے لئے مجرم کا اقرار ضروری نہیں ہے۔ اس کا بیان اور بیان کے الفاظ دعوے کے ثبوت کے لئے بہت کافی ہیں۔ ورنہ بتایا جائے کہ اسلامی تعزیرات کی تاریخ میں کس گستاخ کو اقرار جرم کی بنیاد پر سزا دی گئی ہے۔ تاریخ میں جسے بھی کوئی سزا ملی ہے اس کے الفاظ و بیان ہی کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ کیا دارالعلوم دیوبند کا دارالافتاء یہ ثابت کر سکتا ہے کہ کلمۂ کفر کی بنیاد پر جس کی بھی اس نے تکفیر کی ہے اس سے کفر کا اقرار کروا لیا ہے۔ لیکن مشیر الحسن کے بارے میں سوا اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ جذبۂ حب رسول پر مشیر الحسن کی حمایت کا جذبہ اگر غالب نہ آ گیا ہوتا تو دارالعلوم دیوبند کے یہ علماء ایسی بات ہرگز نہ کہتے۔ کس مصلحت نے انھیں مشیر الحسن کے حق میں صفائی کا وکیل بنا دیا ہے یہ وہی بتا سکتے ہیں۔

ہم نے تو یہ قصہ صرف اسی لئے چھیڑا ہے تاکہ ہمارے ناظرین اس بات کو سمجھ سکیں کہ جذبۂ حب رسول کسی گستاخ کے خلاف کس طرح اہل ایمان کو متحد کرتا ہے۔ اور جن لوگوں کا سینہ اس مقدس جذبے سے خالی ہے وہ گستاخ کی حمایت کے لئے کتنی بے حیائی کے ساتھ رکیک اور مضحکہ خیز تاویلوں کا سہارا لیتے ہیں۔

Marfat.com

گستاخانِ رسول کی سرشت اور ان کے حامیوں کا ذہن و کردار سمجھانے کیلئے میں اپنے اٹھائے ہوئے سلسلہ کلام سے بہت دور نکل آیا۔ اب پھر آپ پچھلے اوراق میں اکابر دیو بند کے خلاف اہانت رسول کے الزامات کی بحث سے اپنے ذہن کا رشتہ جوڑ لیں۔

ٹھیک اسی طرح اُسوقت بھی دیو بند کے علماء نے اپنے اکابر کی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے معاندانہ رویہ اختیار کر لیا اور سخن پروری کے جذبے سے مسلح ہو کر وہ میدان میں اتر آئے اور پوری قوت کے ساتھ عوام میں اس بات کی تشہیر کرنے لگے کہ اہانت رسول کے الزام سے ہمارا دامن بالکل پاک ہے۔ یہ سارا جھگڑا علمائے بریلی کا کھڑا کیا ہوا ہے۔ انھوں نے ہمارے اکابر کے خلاف اہانت رسول کا جو الزام عائد کیا ہے وہ بالکل جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔

ان کے پاس ذرائع ابلاغ اور مالی وسائل کی کمی نہیں تھی۔ جب ان کے اس جھوٹے پروپیگنڈہ سے عوام متاثر ہونے لگے تو ان کا جھوٹ فاش کرنے کے لئے مجبورًا ہمیں بحث و مناظرہ کا راستہ اختیار کرنا پڑا۔ تاکہ عوام کی عدالت میں بالکل آنکھ کے سامنے یہ حقیقت آشکار ہو جائے کہ ان کے اکابر کے خلاف اہانت رسول کا الزام جھوٹا نہیں بلکہ امر واقعہ ہے۔

چنانچہ ہر مناظرے کی مجلس میں انہی کے مناظر علماء کے سامنے ان کی کتابوں سے وہ اہانت آمیز عبارتیں صفحہ اور سطر کی نشاندہی کے ساتھ پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی رہیں اور ان کے علماء نے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ کتابیں ہمارے اکابر کی تصنیف کردہ نہیں ہیں اور عبارتیں ان کتابوں میں موجود نہیں ہیں ــــــــ

بحث و مناظرہ کے ان معرکوں سے بڑا فائدہ یہ حاصل ہوا کہ ملک کے عوام کی سمجھ میں یہ بات اچھی طرح اتر گئی کہ اکابر دیو بند کے خلاف اہانت رسول کا الزام بے بنیاد نہیں ہے۔ اور یہ بھی لوگوں نے واضح طور پر محسوس کر لیا کہ علمائے اہلسنت کا یہ سارا اضطراب اور تحریر و تقریر کے ذریعہ ان کی بےچینیوں کا یہ سارا مظاہرہ صرف تحفظِ ناموسِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے میں ہے۔

Marfat.com

علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارے اختلاف کی دوسری بنیاد

علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارے اختلاف کی پہلی بنیاد ان کے اکابر کی وہ عبارتیں ہیں جو اہانتِ رسول اور انکارِ ضروریاتِ دین پر مشتمل ہیں، جنہیں آپ گذشتہ اوراق میں پوری تفصیل کے ساتھ پڑھ چکے ——— . اگر آپ کی نگاہ میں ہمارے ایمانی احساسات کی کوئی قیمت ہے تو آپ نے اچھی طرح اندازہ لگا لیا ہو گا کہ ان اہانت آمیز عبارتوں کے رہتے ہوئے علمائے دیوبند کے خلاف ہماری نفرت و بیزاری کبھی ختم نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ ہمارے ایمان کا تقاضا ہے ——— .

یہی ایک بنیاد اس سے ہماری علیحدگی کے لئے بہت کافی تھی جب کہ یہ معلوم کر کے آپ حیران رہ جائیں گے کہ اس کے علاوہ علمائے دیوبند کے کچھ مخصوص عقائد بھی ہیں جو وجہ اختلاف میں نہایت اہم رول ادا کرتے ہیں۔ ان عقائد کی تفصیل کتابوں کے حوالوں کے ساتھ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے ——— .

(۱) امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں ——— (تحذیر الناس)

(۲) صریح جھوٹ سے انبیاء کا محفوظ رہنا ضروری نہیں ہے ——— (تصفیۃ العقائد)

(۳) کذب کو شانِ نبوت کے منافی سمجھنا غلط ہے ——— (تصفیۃ العقائد)

(۴) انبیاء کو معاصی سے معصوم سمجھنا غلط ہے ——— (تصفیۃ العقائد)

Marfat.com

(۵) نماز میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف خیال لے جانے سے نمازی مشرک ہو جاتا ہے ———————— (صراطِ مستقیم)

(٦) نماز میں نبی کا خیال زنا کے خیال اور گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بھی بدتر ہے ———————— (صراطِ مستقیم)

(۷) خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہے ———————— (یکروزی)

(۸) خدا کو زمان و مکان سے منزہ سمجھنا گمراہی ہے ———————— (ایضاح الحق)

(۹) جادوگروں کے شعبدے انبیاء کے معجزات سے بڑھکر ہوتے ہیں ——— (منصبِ امامت)

(۱۰) صحابہ کرام کو کافر کہنے والا سنت جماعت سے خارج نہیں ہے ——— (فتاویٰ رشیدیہ)

(۱۱) محمد یا علی جس کا نام ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ———————— (تقویۃ الایمان)

ہر مخلوق چھوٹا ہو (جیسے عام بندے) یا بڑا (جیسے انبیاء و اولیاء) وہ اللہ کی شان

(۱۲) کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے ———————— (تقویۃ الایمان)

(۱۳) جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن اپنا وکیل اور سفارشی سمجھتا ہے وہ ابوجہل کے برابر مشرک ہے ———————— (تقویۃ الایمان)

(۱۴) رسول بخش، نبی بخش، غلام معین الدین اور غلام محی الدین نام رکھنا شرک ہے ———————————— (تقویۃ الایمان)

(۱۵) "رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ" ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ امتی بھی رحمۃ للعلمین ہو سکتے ہیں ———————— (فتاویٰ رشیدیہ)

(۱٦) بزرگانِ دین کی فاتحہ کا تبرک کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے ——— (فتاویٰ رشیدیہ)

(۱۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بڑے بھائی ہیں ہم انکے چھوٹے بھائی ہیں ——— (تقویۃ الایمان)

(۱۸) یہ کہنا کہ خدا اور رسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جائیگا شرک ہے ———————— (بہشتی زیور)

([illegible]) [illegible] کے مزارات کی زیارت کیلئے سفر کرنا، ان کے مزار پر روشنی کرنا، فرش پانی پلانا اور ان کیلئے وضو اور غسل کا انتظام کرنا شرک ہے (تقویۃ الایمان)

Marfat.com

اپنے قارئین کرام سے درخواست کروں گا کہ انصاف و دیانت کے ساتھ آپ دیوبندی مکتبِ فکر کے ان مخصوص عقائد پر غور فرمائیں۔ ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جن سے عقیدۂ توحید کے تقدس کو ٹھیس پہنچتی ہے اور کچھ وہ ہیں جو شانِ منصبِ رسالت کو مجروح کرتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جنہیں اگر صحیح مان لیا جائے تو دنیا کے نوے کروڑ مسلمانوں کے ایمان و اسلام کی سلامتی خطرے میں پڑ جاتی ہے اور بات یہیں تک نہیں رکتی بلکہ صدیوں پر مشتمل ماضی کے وہ لاکھوں اسلافِ کرام بھی زد میں آ جاتے ہیں جنہوں نے ان عقائد و اعمال کے مخالف سمت کو اسلامی عقائد و اعمال کی حیثیت سے قبول کیا ہے۔

تھوڑی دیر کے لئے اہلِ بریلی کو ایک کنارے رکھئے اور اپنے مذہبی شعور کی بنیاد پر آپ خود بتایئے کہ کیا ان عقائد و اعمال کی صحت سے آپ اتفاق کرتے ہیں اور بغیر کسی تردد کے ہاں یا نہیں میں اس بات کا بھی دو ٹوک فیصلہ کیجئے کہ کیا آج کا مسلم معاشرہ انہی عقائد و اعمال کی بنیاد پر قائم ہے ــــ اگر نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو ان علمائے حق کے بارے میں آپ صاف صاف اپنے خیال کا اظہار کیجئے جنھوں نے علمائے دیوبند کے ان خانہ زاد عقائد و اعمال سے اختلاف کیا ہے اور اسلام کے ایک پُرجوش محافظ کی حیثیت سے امت کو ان گندے عقائد سے بچانے کی بھرپور جدوجہد کی ہے اور عین اس کے مخالف سمت میں اسلام کے صحیح عقائد کے ساتھ انہیں منسلک رکھا ہے۔

اب جمہور مسلمین ہی کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ان علمائے حق کا یہ عظیم کارنامہ ان کے حق میں ہے یا ان کے خلاف ہے اور اپنے ان گراں قدر خدمات کے ذریعہ ان علمائے حق نے امت میں تفرقہ ڈالا ہے یا انہیں ٹوٹنے سے بچا لیا ہے۔

اگر اس حقیقت سے آپ اتفاق کرتے ہیں کہ آج بھی روئے زمین کے جمہور مسلمین کا وہی مذہب ہے جس کی حمایت ان علماء نے اپنی زبان و قلم سے کی ہے تو اس حقیقت سے بھی آپ کو اتفاق کرنا پڑے گا کہ جمہور مسلمین کے صحیح پیشوا بھی یہی علماء ہیں۔ جو لوگ دشمن کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر ان علماء کے خلاف تفرقہ اندازی کا الزام عائد کرتے ہیں وہ مذہبی تاریخ میں سب سے بڑے احسان فراموش کہلانے کے مستحق ہیں۔ آپ نہ بھی اپنے آپ کو بریلوی کہیں جب بھی آپ کو علمائے بریلی کے اس

Marfat.com

عظیم الشان کردار کا شکر گذار ہونا پڑے گا کہ انھوں نے آپکو دیوبند کے غلط مذہب فکر کا شکار ہونے سے بچا لیا ـــــ اور امت مسلمہ کو صحیح عقائد و اعمال کے ساتھ منسلک رکھا۔

علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارے اختلاف کی تیسری بنیاد

تیسری بنیاد کے ضمن میں علمائے دیوبند کے وہ فتاوی اور تحریرات ہیں جن کے ذریعہ انہوں نے جمہور مسلمین کی مذہبی روایات کو حرام اور بدعت ضلالت قرار دیا ہے۔ ذیل میں آپ اُن کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں ـــــ:

(۱) انبیاء و اولیاء کے ساتھ توسل کو وہ حرام اور گناہ قرار دیتے ہیں۔

(۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بعطائے الٰہی بھی وہ علم غیب کا عقیدہ تسلیم نہیں کرتے۔

(۳) تقویۃ الایمان کی صراحت کے مطابق وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے۔

(۴) وہ محافل میلاد کے انعقاد اور قیام و سلام کو حرام قرار دیتے ہیں۔

(۵) بزرگان دین اور اموات مسلمین کے لئے ایصال ثواب اور عرس و فاتحہ کو وہ حرام کہتے ہیں۔

(۶) مجلس ذکر شہادت حسین اور غوث پاک کی فاتحہ گیارہویں اور غریب نواز کی فاتحہ چھٹی کو وہ حرام کہتے ہیں۔

(۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ پاک کے موقعہ پر وہ خوشی منانے اور جلسۂ و جلوس کے انعقاد کو حرام قرار دیتے ہیں۔

(۸) مزاراتِ اولیاء اور مقابر صلحاء پر گنبد کی تعمیر ان کے نزدیک حرام ہے۔

(۹) نعرۂ یا رسول اللہ اور یا نبی سلام علیک کو وہ حرام قرار دیتے ہیں۔

(۱۰) عقیقہ و ختنہ اور بسم اللہ کی تقریبات میں اعزہ و اقارب اور احباب کو جمع کرنا ان کے نزدیک ناجائز ہے۔

(۱۱) تیجہ، دسواں، چالیسواں اور شب برأت کا حلوہ ان کے نزدیک ناجائز ہے۔

Marfat.com

(۱۲) شادی، بیاہ، منگنی اور چوتھی میں ان کے نزدیک نہ کسی کو بلانا جائز ہے اور نہ کسی کے یہاں جانا جائز ہے۔

(۱۳) شادی کے موقعہ پر سہرا باندھنے کو وہ مشرکانہ فعل قرار دیتے ہیں۔

(۱۴) جو شخص مزاراتِ اولیاء پر چادر چڑھاتا ہو، بزرگوں کا عرس کرتا ہو اس کے لڑکے کے ساتھ کسی مسلمان لڑکی کے رشتۂ نکاح کو وہ حرام قرار دیتے ہیں۔ اس کے جنازے میں شریک ہونے، اس کی بیمار پرسی کرنے اور اسے سلام کرنے سے بھی یہ لوگ منع کرتے ہیں ——۔

(۱۵) ارواحِ اولیاء سے فیض حاصل کرنے اور مدد طلب کرنے کو بھی یہ لوگ حرام قرار دیتے ہیں۔

(۱۶) حضور اکرم سید عالم صلی علیہ وسلم کا نام پاک سُنکر انگوٹھا چومنے کو بھی یہ لوگ حرام کہتے ہیں۔

(۱۷) رجب کے مہینے میں امام جعفر صادق کی فاتحہ کو بھی یہ لوگ حرام کہتے ہیں۔

(۱۸) رمضان المبارک میں ختم قرآن کے موقعہ پر مساجد میں چراغاں کرنے کو بھی یہ لوگ حرام کہتے ہیں۔

(۱۹) امواتِ مسلمین کی قبروں پر تاریخ وفات کا پتھر نصب کرنے کو بھی یہ لوگ حرام کہتے ہیں

(۲۰) نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کو بھی یہ لوگ ناجائز کہتے ہیں۔

(۲۱) عید کے دن معانقہ کرنے اور بغلگیر ہونے کو بھی یہ لوگ حرام کہتے ہیں۔

آپ ہی انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں

علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارے اختلاف کی یہ تیسری بنیاد بھی آپ کے سامنے ہے ——۔ اب آپ ہی انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں کہ کیا آپ علمائے دیوبند کے ان فتووں سے متفق ہیں۔ اور کیا یہ فتوے جمہور مسلمین کی روایات کی مخالفت میں نہیں ہیں ——؟ اور کیا ہمارے معاشرے کا مذہبی اور اجتماعی نظم ان فتووں سے مجروح نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے اور یقیناً ہوتا ہے تو آپ ہی فیصلہ کریں کہ ان فتووں کے مطابق تمام مسلمان صبح سے شام اگر حرام ہی کا ارتکاب کرتے

Marfat.com

رہتے ہیں تو ہمارا اسلامی معاشرہ کہاں ہے۔ ؟

یہی وہ منزل ہے جہاں واضح طور پر آپ کو علمائے دیوبند اور علمائے بریلی کے درمیان ایک واضح لکیر کھینچی ہوگی کہ علمائے دیوبند کی ساری محنت اس بات پر صرف ہوئی کہ مسلم معاشرے کے ہر فرد کو گنہگار و حرام کار ثابت کیا جائے۔ اور علمائے بریلی نے اپنے علم کا سارا زور اس بات پر لگایا کہ جو چیز اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک حرام نہیں ہے اسے کون حرام کہہ سکتا ہے۔ جن مذہبی اور اخلاقی روایات پر ہمارا معاشرہ کھڑا ہے انھیں بلا وجہ حرام قرار دینا علم اور فکر کی گمراہی بھی ہے اور مسلم دشمنی بھی۔

ہمارے قارئین کرام جذبۂ انصاف سے کام لیں تو انھیں ماننا پڑے گا کہ علمائے بریلی کی ساری جدوجہد جمہور مسلمین کی حمایت میں ہے جبکہ علمائے دیوبند کی ساری کوششیں جمہور مسلمین کی مخالفت میں ہیں۔

اب اس سے بڑھکر ناقدری اور زیادتی کیا ہوگی کہ جو لوگ آپ پر حملہ آور ہیں وہ آپ کے سب سے بڑے خیر خواہ ہو گئے۔ اور جو اپنی جان اور آبرو جوکھم میں ڈال کر آپ کا دفاع کر رہے ہیں انھیں آپ دشمن سمجھتے ہیں۔

حاصلِ گفتگو

اختلاف کی پہلی بنیاد سے لیکر یہاں تک جو کچھ ہم نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے اس کا مدعا صرف اتنا ہے کہ آپ اختلافات کی نوعیت کو پوری طرح سمجھ لیں اور ہماری برہمی، بیزاری اور علیحدگی کو کسی اور جذبے پر محمول نہ کریں۔ علمائے دیوبند کے گستاخ قلم کا حملہ ہماری اپنی ذات پر ہوتا تو عفو و درگذر اور مصالحت کی بہت سی راہیں نکل سکتی تھیں۔ لیکن جب انھوں نے منصب رسالت کی عظمتوں کو نشانہ بنا کر اللہ اور اس کے پیارے رسول کو اذیت پہنچائی ہے تو اب ان کے متعلق جو فیصلہ ہوگا وہیں سے ہوگا۔

کسی بھی عالم کے ساتھ ہمارا رشتہ براہ راست نہیں ہے بلکہ نبی کے توسط سے ہے۔

Marfat.com

جب اپنا رشتہ وہیں سے کوئی کاٹ دے تو ہمارے ساتھ رشتہ جوڑنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نبی پاک کے ساتھ وفاداری کے جذبے ہی کا یہ تقاضا ہے کہ جب تک ہمارے جسم میں جان ہے، نہ یہ کہ ان گستاخوں سے ہم اپنا رشتہ منقطع رکھیں گے، بلکہ ہماری کوشش جاری رہے گی کہ ہر مومن وفادار کا رشتہ ان سے منقطع کرتے رہیں ــــــ۔

ہمارے خلاف علمائے دیوبند کے الزامات

علمائے دیوبند کے ساتھ ہمارے اختلافات کی تاریخ ادھوری رہ جائے گی اگر ان الزامات کا ذکر نہ کریں جو علمائے دیوبند نے ہمارے خلاف عائد کئے ہیں۔

ہمارے خلاف ان کا سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ ہم نے صاحب علم وفضل علماء کی تکفیر کی ہے اور ہم کفر کا فتویٰ دینے میں بہت بے باک اور غیر محتاط واقع ہوتے ہیں اور اپنے مسلک میں ہم بہت شدت پسند اور متعصب ہیں ــــــ اس الزام کے دفاع میں اس سے زیادہ اور ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے کہ ہماری کتاب "حسام الحرمین" میں صرف پانچ اشخاص کے خلاف یہ الزام اہانت رسول وانکار ضروریات دین کفر کے فتوے صادر کئے گئے ہیں۔ جن پر حرمین طیبین اور بلاد عرب کے اکابر علماء اور مشائخ نے بھی اپنی مہر توثیق ثبت فرمائی ہے ــــــ۔

ان میں چار تو یہی اکابر علماء دیوبند ہیں جن کا تذکرہ پہلی بنیاد کے ضمن میں گذر چکا ہے اور پانچواں مرزا غلام احمد قادیانی کذاب ہے۔

اب اگر کوئی اپنی شامتِ عمل سے ان پانچوں میں سے کسی کے بھی کلماتِ کفریہ کی حمایت کرتا ہے تو اس کے لازمی نتائج اور واجبی تعزیرات کا ذمہ دار وہ خود ہے ــــــ علمائے بریلی کو اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ بلاوجہ کسی کو دائرہ اسلام سے خارج کیا جائے۔ اہانت رسول اور کلمۂ کفر

Marfat.com

کی حمایت کر کے اپنی عاقبت برباد کرنے کا انتظام وہ خود کرتے ہیں۔ کسی اور کو مطعون کرنے سے کیا فائدہ۔

ایک ضروری نکتہ

اس مقام پر اس نکتے کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ جس طرح ایک غیر مسلم کو کلمۂ ایمان و اسلام کے اقرار کے بعد مسلم سمجھنا ضروری ہے اسی طرح ایک مسلم کو اگر وہ معاذ اللہ کفر کا مرتکب ہو جائے تو اسے غیر مسلم سمجھنا بھی دین ہی کا ایک فریضہ ہے۔

مخصوص حالات میں یہ ناخوشگوار فریضہ جس طرح علمائے بریلی کو انجام دینا پڑا ہے علمائے دیوبند بھی اس فرض کی ادائیگی میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ ثبوت کیلئے مولانا عبدالماجد دریابادی کی مشہور کتاب "حکیم الامۃ" میں مولانا امین احمد اصلاحی کا یہ خط ملاحظہ فرمائیں۔ یہ خط اس دور کا ہے جب مولانا اصلاحی مدرسۃ الاصلاح سرائے میر ضلع اعظم گڈھ کے منتظم تھے۔ موصوف کے خط کا یہ حصہ خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہے۔

> "مولانا تھانوی کا فتویٰ شائع ہو گیا ہے کہ مولانا شبلی نعمانی اور مولانا حمید الدین فراہی کافر ہیں۔ اور چونکہ مدرسہ انہی دونوں کا مشن ہے اس لئے مدرسۃ الاصلاح مدرسۂ کفر و زندقہ ہے۔ یہاں تک کہ جو علماء اس مدرسے کے (تبلیغی) جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی ملحد و بے دین ہیں۔" (حکیم الامۃ ص ۴۵)

مولانا عبدالماجد دریابادی تھانوی صاحب کے مرید و خلیفہ ہیں اس لئے مولانا امین احسن اصلاحی کا خط موصول ہونے کے بعد انھوں نے ایک معتقد کی حیثیت سے تھانوی صاحب کو ایک مفصل خط لکھا جس میں انھوں نے مولانا شبلی نعمانی اور مولانا حمید الدین فراہی کی طرف سے صفائی پیش کرتے ہوئے ان کی عبادت و ریاضت، اُن کی نماز تہجد اور ان کے زہد و تقویٰ کو ان کے اسلام و ایمان کے ثبوت میں پیش کیا تھا — ان کا مقصد یہ تھا کہ ایسے متدین لوگوں کے خلاف کفر کا فتویٰ حلق کے نیچے نہیں اترتا۔

— تھانوی صاحب نے ان کے خط کا جو جواب دیا ہے وہ یہ ہے۔

> "یہ سب اعمال و احوال ہیں۔ عقائد ان سے جدا گانہ چیز ہے۔ صحتِ عقائد

Marfat.com

کے ساتھ فسادِ اعمال واحوال اور فسادِ عقائد کے ساتھ صحتِ اعمال واحوال جمع ہوسکتا ہے۔" (حکیم الامۃ ص ۶۰۴)

اس جواب کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہے کہ شہرتِ علم و کمال اور فضل و تقویٰ کے باوجود مولانا شبلی نعمانی اور مولانا حمید الدین فراہی کے خلاف مولانا تھانوی نے کفر کا جو فتوےٰ صادر کیا ہے وہ درست اور صحیح ہے۔ تھانوی صاحب کے چاہنے والے معتقدین اس فتوی کو صحیح ثابت کرنے کے لئے یہی تاویل کریں گے کہ مولانا تھانوی نے ان دونوں حضرات کی تحریر یا تقریر میں کفر کی کوئی بات ضرور دیکھی ہوگی۔ بغیر کسی شرعی وجہ کے انھوں نے کفر کا فتویٰ ہرگز صادر نہیں کیا ہوگا

اب یہی بات اگر ہم تھانوی صاحب اور دیگر اکابر دیوبند پر اُلٹ دیں کہ ان حضرات کے خلاف بھی کفر کا جو فتویٰ حرمین طیبین سے صادر ہوا وہ بھی بلا وجہ نہیں تھا۔ تکفیر کی کوئی شرعی وجہ ان کی نظر میں ضرور رہی ہوگی جیسا کہ پہلی بنیاد میں اس کی ساری تفصیل آپ کی نظر سے گذر چکی ہے ——۔ اگر مولانا شبلی نعمانی اور مولانا حمید الدین فراہی کے علم و فضل اور زہد و تقویٰ کی شہرت، ان کی تکفیر سے مانع نہیں ہوتی تو اکابر دیوبند کے حق میں آسمان سے کونسی وحی نازل ہوتی ہے کہ کفر اور اہانتِ رسول کے جرم کے ارتکاب کے باوجود انھیں تکفیر سے مستثنیٰ رکھا جائیگا۔

تصلب اور شدت پسندی کے الزام کا جواب

ہمارے خلاف علمائے دیوبند کا یہ الزام بھی ہے کہ ہم اپنے مسلک میں نہایت متصلب اور شدت پسند واقع ہوئے ہیں۔ اس الزام کا اس سے زیادہ موزوں اور مؤثر جواب کوئی اور نہیں ہوسکتا کہ ہم انھیں آئینہ دکھائیں کہ آپ خود اپنی تصویر اس آئینہ میں دیکھ لیں پھر کسی پر انگلی اٹھائیں ——۔

ابھی مولانا امین احسن اصلاحی کے خط میں تھانوی صاحب کا فتویٰ بھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر بھی چونکہ انہی کافروں کا مشن ہے اس لئے وہ بھی مدرسۂ کفر و زندقہ ہے۔ یہاں تک کہ جو علماء اس مدرسہ کے جلسوں میں شرکت کریں وہ بھی ملحد و زندیق ہیں۔

اب آپ ہی فیصلہ کریں کہ اس سے زیادہ مسلک کی شدت پسندی اور کیا ہوگی۔ تھانوی صاحب

Marfat.com

اپنے مسلک میں اتنے شدت پسند ہیں کہ جن لوگوں کو وہ بد دین سمجھتے ہیں ان کی تحریر بھی وہ اپنے معتقدین کو نہیں پڑھنے دیتے۔ "کمالات اشرفیہ" نامی کتاب میں ان کے ملفوظات کا مرتب ان کا یہ ملفوظ نقل کرتا ہے۔

"بد دین آدمی اگر دین کی بھی باتیں کرتا ہے تو ان میں ظلمت لپٹی ہوتی ہے۔
ان کی تحریر کے نقوش میں بھی ایک گونہ ظلمت لپٹی ہوتی ہے۔ اس لئے
بے دینوں کی صحبت اور بے دینوں کی کتابوں کا مطالعہ ہرگز نہ کرنا چاہئے۔"
(کمالات اشرفیہ ص ۵۵)

اب ہماری مظلومی کے ساتھ انصاف کیجئے کہ جن لوگوں کو اہانت رسول اور ضروریات دین کے انکار کے الزام میں ہم بے دین سمجھتے ہیں، اگر ہم بھی ان کی صحبت ان کی تقریروں اور ان کی تحریروں کے بارے میں یہی شدت اختیار کریں تو ہم کیوں لائق گردن زنی ٹھہرائے جائیں ـــــــ شریعت کی جو مصلحت ان کے سامنے ہے وہ ہمارے سامنے بھی کیوں نہیں ہونی چاہیئے؟

شدت پسندی کی ایک اور مثال

جو لوگ ندوہ کی تاریخ سے واقف ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ دیوبند کے اکابر ندوہ کے سخت مخالف تھے۔ یہاں تک کہ ندوہ کے ناظم مولانا محمد علی مونگیری جب ندوہ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کی دعوت لے کر مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب سے ملنے دیوبند گئے تو انھوں نے نہ صرف دعوت قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ ملنے سے بھی انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ جب مولانا مونگیری کی طرف سے اصرار ہوا کہ آپ خود شریک نہیں ہو سکتے تو کم از کم اپنے کسی آدمی کو شرکت کی اجازت دے دیجئے تو اس کے جواب میں انھوں نے فرمایا ـــــــ۔

"مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ انجام اس کا بخیر نہیں۔ اس واسطے میں اپنی طرف سے کسی کو اجازت نہیں دے سکتا۔" (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۰۵)

"انجام اس کا بخیر نہیں" اس الہام خداوندی کا اس سے زیادہ واضح ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے، کہ آج ندوہ پر دیوبندی فرقے کا تسلط ہو گیا ہے۔

Marfat.com

اور انجام کی وحشت ناک تصویر اور نمایاں ہو جائے گی اگر اس کا آغاز بھی آپ نظر میں رکھیں۔

مولانا شبلی نعمانی کے بارے میں اہلِ علم اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ ندوہ کے بانیوں میں ایک مؤثر شخصیت کے مالک تھے۔ ان کا ایک مضمون مقالاتِ شبلی کے حصۂ ششم میں شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون اسوقت کا ہے جب مولانا شبلی سے ندوہ کے ناظم کی چشمک ہو گئی تھی۔ بتدریج اختلافات یہاں تک بڑھے کہ مولانا کی حمایت میں ندوہ کے طلبہ نے اسٹرائک کر دیا۔ اس کے بعد کی سرگزشت خود مولانا کے قلم سے پڑھئے۔ لکھتے ہیں کہ ــــــ

"عین اسی حالت میں مولود شریف کا زمانہ آیا اور طلبہ نے جیسا ہمیشہ کا معمول تھا مولود شریف کرنا چاہا۔ لیکن اس خیال سے کہ مولود شریف میں بیان کروں گا وہ مولود سے روکے گئے اور تین دن تک یہ مرحلہ رہا۔ آخر لوگوں نے سمجھایا کہ مولود کے روکنے سے شہر میں عام برہمی پھیلے گی مجبورًا شرطوں اور قیدوں کے ساتھ مولود شریف کی منظوری دی گئی"۔

(مقالاتِ شبلی، ج ۶، ص ۱۳۱)

لیکن کیا آج بھی دارالعلوم ندوۃ العلماء کے احاطے میں محفل مولود شریف کے انعقاد کی اجازت مل سکتی ہے؟ کیا آج بھی ہمیشہ کا یہ معمول وہاں کے طلبہ میں زندہ اور باقی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ کیونکہ اب ندوہ پر اہل دیوبند کا غاصبانہ قبضہ ہو گیا ہے۔

غور فرمائیے! وہ آغاز تھا اور یہ انجام ہے۔ اور غضب یہ ہے کہ گنگوہی صاحب کا الہام انجام ہی کے بارے میں ہے۔ آغاز کے بارے میں نہیں ہے ــــــ۔

شدت پسندی کا ایک اور مکروہ نمونہ

دیوبندی مذہب کے مشہور پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے مسلک میں کتنے شدت پسند تھے اس کی ایک مثال ندوہ کے سلسلے میں آپ پڑھ چکے۔ اب ان کی شدت پسندی، سخت مزاجی کا ایک اور مکروہ نمونہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

Marfat.com

بزرگانِ دین اور ان کے مزاراتِ طیبات سے انھیں اتنی سخت نفرت تھی کہ وہ ان کے عرسوں سے بھی سخت نفرت کرتے تھے۔

سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ کے مشہور بزرگ، قطب عالم حضرت عبد القدوس گنگوہی کا مزار مبارک اسی گنگوہ میں ہے جو مولوی رشید احمد صاحب کا وطن مالوف ہے۔ ان کی طرف سے مولوی صاحب کے دل میں کتنی کدورت تھی اور وہ ان کے عرس شریف سے کس قدر نفرت کرتے تھے اس کا اندازہ آپ مولوی زکریا شیخ الحدیث سہارنپور کی اس تحریر سے لگائیے ـــــــ۔

موصوف اپنی کتاب "تاریخ مشائخ چشت" میں لکھتے ہیں۔

"حضرت شاہ عبد القدوس کا عرس جس کے بند کرنے پر آپ قادر نہ تھے وہ اس درجہ آپ کو اذیت پہنچاتا تھا کہ آپ کو صبر کرنا دشوار تھا۔ اول اول آپ ان دنوں گنگوہ چھوڑ دیتے اور رامپور تشریف لے جاتے۔ مگر آخر میں اس اذیت قلبی کے برداشت کرنے کی آپ کو تکلیف دی گئی تو یہ زمانہ بھی آپ کو اپنی خانقاہ میں رہ کر گذارنا پڑا۔

موسم عرس میں آپ کو اپنے منتسبین کا آنا بھی اس درجہ ناگوار ہوتا تھا کہ آپ اکثر ناراض ہو جاتے اور ان سے بات چیت کرنا بھی چھوڑ دیتے۔ ایک بار جناب مولوی محمد صالح صاحب جالندھری جو آپ کے خلفاء اور مجازین میں سے تھے، آپ کی زیارت کے شوق میں بیتاب ہو کر گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ اتفاق سے عرس کا زمانہ تھا۔ اگرچہ آنے والے خادم کو اس کا وہم بھی نہ گذرا۔ مگر حضرت امام ربانی نے بجز سلام کا جواب دینے کے ان سے یہ بھی نہ پوچھا کہ روٹی کھائی یا نہیں اور کب آئے اور کیوں آئے۔ مولوی محمد صالح صاحب کو دو دن اسی طرح گذر گئے۔ حضرت کا رُخ پھرا ہوا دیکھنا ان کو اس درجہ شاق گذرتا تھا کہ اس کو انھی کے دل سے پوچھنا چاہئے۔ آخر اس حالت کی تاب نہ لا کر حاضر خدمت ہوتے اور

Marfat.com

رو رو کر عرض کیا کہ حضرت مجھ سے کیا قصور ہوا جس کی یہ سزا مل رہی ہے۔
معذرت کے طور پر عرض کیا کہ حضرت خدا شاہد ہے مجھے تو عرس وغیرہ کے
ساتھ ابتدا ہی سے شوق نہیں۔ واللہ نہ میں اسوقت اس خیال سے گنگوہ
آیا۔ اور نہ آجکل یہاں عرس ہونے کا مجھے علم تھا۔
حضرت امام ربانی نے فرمایا کہ اگرچہ تمہاری نیت عرس میں شرکت
کی نہیں تھی۔ مگر جس راستے میں دو آدمی عرس کے آنے والے آرہے تھے
اس میں میرے تم تھے"۔ (تاریخ مشائخ چشت ص ۲۹۴)

اب قارئین کرام ہی انصاف فرمائیں کہ اس سے بڑھکر اپنے مسلک میں شدت پسندی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ان کا مرید عرس شریف میں شرکت کی غرض سے گنگوہ نہیں گیا تھا، بلکہ اپنے پیر کی ملاقات کے لئے وہاں حاضر ہوا تھا۔ لیکن صرف اتنی سی بات پر کہ وہ عرس کے زمانے میں گنگوہ کیوں آیا اسے ایسی ذلت آمیز سزا دی کہ جیسے اس سے کوئی بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کو قطب عالم کے عرس سے اتنی ہی نفرت تھی تو وہ سلسلۂ چشتیہ صابریہ میں مرید ہی کیوں ہوئے۔ جبکہ اس سلسلے کے سارے اکابر جن میں خواجۂ خواجگانِ چشت حضرت خواجہ معین الدین چشتی سے لیکر قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار، بابا فرید شکر گنج، محبوب الٰہی حضرت نظام الدین، حضرت صابر پاک، حضرت چراغ دہلی، حضرت بندہ نواز گیسو دراز، حضرت ترک پانی پتی، حضرت شیخ عبدالحق ردولوی، حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی، حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری، حضرت اخی سراج، حضرت علاء الحق پنڈوی اور حضرت سلطان اشرف جہانگیر سمنانی تک کون ایسا بزرگ ہے جس نے اپنے پیروں کا عرس شریف نہ کیا ہو۔

تعجب ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی صرف اتنی سی بات پر کہ عرس کے زمانے میں ان کا مرید کیوں آیا اس سے منہ پھیر لیا۔ لیکن سلسلۂ چشتیہ کے جو مشائخ کبار ساری زندگی اپنے پیروں کا عرس کرتے رہے انھیں وہ اپنا پیر دستگیر مانتے ہیں۔ یہ سوال گنگوہی صاحب کے سر پہ تلوار کی طرح لٹک رہا ہے کہ جو پیر گنگوہی صاحب کے مسلک کے مطابق خود محرمات و بدعات میں مبتلا

Marfat.com

ہو وکسی کا ہاتھ پکڑ کر خدارسی کی منزل تک کیونکر پہنچا سکتا ہے ــــــ۔

ہمارے خلاف علمائے دیوبند کا دوسرا الزام

جن لوگوں کے اعتقادی مفاسد پر امام اہلسنت اعلیحضرت فاضل بریلوی نے اپنے قلم کا نشتر چلایا تھا وہ زخموں کی تاب نہ لاکر زندگی بھر کراہتے رہے۔ انتقام ہر زخمی کا فطری تقاضا ہے اور فطرت ہی کا یہ بھی داعیہ ہے کہ جب آدمی دشمن پر قابو نہیں پاتا تو دشنام طرازیوں پر اتر آتا ہے، چنانچہ اعلیحضرت فاضل بریلوی کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ علم واستدلال کے ذریعہ جو لوگ اپنے خلاف اہانت رسول کے الزام کا دفاع نہیں کر سکے انہیں اپنے جذبۂ انتقام کی تسکین کی یہی صورت نظر آئی کہ جس طرح بھی ممکن ہو "مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی" کی شخصیت کو مجروح کیا جائے۔

علمی جلالت اور کردار کے تقدس پر انگلی رکھنے کی کوئی جگہ نہ مل سکی تو یہ الزام تراشا گیا کہ انہوں نے سنتوں کی بجائے بدعتوں کو زندہ کیا ہے۔ حالانکہ مجدد ہونے کی حیثیت سے احیائے سنت اور امتیاز میان حق و باطل ہی اعلیحضرت کا اصل کارنامہ ہے جس کی بیشمار مثالیں اُن کے فتاویٰ کی ضخیم مجلدات میں جگہ جگہ بکھری ہوئی ہیں۔

اس طرح کے الزام تراشنے والوں میں شیخ دیوبند مولوی حسین احمد صاحب صدر جمعیۃ علمائے ہند کا نام سرِورق پر ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب "الشہاب الثاقب" میں اعلیحضرت فاضل بریلوی کو پانی پی پی کر تقریباً چھ سو گالیاں دی ہیں۔ انہی میں ایک گالی "مجدد البدعات" کی بھی ہے۔ جس سے ان کی کتاب کا ورق داغدار ہے ــــــ۔

لیکن اس مقام پر اعلیحضرت فاضل بریلوی کے کردار کی ارجمندی کو بار بار سلام کرنے کو جی چاہتا ہے کہ ان کے خلاف کذب بیانی اور الزام تراشی کا کاروبار کرنے والے اپنی ہزار دشمنی کے باوجود اب تک یہ الزام ان پر عائد نہ کر سکے کہ وہ بدعتوں کے موجد بھی ہیں۔

"مُجَدِّد" اور "مُوْجِد" کے درمیان جو معنوی فرق ہے وہ اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔ اب جو لوگ اعلیحضرت فاضل بریلوی کو "مجدد البدعات" کہتے ہیں انہیں یہ بتانا ہوگا کہ جن بدعات

Marfat.com

کہ انھوں نے زندہ کیا ہے ان کا موجد کون ہے ۔ اور اپنی کارگذاریوں کی یہ رپورٹ بھی پیش کرنی ہوگی کہ علمائے دیوبند نے اُن موجدین کو کتنی گالیاں دی ہیں ۔

اس وقت میرا موضوع یہ نہیں ہے ورنہ میرے پاس ان بدعات کی ایک لمبی فہرست ہے جن کی ایجاد کا سہرا خود علمائے دیوبند کے سر بندھتا ہے ۔ وقت اگرچہ نہیں ہے لیکن مقام کی مناسبت سے علمائے دیوبند کی ایجاد کردہ بدعات کیطرف ایک ہلکا سا اشارہ کرکے گذر جانا چاہتا ہوں تاکہ الزام بغیر سند کے نہ رہے ۔ ذیل میں ان بدعتوں کے چند نمونے ملاحظہ فرمائیں ۔

(۱) دفع بلا اور قضائے حاجات کے نام پر مدرسہ کی مالی منفعت کے لئے ختم بخاری شریف کی بدعت کا موجد کوئی اور نہیں بلکہ خود دیوبند کا دار العلوم ہے ۔

(۲) نماز جنازہ کے لئے انتظامی مصلحت کی بنیاد پر نہیں بلکہ غلط اعتقاد کی بنیاد پر احاطہ دار العلوم میں ایک جگہ مخصوص کرنے کی بدعت کا موجد کوئی اور نہیں بلکہ خود دیوبند کا دار العلوم ہے ،

(۳) مسلم میت کے کفن کے لئے " کھدر " کی شرط لگانے اور کھدر کے بغیر نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے سے انکار کر دینے کی بدعت کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود شیخ دیوبند مولوی حسین احمد ہیں

(۴) وراثت انبیاء کی سند تقسیم کرنے کے لئے اہتمام و تداعی کے ساتھ صد سالہ اجلاس منعقد کرنے اور ایک نامحرم اور مشرک عورت کو اسٹیج پر بلاکر اسے کرسی پر بٹھانے اور اپنے مذہبی اکابر کو اس کے قدموں میں جگہ دینے کی بدعت سیئہ کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود دیوبند کا دار العلوم ہے ۔

(۵) دینی درسگاہ کے احاطے میں مشرکانہ الفاظ پر مشتمل قومی ترانے کے لئے " قیام تعظیمی " کی بدعت سیئہ کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود دیوبند کا دار العلوم ہے ۔

(۶) کانگریسی امیدوار کو کامیاب بنانے کے لئے انتہائی جدوجہد کو مذہبی فریضہ سمجھنے کی بدعت کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود شیخ دار العلوم دیوبند ہیں ۔

(۷) اپنے اکابر کی موت پر " اہتمام و تداعی " کے ساتھ جلسۂ تعزیت منعقد کرنے اور ضلالات و اباطیل پر مشتمل منظوم مرثیہ پڑھنے اور پڑھانے کی بدعت کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود دار العلوم

Marfat.com

دیوبند ہے۔

(۸) باالتزام کسی متعین نماز کے بعد نمازیوں کو روک کر ان کے سامنے تبلیغی نصاب کی تلاوت کرنے کی بدعت کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود علمائے دیوبند ہیں۔

(۹) کلمہ و نماز کی تبلیغ کے نام پر چلہ اور گشت کرنے اور کرانے کی بدعت کا موجد بھی کوئی اور نہیں بلکہ خود علمائے دیوبند ہیں۔

(۱۰) دارالعلوم دیوبند میں صدر جمہوریہ کی آمد کے موقعہ پر قومی ترانے کے احترام میں کھڑے ہونے کا حکم صادر کرنے والے بھی اکابر دیوبند ہیں جو اس وقت اسٹیج پر موجود تھے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ یہ بدعت کی کونسی قسم ہے۔

یہ اور اس طرح کی بے شمار بدعات و منکرات ہیں جن کی ایجاد کا سہرا علمائے دیوبند کے سر ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ لوگ امام اہلسنّت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کو بدعتی کہتے نہیں تھکتے۔

علمائے دیوبند ہر نوایجاد چیز پر بے دریغ بدعت ضلالت ہونے کا حکم صادر کر دیتے ہیں اور اسے حرام قرار دے کر مسلمانوں میں اختلاف و انتشار کے نئے نئے فتنے برپا کر دیتے ہیں۔

مثال کے طور پر محفل میلاد ہی کو لے لیجئے۔ اس کے بدعت ضلالت اور حرام ہونے کی ان کے پاس سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ سات سو برس کی نوایجاد بدعت ہے۔ موجودہ ہیئت کے ساتھ نہ وہ عہد رسالت میں موجود تھی اور نہ عہد صحابہ و تابعین میں ——— لیکن جب ان سے دریافت کیا جاتا ہے کہ اگر آپ حضرات کے یہاں صرف نوایجاد ہونے کی بنیاد پر محفل میلاد بدعت ضلالت ہے تو وہ جن اجزاء پر مشتمل ہے ان میں سے کسی چیز کے بارے میں نشاندہی کیجئے کہ وہ کسی سنت کو مٹاتا ہے یا شریعت کے کسی قاعدہ کلیہ کے تحت ممنوعات کے زمرے میں آتا ہے تو سوائے خاموشی کے ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا۔

مثال کے طور پر محفل میلاد کے اجزاء یہ ہیں۔

(۱) اعلانِ عام (۲) فرش و تخت اور شامیانہ وغیرہ (۳) روشنی (۴) بخور، عطریات و گلاب (۵) شیرینی (۶) مجمع مسلمین (۷) ذاکر و میلاد خواں (۸) ذکر الٰہی و ذکر رسول

Marfat.com

⑨ قیام وسلام۔

ان سارے اجزاء میں سے سوائے قیام وسلام کے کوئی جز ایسا نہیں ہے جس پر اُن حضرات کا جلسۂ سیرت، یا جلسۂ وعظ، یا جلسۂ تبلیغ، یا جلسۂ دستار بندی، یا جلسۂ تنظیم وجماعت پر مشتمل نہ ہو۔ اعلان عام بھی ہے، فرش وتخت اور شامیانہ بھی ہے، روشنی بھی ہے، مجمع بھی ہے، واعظ ومقررین بھی ہیں۔ اس لئے ان میں سے کسی جز کو بدعت ضلالت کہکر اسے حرام قرار دینے کے معنی یہ ہیں کہ وہ خود اپنے ہی جلسوں کے خلاف حرام ہونے کا فتویٰ دیں ــــــ۔

اب رہ گیا معاملہ قیام وسلام کا تو یہ بھی ان کے یہاں وجہ حرمت نہیں ہے کیونکہ بدون قیام بھی محفل میلاد ان کے یہاں حرام ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ میں ان کے مشہور پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے تحریر فرمایا ہے ــــــ۔

اور اگر یہ کہا جائے کہ محفل میلاد کی حرمت وجہ غلط روایتوں کا پڑھنا یا بیان کرنا ہے تو میں عرض کروں گا کہ بروایات صحیحہ بھی محفل میلاد ان کے یہاں حرام ہے۔ جیسا کہ اپنے فتاویٰ میں مولوی رشید احمد گنگوہی اس کی بھی تصریح کر چکے ہیں۔

میں نے متعدد مناظروں میں دیوبندی علماء سے سوال کیا کہ جب ہماری محفل میلاد اور آپ حضرات کے جلسۂ وعظ کے اجزاء ایک ہی ہیں تو آپ کا جلسۂ وعظ جائز اور ہماری محفل میلاد حرام کیوں ہے؟ صرف اس وجہ سے تو کوئی چیز حرام یا حلال نہیں ہو سکتی کہ آپ کے جلسہ کا نام جلسۂ وعظ یا جلسۂ سیرت ہے اور ہمارے جلسہ کا جلسۂ میلاد ہے۔

جب ان حضرات سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو میں نے عرض کیا کہ ایک ہی وجہ فرق میری سمجھ میں آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر جب ساری کائنات میں خوشی کے ڈنکے بج رہے تھے تو شیطان لعین کے گھر میں ماتم بپا تھا وہ شدت غیظ میں اپنے سر پہ خاک ڈال رہا تھا۔

اسے حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے تکلیف پہنچی تھی۔ بہت ممکن ہے کہ اس کی پیروی میں آپ حضرات کو ذکر ولادت سے تکلیف پہنچتی ہو کیونکہ

Marfat.com

واقعہ تو گذر چکا اب تو صرف اس کا ذکر ہی باقی رہ گیا ہے۔۔۔۔ آپ حضرات دیوبند میں اپنے دار العلوم کا جشن صد سالہ مناتے ہیں تو شریعت آپ کا ہاتھ نہیں پکڑتی۔ اور ہمارے جشن عید میلاد النبی پر آپ کا دار العلوم گرجنے اور برسنے لگتا ہے۔ سچ کہا ہے کہنے والوں نے کہ جب کسی کی ذات سے دل میں کسی طرح کی جلن ہو جاتی ہے تو اس کے ذکر سے بھی دل جلنے لگتا ہے۔

ایک چبھتا ہوا سوال اور اس کا جواب

میری یہ تحریر پڑھنے کے بعد ہر خالی الذہن شخص کے دماغ کی سطح پر یہ سوال ضرور ابھرے گا کہ ہندوستان میں دیوبندی فرقے کے علاوہ اور بھی بہت سارے باطل فرقے ہیں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ کسی اور فرقے کے خلاف علمائے اہلسنت اس طرح صف آرا نظر نہیں آتے جیسی صف بندی اُن کے یہاں اہل دیوبند کے مقابلے میں نظر آتی ہے۔

اس سوال کا جواب دینے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ بحمدہ تعالیٰ علمائے اہل سنت نے ہر باطل فرقے کے خلاف تحریر و تقریر اور بحث و مناظرہ کے ذریعہ رد و ابطال کے فرائض جس گرم جوشی اور دیانتداری کے ساتھ انجام دیئے ہیں وہ مہر نیمروز کی طرح روشن ہیں۔ دین حق کے خلاف اُٹھنے والے فتنے کی سرکوبی کے سلسلے میں ہم نے کبھی اہل زمانہ کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کیا ہے۔ شیعوں، قادیانیوں اور غیر مقلدین وغیرہم کے رد میں امام اہلسنت اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے بہت سارے رسائل لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اُن کے بعد اُن کے خلفاء، تلامذہ اور متوسلین و متبعین نے تحریرات و خطبات کے ذریعہ جو خدمات انجام دی ہیں ان کے اثرات سے زمین کا کوئی خطہ بھی خالی نہیں ہے۔۔۔۔ ایسی بات ہرگز نہیں ہے کہ دوسرے فرقہائے باطلہ کے لئے کوئی نرم گوشہ ہمارے دلوں میں موجود ہے۔

دیوبندی فرقے کیخلاف شدت پسندی کی وجوہات

اب رہ گئی یہ بات کہ دیوبندی فرقے کے خلاف علمائے اہلسنت کا رویہ اتنا سخت کیوں

Marfat.com

ہے تو اس کی متعدد وجوہات ہیں۔ جنھیں ٹھنڈے دل سے پڑھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ جن کفریات وضلالات کی وجہ سے دیوبندی فرقے کے ساتھ ہمارا بنیادی اختلاف ہے ان کا تعلق عقائد سے ہے اور وہ عقائد یا تو اُن کے دلوں میں ہیں یا انکی کتابوں کے اوراق میں چھپے ہوئے ہیں۔ اب جہاں تک عمل کا تعلق ہے تو وہ بھی اپنے آپکو حنفی کہتے ہیں۔ ظاہر میں بالکل ہماری ہی طرح وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، بالکل ہماری ہی طرح وہ بھی اذان دیتے ہیں، بالکل ہماری ہی وہ بھی تراویح پڑھتے ہیں۔ بالکل ہماری ہی طرح وہ بھی عیدین کی نماز پڑھتے ہیں۔ ظاہری سطح پر اُن کے ظاہر میں کوئی ایسی واضح علامت موجود نہیں ہے جس کے ذریعہ سادہ لوح مسلمانوں کو ان کی شناخت ہو سکے۔ اس لئے ان کے متعلق عوام کا غلط فہمی میں مبتلا ہونا بالکل یقینی امر ہے۔ اسی بنیاد پر یہ ضرورت داعی ہوئی کہ عقیدے کی سطح سے عوام میں اُن کا اتنا واضح تعارف کرا یا جائے کہ انھیں پہچاننے میں کوئی دشواری پیدا نہ ہو۔

لیکن جہاں تک شیعوں کا تعلق ہے تو جہاں انھوں نے اذان دی یا نماز کی نیت باندھی تو فوراً پتہ چل گیا کہ یہ اور ہیں اور ہم اور ہیں۔ یہی حال غیر مقلدین کا بھی ہے۔ ان کی فرض نمازیں، ان کی وتر، اور ان کی تراویح اور ان کی عیدین نمازیں چیخ چیخ کر عوام کو تنبیہ کر دیتی ہیں کہ یہ دوسرے مذہب کے لوگ ہیں۔ اس لئے عوام کو ان سے خبردار کرنے کی اتنی سخت ضرورت نہیں ہے جتنی سخت ضرورت عوام کو دیوبندی فرقے سے بچانے کی ہے۔

دیوبندی حضرات سُنّی عوام کو کس طرح بدعقیدہ بناتے ہیں؟

یہ گھس بیٹھیے ہیں جو ہماری صفوں میں گھس کر اور رہنما بن کر ہمارے عوام کو مختلف ترکیبوں سے قریب کرتے ہیں۔ اور جب وہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہمارا تیر نشانے پر بیٹھ گیا تو وہ مختلف طریقوں سے انھیں اپنی جماعت کے اکابر کا عقیدتمند بناتے ہیں۔ اور اس کے بعد انھیں اتنا بدل دیتے ہیں کہ وہ اہلسنت کے ان سارے عقائد وروایات جنھیں وہ ایمان کیطرح عزیز رکھتے تھے اب شرک وبدعت سمجھنے لگتے ہیں۔ اور کچھ دنوں کے بعد ان کے دلوں پر بدبختیوں کی ایسی مہر لگ جاتی ہے کہ نہ وہ قرآن کی کوئی بات سُنتے ہیں اور نہ حدیث کی۔ واضح رہے کہ یہ ساری باتیں میں

Marfat.com

مفروضے کے طور پر نہیں لکھ رہا ہوں بلکہ یہ ہمارے دن رات کے مشاہدات ہیں۔ ان حالات میں اہلسنت کے سادہ لوح عوام کو انبیاء و اولیاء کی جناب میں بدعقیدہ ہونے سے بچانے کیلئے ہمارے پاس سوا اسکے اور کیا راستہ ہے کہ ہم اپنے عوام کو دیوبندیوں کے عقائد اور ان کے مکر و فریب کے ہتھکنڈوں سے پوری طرح باخبر رکھیں ــــــ۔

دوسری وجہ

دیوبندی مذہب کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ حقیقت پوری طرح آشکار ہو جاتی ہے کہ قرآن حکیم میں منافقین مدینہ کی جو خصلتیں بیان کی گئی ہیں، اُن ساری خصلتوں کے یہ حقیقی وارث ہیں۔ مثال کے طور پر منافقین کے پاس دو زبانیں تھیں۔ ایک زبان تو وہ تھی جو صرف ان کے اپنے لوگوں میں کھلتی تھی۔ اور دوسری زبان وہ تھی جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کے سامنے کھولتے تھے ــــ۔ قرآن نے ان کی اس خصلت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور جب وہ نبی کے جانثاروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی تمہاری ہی طرح جاں نثار ہیں اور جب تنہائی میں اپنے شیاطین کے ساتھ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو حقیقت میں تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو صحابہ کے ساتھ صرف مذاق کر رہے تھے

ٹھیک یہی حال دیوبندی فرقے کا بھی ہے۔ ان کے پاس بھی دو زبانیں ہیں۔ ایک زبان تو وہ ہے جو انبیاء، اولیاء کے وفاداروں اور عقیدت مندوں کے سامنے کھلتی ہے اور دوسری زبان وہ ہے جس زبان میں وہ اپنے گروہ کے لوگوں سے باتیں کرتے ہیں۔

عقیدہ و عمل کے تضاد کا ایک دلچسپ قصہ

اس کی زندہ مثال دیکھنی ہو تو آپ دہلی تشریف لائیے۔ یہاں جمیل الیاسی نام کے ایک مشہور شخص ہیں جو اپنی پیدائشی سرشت و خمیر کے اعتبار سے کٹر دیوبندی و تبلیغی ہیں۔ ان کے نام کے ساتھ "الیاسی" کا پیوند ہی ان کے اندر کا سارا حال بتا دیتا ہے۔ ایک طرف دہلی میں وہ دیوبندیت و تبلیغیت کے اتنے سرگرم مبلغ ہیں کہ شاید ہی دہلی میں کوئی مسجد بچی ہو جسے دہلی وقف بورڈ اور وقف کونسل ممبر ہونے کی حیثیت سے انہوں نے

Marfat.com

تبلیغی جماعت کی چھاؤنی میں تبدیل نہ کر دیا ہو۔

لیکن اب ان کی تصویر کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمایئے اور سر پیٹئے کہ دہلی کے بائیس خواجگان کی شاید ہی کوئی ایسی درگاہ ہو جہاں عرس کے موقعہ پر وہ پیش پیش نہ رہتے ہوں۔ شری اجیو گاندھی جب پہلی بار وزیر اعظم ہوئے تو ان کی چادر لیکر یہی حضرت اجمیر شریف گئے اور ان کیطرف سے خواجہ کے مزار شریف پر چڑھایا ———۔

اور اس سے بھی زیادہ دلچسپ قصہ یہ ہے کہ جس زمانے میں شریمتی اندرا گاندھی وزارت عظمیٰ کی کرسی سے اتار دی گئی تھیں اور اپنی ناکامی کے کرب میں زندگی گذار رہی تھیں تو خوش آئند مستقبل کی نشاندہی کرنے والے جوتشیوں کیطرح یہ حضرت بھی ایک دن وہاں پہنچ گئے اور اندرا گاندھی سے کہا کہ دنیا میں صرف ایک ہی ذات ہے جو آپ کا گیا ہوا تخت و تاج واپس دلا سکتی ہے۔ اور وہ ہے غوث اعظم کی ذات جن کا مزار مبارک بغداد شریف میں ہے ———۔

اندرا گاندھی کو اور کیا چاہیئے تھا فوراً بغداد شریف کے سفر کا انتظام کرا دیا۔ اور یہ بغداد شریف کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں مزار شریف پر پندرہ دن تک چلہ کش رہے۔ اور واپس آکر اندرا گاندھی کو خوشخبری دی کہ وہاں مجھے مزار شریف سے بشارت ہوئی ہے کہ نو مہینے کے بعد آپ کے دن پلٹ آئیں گے ———۔

انصاف کیجئے! اپنے عقیدے کے ساتھ اتنی زبردست جنگ سوائے دیوبندی فرزندان کے اور کون لڑ سکتا ہے ——— دیوبندی زبان کے محاورے میں قبروں کی پرستش بھی کرتے رہے اور مشرک بنانے والوں کو اپنا امام بھی مانتے رہے ———۔ اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ ایسے لوگوں سے بچنا کتنا مشکل ہے جن کے کئی چہرے ہیں۔ دیوبند اور سہارنپور میں کچھ ہے اور بغداد و اجمیر چلے گئے تو کچھ اور بن گئے!

دیوبندی مذہب کا ایک اور جنازہ

جن حضرات نے "تقویۃ الایمان" اور "بہشتی زیور" کا مطالعہ کیا ہے وہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ علمائے دیوبند کے نزدیک قبروں سے

Marfat.com

مدد مانگنا شرک جلی ہے، لیکن اپنے گھر کے بزرگوں کی قبروں کے بارے میں وہ کیا عقیدہ رکھتے ہیں، اُسے سہارنپور کے شیخ الحدیث مولانا ذکریا صاحب کی کتاب "تاریخ مشائخ چشت" میں ملاحظہ فرمایئے۔

اپنی اس کتاب میں وہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے پیر و مرشد میاں جی نور محمد جھنجھانوی کے سفرِ آخرت کا ذکر کرتے ہوئے حاجی صاحب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اپنے مرض الموت میں ان کے پیر و مرشد نے ارشاد فرمایا کہ ــــــــ

میرا ارادہ تھا کہ تم سے مجاہدہ و مشقت لوں گا لیکن مشیت باری سے کوئی چارہ نہیں۔ پیام سفرِ آخرت آگیا ہے۔ جب حضرت نے یہ کلمات فرمائے تو میں بالکل کی پٹی پکڑ کر رونے لگا۔ حضرت نے تسلی دی اور فرمایا کہ فقیر مرتا نہیں بلکہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کرتا ہے۔ فقیر کی قبر سے وہی فائدہ ہوگا جو ظاہری زندگی میں ہوتا تھا۔ (ص ۲)

میاں جی نور محمد کی قبر سے متعلق ایک عبارت ان کی سوانح حیات سے بھی ملاحظہ فرمایئے جو ادارہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون سے شائع ہوئی ہے۔ اور جس پر قاری طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کی تقریظ ہے۔ مصنف کتاب لکھتے ہیں کہ ــــــــ

"حضرت میانجیو رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد بھی آپ کی روح پر فتوح سے وہی فیضان و عرفان کا چشمہ جاری اور آپ کے ارشاد کے مطابق آپ کے مزار مقدس سے بھی وہی فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں جو آپ کی ذات قدسی صفات سے ہوتے تھے۔" (سوانح حیات میانجیو ص ․․)

اب اس دعوے کے ثبوت میں کہ ان کے انتقال کے بعد ان کی قبر سے بھی وہی فائدہ ہوتا ہے جو ان کی ظاہری زندگی میں ہوتا تھا، ان کی سوانح حیات کے مصنف نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ــــــ "ایک بار حاجی امداد اللہ صاحب نے فرمایا کہ میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا۔ بعد انتقال حضرت کے مزار پر حاضر ہوا اور فاتحہ کے بعد اس نے عرض کی کہ حضرت میں بہت پریشان اور تنگئ معاش میں مبتلا ہوں میری کچھ دستگیری فرمایئے۔ حکم ہوا کہ تم کو ہمارے مزار سے دو آنے روز ملا کریں گے۔

Marfat.com

ایک مرتبہ میں زیارت کو گیا وہ شخص بھی حاضر تھا اس نے کل کیفیت بیان کر کے کہا کہ مجھے ہر روز وظیفۂ مقررہ قبر کی پائینتی سے ملا کرتا ہے"۔ (سوانح میانجیو ص ۹۰)

انصاف کیجئے! دیوبندی فرقے کی مشہور کتابوں تقویۃ الایمان، بہشتی زیور اور فتاویٰ رشیدیہ میں نہایت صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ کسی قبر پہ حاضر ہو کر مدد مانگنا اور مصیبتوں میں ان سے دستگیری کی درخواست کرنا صریح شرک ہے۔ لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس واقعہ میں شرک کا وہ سارا فتویٰ ایمان کے لباس میں تبدیل ہو گیا۔

اب آپ ہی فیصلہ کیجئے! کہ جس فرقے کے چہرے پر نفاق کے اتنے دبیز پردے ہوں کہ اپنے ہی مذہب کے عقیدے چھپا لیں اس کی پہچان کتنی مشکل ہے۔

دیوبندی فرقے کے اسی دورنگی مذہب کے مفاسد سے بچانے کیلئے علمائے اہلسنت کو ضرورت پیش آئی کہ عوام کو ان کے حقیقی چہرے کے خدوخال سے بار بار واقف کرائیں تاکہ وہ ان کے فریب میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہیں۔

بدعت کی بحث

دیوبندی فرقے کے یہاں بدعت کا لفظ بھی بہت کثیر الاستعمال ہے۔ بات بات پر اہلسنت کو بدعتی کہنا ان کی عام بول چال ہے۔ یہاں تک کہ انھوں نے اہلسنت کا نام ہی بدعتی رکھ دیا ہے۔ جیسا کہ اپنی اسی کتاب تاریخ مشائخ چشت میں مولانا زکریا نے حاجی امداد اللہ صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ــــــ۔

"میں کسی کو بیعت کرنے سے اس لئے انکار نہیں کرتا کہ وہ شخص کسی بدعتی کے پنجے میں نہ گرفتار ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے مواخذہ فرمادیں کہ وہ تمہارے پاس گیا تھا تم نے کیوں رد کر دیا جس کی وجہ سے وہ ایسی جگہ پھنسا ــــ"۔ (تاریخ مشائخ چشت ص ۲۶۶)

اس عبارت کا مطلب سوا اس کے اور کیا نکلتا ہے کہ حاجی صاحب چونکہ دیوبندیوں کے

Marfat.com

پیرومرشد ہیں اس لئے تنہا وہی سنت کے طریقے پر ہیں باقی دوسرے مشائخ طریقت تو سرتا سر بدعتی ہیں۔

اب اسی مقام پر تصویر کا دوسرا رُخ بھی آپ کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت محسوس کرتا ہوں۔ اسی کتاب میں مولانا زکریا نے لکھا ہے کہ حاجی صاحب نے اپنے پیرومرشد میاں جی نور محمد جھنجانوی کے مزار پر پتھر کا ایک کتبہ نصب کیا ہے جس پر یہ اشعار کندہ ہیں۔

شہر جھنجانہ ہے اک جائے ہدے　　مسکن وماویٰ ہے جس جا آپ کا

مولیٰ پاک آپ کا ہے اور مزار　　اس جگہ تو جان لے اے ہوشیار

اس جگہ ہے مرقد پاک جناب　　سر جھکاتے ہیں سب شیخ وشاب

جس کو ہو شوق دیدار خدا　　اُن کے مرقد کی زیارت کو وہ جا

دیکھتے ہی اس کے مجھ کو ہے یقیں　　اُس کو ہو دیدار رب العلمیں

غور فرمایئے! مرقد پاک کی زیارت کرنے کے لئے جانا اور مرقد پاک کے دیدار سے رب العلمین کا دیدار کرنا کیا ساری باتیں دیوبندی مذہب میں جائز ہیں؟ مولانا زکریا سے لے کر دیوبندی فرقے کے سارے اصاغر واکابر کو میں چیلنج کرتا ہوں کہ تقویۃ الایمان، بہشتی زیور اور فتاویٰ رشیدیہ میں بیان کردہ عقائد کی روشنی میں وہ ثابت کریں کہ یہ اشعار دیوبندی مذہب کے مطابق ہیں۔ لیکن بات پھر وہیں پلٹ کر آتی ہے کہ یہ عمل چونکہ اپنے گھر کے بزرگ کا ہے اس لئے آنکھ بند کر کے اسے جائز ماننا ہی پڑے گا۔

اپنے بزرگوں کی خاطر اصولوں کا خون کرنا دیوبندی فرقے کا یہی وہ دورنگی مذہب ہے جس کا پردہ چاک کرنے کے لئے علمائے اہلسنت کو کتابیں بھی لکھنا پڑیں، مناظرہ بھی کرنا پڑا اور اسی کلمۂ حق کو اپنی زندگی کا مشن بھی بنانا پڑا۔

۱۷ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ

۱۹ جولائی ۱۹۹۲ء

(ارشد القادری غفرلہٗ)

ارشد القادری

بانی ومہتمم جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء نئی دہلی

Marfat.com

پیش نظر کتاب دراصل مشہور دیو بندی عالم سرفراز خاں گکھڑوی کے مایہ ءناز شاگرد مولوی عیسیٰ خاں سانسی گوجرانوالہ کی کتاب

کلمة الهادی الی سواء السبیل

فی جواب

من لبس الحق بالا باطیل

کی تلخیص ہے اس میں 14 عدد علماء دیو بند کی تقریظات ہیں جن کی فوٹو کاپی شامل اشاعت ہے دیگر عبارات کلمة الهادی کے مختلف صفحات پر درج ہیں جن کی ہم نے فوٹو کاپی لے کر لگا دی ہے تا کہ کسی شخص کو کوئی شک نہ رہے صفحات کے نمبر لکھ دیئے ہیں تا کہ کوئی صاحب اصل کتاب دیکھنا چاہیں تو دقت پیش نہ آئے نیز کسی فریب کار کو سیاق وسباق کا پرانا حیلہ تراشنے کی راہ نہ مل سکے قارئین یہ بات ضرور سوچیں گے کہ ان 14 عدد دیو بندی مولویوں کو اپنے ہی دیو بندی مبلغ کی اس قدر مخالفت کی ضرورت کیوں پیش آئی حتی کہ تبلیغی جماعت کا سارا چٹہ بٹہ ظاہر کر کے رکھ دیا

واللہ تعالی اعلم بالصواب بظاہر نظر یہ آتا ہے کہ خارجیت جب بھی عروج پکڑتی ہے تو اللہ تعالی اپنی حکمت کاملہ سے اسے تباہ و برباد فرما دیتا ہے آج بھی خارجیت اپنے عروج پر ہے تو مشیت الہیہ سے اس کی تباہی کے سامان بنتا

Marfat.com

شروع ہو گئے ہیں تا کہ ان گرگھائے اندروں وگر بہائے بیروں کی فریب کاری کا جال تار تار ہو جائے اور لوگ ان کی گمراہی سے خبردار ہو کر بچ سکیں یہ بھی قدرت الہیہ کا اپنا انداز ہے کہ خدام اہل سنت کے علاوہ خود خارجی بھی اس فتنہء خارجیت کے خلاف کمر بستہ ہو گئے ہیں مولوی عیسی خان سانسی نے کتاب کا نام ''کلمة الهادی الی سواء السبیل فی جواب من لبس الحق بالاباطیل'' رکھ کر اور 14 عدد علماء دیوبند سے تصدیق کروا کر واضح کر دیا ہے کہ تبلیغی جماعت بظاہر کیسی ہی نیک پارسا کیوں نہ نظر آئے حقیقت میں باطل جماعت ہے اور اس سے وابستہ ہونے والے حق کے پیروکار نہیں بن سکتے

مقام حیرت : یہ عجیب بات ہے کہ جب مولوی طارق جمیل کی تقریروں کا مجموعہ ''**خطبات جمیل**'' چھپ کر منظر عام پر آیا تو اس پر تصدیق مولوی سرفراز گکھڑوی اور اس کے بیٹے مولوی زاہد الراشدی کی تھی اب مولوی طارق جمیل کے خلاف ''**کلمة الهادی**'' منظر عام پر آئی ہے تو اس پر بھی تصدیق مولوی سرفراز صفدر گکھڑوی اور اس کے دوسرے بیٹے مولوی عبدالحق کی ہے گویا کہ مولوی سرفراز گکھڑوی اپنے بیٹوں کی ہاکی کی گیند ہے ایک بیٹے نے باپ کو مولوی طارق جمیل کی حمایت میں استعمال کر لیا تو دوسرے نے مخالفت میں

Marfat.com

آپ خود سوچ لیں ''کہ گلھڑوی صاحب جو کہ بازیچہ ءاطفال بنے ہوئے ہیں'' کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے اس پر بندہ ایک تاریخی حقیقت ذکر کرنا ضروری خیال کرتا ہے کہ میر پور عدلیہ کی تاریخ میں ایک منفرد واقعہ پیش آیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ پروفیسر مرزا زاہد حسین آف میر پور نے ''**مقام نبوت**'' کے نام سے ایک کتاب نکالی جو اپنی مندرجہ قبیح عبارات کی وجہ سے نا قابل قبول قرار پائی۔ میر پور کے مجاہد وغیور علماء حق اور فدایان رسول خدا جل جلالہ ﷺ عوام نے اس کے خلاف بھر پور آواز اٹھائی اور اس کے خلاف 295 کے تحت مقدمہ درج ہو گیا جب کیس سماعت کے لئے سیشن جج اور ضلع قاضی کی کچہری میں پہنچا تو انہوں نے بالاتفاق 295 میں C کا اضافہ کرتے ہوئے اس پر دفعہ 295-C لگا دی۔ کتاب کا مصنف ساڑھے سات سال جیل میں سڑنے کے بعد ایک موذی مرض میں مبتلا ہو کر جہنم رسید ہو گیا بلکہ عام افواہ یہ ہے کہ اس کے بیٹوں نے پھانسی کے خوف سے خود ہی اسے زہر کا ٹیکہ لگوا کر قعرِ دوزخ میں پھینک دیا

جب یہ ملعون جیل میں تھا تو آزاد کشمیر سے لیکر راولپنڈی اور لاہور تک کے مودودیوں، وہابیوں، دیوبندیوں اور بطور خاص تبلیغی جماعت کے سرکردہ لوگوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا کہ کسی طرح سے ضمانت ہو جائے اور عدالتی

Marfat.com

کاروائی پر اثر انداز ہونے کی چال یہ چلی کہ دیوبندی اور وہابی مولویوں سے فتوے لیکر عدالت میں پیش کرنے لگے کہ یہ عبارات درست ہیں اس سلسلہ میں علماء اہل سنت نے ان دیوبندی اور وہابی مفتیانِ پیٹ پرست سے فتوی لیا تو انہوں نے گستاخ کے خلاف فتوی دے دیا اور جب دیوبندیوں نے فتوی لیا تو گستاخ کی حمایت میں فتوی دیکر یہ لوگ از خود ہی مردود الفتوی قرار پائے جبکہ آزاد کشمیر کی عدلیہ کے معزز اراکین

۱۔ضلع قاضی میرپور اے۔کے

۲۔سیشن جج میرپور اے۔کے

۳۔۴۔شریعت کورٹ آزاد کشمیر کے دو معزز جج صاحبان

۵۔۶۔سپریم کورٹ آزاد کشمیر کے دو جج صاحبان

نے بھی اس کی درخواست مسترد کرتے ہوئے اس پر لگی ہوئی دفعہ 295-C بحال رکھی اور ان دیوبندی وہابی مولویوں کے فتوؤں کو ناقابل اعتبار قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا جس کی تفصیل ہماری کتاب

''حق کا بول بالا''

مطبوعہ جامعہ بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤالدین میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے اس مقدمہ کی سماعت کے دوران تبلیغی جماعت اور مودودی جماعت کا گستاخ کی

Marfat.com

حمایت میں انتہائی قبیح کردار سامنے آیا

یہاں آزاد کشمیر عدلیہ کے فیصلوں پر مشتمل کتاب ''حق کا بول بالا'' کے چند صفحات نذرِ قارئین کئے جاتے ہیں تا کہ ناظرین کو یقین ہو جائے کہ دورنگی، دو مونہہ، دوہری چال، متضاد فتوے اور چہرے پہچان کر فتوی دینا ان حضرات کا پرانا وطیرہ اور طبعی چال ہے آج اگر بازیچہء اولادِ نا خلف مولوی سرفراز خاں صفدر گکھڑوی اور ان کے دو نا خلف بیٹوں کے متضاد تاثرات سامنے آئے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ان کے بڑے بھی اس فن میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور بوقت ضرورت کام نکالنے میں بڑی مہارت کا مظاہرہ کرتے تھے

حق کا بول بالا کے چند صفحات ملاحظہ ہوں

Marfat.com

ایک نازک پہلو

کچھ لوگوں کی ایک مخصوص تاریخ ہے جو کہ تضادات کا مرقع اور نفسانی خواہشات کا مرکب ہے۔ جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے

نمبر ۱ انگریز کے خلاف جہاد کو ناجائز بھی کہتے رہے پھر جنگ آزادی کے ہیرو بننے کی کوشش میں لگ گئے۔

نمبر ۲۔ انگریز سرکار سے وظیفہ بھی لیتے رہے اور دشمنی کا دم بھی بھر رہے ہیں۔

نمبر ۳ میلاد شریف کی محافل میں شرکت بھی کرتے رہے اور بدعت کا فتوی بھی جاری کرتے رہے۔

نمبر ۴ میلاد شریف کے جلوس کی قیادت بھی کی اور ناجائز بھی ٹھہرایا۔

نمبر ۵ فتاوی رشیدیہ میں حضرت سیدنا صدیق اکبر و سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی فضیلت کے منکر کو تحفظ بھی فراہم کیا اور اب کافر کافر کی گردانین بھی کر رہے ہیں۔

نمبر ۶ یک روزہ، امداد السلوک اور نشر الطیب وغیرہ کتب میں نورانیت مصطفے ﷺ کا اقرار بھی کیا اور انکار پر بھی کمر بستہ ہیں۔

نمبر ۷ تبلیغی نصاب و قصائد قاسمی میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں استغاثہ و فریاد بھی کی اور شرک بھی کہہ رہے ہیں۔

ایسے بے شمار امور ہیں جن کو سامنے رکھتے ہوئے ان کا ظاہر و باطن معلوم کیا جا سکتا ہے۔

مرزا زاہد گستاخ کے بارہ میں علماء دیوبند و غیر مقلدین کے فتوے بھی یہی پرانی تاریخ دھرا رہے ہیں۔

تبلیغی جماعت کی مشہور درس گاہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم مولوی عبدالرحمن اشرفی (جو کہ ختم قل و ختم چہلم کی محافل میں بڑی رغبت سے شرکت کرتے ہیں اور تعویز

Marfat.com

فروشی کا فریضہ بھی انجام دیتے ہیں) کے دو فتوے پیش خدمت ہیں کہ جناب والا ایک فتوی میں مولوی یوسف دیوبندی آف پلندری آزاد کشمیر کی تائید کرتے ہوئے مرزا گستاخ کی اعلانیہ حمایت کر رہے ہیں اور دوسرے فتوے میں جامعہ اشرفیہ کے مفتی حمید اللہ کی تائید کرتے ہوئے مرزا گستاخ کو گنہگار ٹھہرا رہے ہیں اور اس کی سرکوبی کر رہے ہیں۔

بالفاظ دیگر گستاخ کی کتاب کی ایک دیوبندی نے حمایت کی ہے اور دوسرے نے مخالفت اور مولوی عبدالرحمن اشرفی اس حامی دیوبندی کے بھی موید ہیں اور مخالف دیوبندی کے بھی اسے کہتے ہیں کہ یہ عظیم مسند دین اور فتوی کی مسند نہیں رہی بلکہ بازیچہ اطفال اور مسخرۂ دجال بن چکی ہے علماء خوارج دیوبندی وغیر مقلدین کی تاریخ اسی دورنگی کے ارد گرد گردش کر رہی ہے اور یہ لوگ اسی مکاری کے سبب زندہ ہیں جب کہ اس چیز کو ختم کرنے کا نام اخلاص و ایمان ہے اور اس کو حصول مراد کا ذریعہ بنانا فریب دہی اور منافقت ہے حدیث بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

تجد من شرار الناس یوم القیامة ذا الوجھین کہ تو قیامت کے دن دو مونہوں والے کو بدترین لوگوں کی صف میں کھڑا پائے گا جو ان کے ساتھ ایک منہ سے ملتا ہے اور دوسروں کے ساتھ دوسرے منہ سے (بخاری شریف ص ۵۸۱ ج ۱۰ فتح الباری میں اس مضمون کی متعدد روایات موجود ہیں ایک میں ہے۔

من شر خلق اللہ کہ مخلوق خدا میں بدترین مخلوق ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس شخص کے دنیا میں دو منہ ہوں گے قیامت کے روز اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

اشرفی صاحب کے دستخط کے ساتھ امین بیت المال پنجاب بھی لکھا ہوا ہے جب کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

لاینبغی لذی الوجھین ان یکون امینا کہ دو مونہوں والا (منافق)

Marfat.com

تصدیق — گکھڑوی صاحب کی تصدیق کے خطبہ اور آخری صفحہ کا عکس

امام اہلسنت محدث اعظم شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم...... اما بعد

اس وقت کہنے کو گو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں داعیان اسلام اصلاح امت کے جذبے سے سرشار دعوت دین میں مصروف عمل ہیں۔ مگر ان میں فاضل جلیل حضرت مولانا طارق جمیل حفظہ اللہ تعالیٰ کا نام نہایت منفرد اور نمایاں ہے جو اپنے دلکش پرتاثیر انداز بیاں کی بدولت ہزاروں دلوں میں گھر کر چکے ہیں۔ ان کے پرکشش بیانات سے ہزاروں لوگوں کی زندگیوں کا رخ بدل چکا ہے، زیر نظر کتاب "خطبات جمیل" مختلف عنوانات پر مشتمل ان کے تبلیغی بیانات کا حسین گلدستہ ہے۔ برادر عزیز حافظ نعمان شمس صاحب (سلمہ اللہ) نے انتہائی ذوق و اشتیاق کے ساتھ کتاب ھذا کی طباعت کا اعزاز پایا ہے۔ دعا ہے کہ خداوند قدوس موصوف کی اس مساعی جمیلہ کا اپنی بارگاہ عالی میں قبولیت سے نواز کر اسے عوام و خواص کیلئے باعث رشد و ہدایت بنائے۔ آمین۔

(نوٹ: یہ تحریر صاحبزادہ قاری حماد الزہراوی صاحب کی ہے۔ حضرت امام اہلسنت کی تصدیق درج ذیل ہے۔)

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

راقم اثیم نے عزیزم حماد الزہراوی سلمہ اللہ تعالیٰ کا یہ مضمون پڑھا ہے جس میں عزیزم نے افراط و تفریط سے بچ کر اکابر کی مذہبی، سیاسی اور اصلاحی کوششوں کی نشاندہی کی ہے۔ اور یہ واضح کیا ہے کہ اسلام کے مختلف شعبوں میں تبلیغ دین کا شعبہ بھی ہے...... راقم اثیم معذوری کی وجہ سے کتاب خود تو نہیں پڑھ سکا مگر عزیزم زہراوی نے جو لکھا ہے صحیح لکھا ہے۔ اللہ پاک مولانا طارق جمیل صاحب کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

والسلام ... ابوالزاہد محمد سرفراز عفی عنہ

۱۶/ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

۲۷/ ۶/ ۲۰۰۲ء

ابوالزاہد مولانا محمد سرفراز خان صفدر

خطیب مرکزی جامع مسجد گکھڑ ضلع گوجرانوالہ پاکستان

Marfat.com

تقریظ

زاہدالراشدی کی تصدیق وتقریظ کا آخری صفحہ کا عکس

عظیم مذہبی سکالر، ولی ابن ولی حضرت مولانا زاہدالراشدی صاحب مدظلہ

نحمدہ تبارک و تعالی و نصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ٥وعلی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

مادیت میں سرتاپا ڈوبی ہوئی اور اسباب ووسائل کے سحر میں جکڑی ہوئی نسل انسانی تک حضرت مولانا الیاسؒ کی دعوت وآواز جوکہ دراصل اسلام کی دعوت اور آنحضرت ﷺ کی آواز ہے کولیکر آگے بڑھنے والوں میں مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ پیش پیش ہیں۔ اللہ تعالی نے انہیں علم کی گہرائی اور مطالعہ کی وسعت کے ساتھ ساتھ گفتگو کے اسلوب سے بھی نوازا ہے۔ ان کی خلوص وجذبہ اور سوز دل کے امتزاج نے انہیں داعیان حق میں ایک نمایاں مقام عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالی انہیں نظر بد سے بچائے اور خلوص وللہیت کے سائے میں امت کی اصلاح کے لئے اس جادو بیانی کا دائرہ زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی توفیق سے نوازیں ......آمین یا رب العلمین.

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ عزیزم حافظ نعمان شمس نے مولانا کے متعدد خطبات وبیانات کو قلمبند کیا ہے۔ میں نے اس سلسلہ کے بعض مرتب بیانات بھی دیکھے ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ خطابت کا ماحول تحریر کی دنیا سے مختلف ہوتا ہے۔ اور استفادہ وحظ وکیف کا جولطف سامنے بیٹھ کر سننے میں آتا ہے وہ تحریری صورت میں میسر نہیں، مگر اس کے باوجود یہ بیانات افادیت سے خالی نہیں اور ان کے ذریعے کوئی ایک شخص بھی راہ ہدایت پر آگیا تو محنت کرنے والوں کی محنت ٹھکانے لگ جائے گی۔ اللہ اسے قبول ومقبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنائے ......آمین یا رب العلمین.

ابوعمار زاہدالراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

Marfat.com

شخص کا یہ کہنا کہ احادیث مبارکہ ساری کی ساری ظنی ہے غلط ہے احادیث متواترہ تو
قطعی ہیں اور اخبار آحاد بھی جب محتف بالقرائن ہو جاتی ہیں وہ بھی مفید للیقین بن جاتی ہیں
مثله اجابوا مماکان یرد علی اهل قباء حیث استد اروا الی
الکعبة فی صلوا تهم بخبرا لواحد مع ان قبلتهم کانت ثابتة
بالقاطع فلم یکن التحول عنها جائزالهم الا بالقاطع ولم یوجد
الا خبر الواحد و حاصل الجواب انه کان عندهم خبر من قبل ان
النبی ﷺ یحب ان یوجه الی البیت وانه یقلب وجهه فی السماء
انتظارا فی الوحی وان ربه سیسارع الی مایرضاه حتی اذا جاء هم
من و ثقوا به واحتف خبر بالقرائن اذعنوا به و علموا ان ربه ولاه
فحصل لهم الیقین لان الخبر بعد تلک الاحتفافات صاریفید
الیقین بعد ماکان ظنیا من اصله اه فیض الباری ص ۴۲ ج ۱
بہرحال تمام احادیث کے بارہ میں ظنیت کا حکم لگانا غلط ہے۔
اگر یہ غلطی سبقت قلم یا سہوا کر چکا ہو اور بعد از علم وہ اس پر مصر نہ ہو تو کوئی گناہ
نہیں اور اگر قصدا کر چکا ہو اور حقیقت حال کی وضاحت کے بعد بھی وہ اس پر مصر ہو تو یہ
ایک بڑا گناہ ہے اور اس کے لئے اس پر توبہ کرنا نہایت ضروری ہے۔
واضح رہے کہ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو منکر حدیث نہیں اور اگر وہ اصلاً
حدیث کا منکر ہو اور تمام احادیث کا یعنی اس کی حجیت کا انکار کرتا ہو تو وہ مسلمان نہیں۔ واللّٰہ
اعلم

المفتی حمید اللّٰہ
خادم الحدیث والافتاء

Marfat.com

اس لائق نہیں کہ وہ امین بن جائے۔ (فتح الباری ص ۵۸۲ ج ۱۰) واضح رہے کہ حضور اکرم ﷺ نے خوارج کے متعلق یہی فرمایا ہے کہ

هم شر الخلق و الخليقة کہ وہ انسانوں اور جانوروں میں سے سب سے زیادہ بدترین مخلوق ہیں اور دو مونہوں والے کو بھی شر الناس فرمایا جس کا واضح نتیجہ نکل رہا ہے کہ مولوی عبدالرحمن اشرفی کے دو منہ ہیں جس کو حدیث شریف میں خارجی اور منافق قرار دیا گیا ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو شرح حدیث نجد۔ جلالی)

جامعہ اشرفیہ کا

پہلا فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درج ذیل مسائل کے بارے میں علماء دین و مفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱ ایک شخص کہتا ہے کہ احادیث مبارکہ ساری کی ساری ظنی ہیں۔ ل

مسئلہ نمبر ۲ یہ بھی کہتا ہے کہ اصول فقہ کی کتب میں احناف کا یہ مسلمہ اصول ہے۔

مذکورہ دونوں مسئلوں کے قائل کے بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں حکم سے مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب باسم الملک الوہاب

ل جیسا کہ مرزا گستاخ نے "مقام نبوت" نامی کتاب کے ص ۱۴۱ پر لکھا ہے۔

Marfat.com

جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۲۔۴۔۱۴۲۰ھ

مُہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ جواب بالکل صحیح ہے

احقر عبدالرحمٰن اشرفی

خادم جامعہ اشرفیہ لاہور

وامین بیت المال پنجاب

۲۸۔۷۔۱۹۹۹ء

جامعہ اشرفیہ کا

دوسرا فتویٰ

مولوی عبدالرحمٰن اشرفی دوسرے فتویٰ میں لکھتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ العالی رکن نظریاتی کونسل (آزاد کشمیر ۔ جلالی)

کا بیان "مقام نبوت" کتاب کے حوالہ سے مبنی بر اعتدال ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں

بیماری کی وجہ سے میں کتاب کا پوری طرح مطالعہ نہ کرسکا

Marfat.com

احقر عبدالرحمٰن اشرفی

۶-۷-۱۹۹۹ء

ایک گزارش

کتاب کا مصنف گستاخی رسول ﷺ کے جرم میں جیل میں ہے اور مفتی صاحب اس کی براءت کا فتویٰ جاری کر رہے ہیں اس پر ہر ذی عقل یہ سوچنے پر مجبور ہو رہا ہے کہ مفتی صاحب نے اگر صدق دل سے رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھا ہوتا تو ساری کتاب دیکھ پرکھ کر فتویٰ جاری فرماتے ورنہ معذرت کر لیتے معلوم ہوتا ہے کہ عظمت مصطفیٰ ﷺ نام کی کوئی چیز ان کے دل میں قطعاً موجود نہیں ہے ورنہ متضاد فتویٰ بازی اور پوری کتاب دیکھے بغیر گستاخ کی براءت کے فتویٰ کی تائید نہ کی جاتی۔ (جلالی)

ل مزید تسلی کے لئے ان فتاویٰ کی فوٹو کاپیاں آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

غیر مقلد وہابی مولوی فضل ربی کے دو متضاد مکتوب

مکر و فریب کی دنیا میں تمام کے تمام خارجی ید طولیٰ رکھتے ہیں مگر اہلحدیث کے نام سے خود کو مشتہر کرنے والے کچھ زیادہ ہی آگے نکلے ہوئے ہیں۔ ہمارے اس دعویٰ کی بین دلیل ہمارے پیش نظر غیر مقلد وہابی بزعم خویش اہلحدیث مولوی فضل ربی کے گستاخ پروفیسر کے متعلق دو متضاد مکتوب ہیں ایک میں وہ فتویٰ کی مسند پر خوب آراستہ و پیراستہ نظر آرہے ہیں اور دوسرے مکتوب میں دست بر کتف بستہ اپنی درماندگی اور بے بسی کا رونا رو رہے ہیں۔

جب کہ حق کے سچے پیروکاروں کو ان حیلہ سازیوں سے دور کا بھی تعلق نہیں ہوتا۔

مولوی فضل ربی غیر مقلد وہابی کے دونوں مکتوب پیش خدمت ہیں۔ (جلالی)

پہلا مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے پروفیسر زاہد حسین مرزا کی تصنیف کردہ کتاب بعنوان "مقام نبوت" اول سے لے کر آخر تک بالاستیعاب مطالعہ کی۔ فاضل مصنف نے اختیار کردہ موضوع پر مستند اور مفید مطلب مواد جمع کر کے ان کو موثر ترتیب دی ہے اور اپنا ھدف حاصل کر لیا ہے تمام شواہد قرآن و سنت سے براہ راست پیش کئے ہیں جن میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہی۔

پوری کتاب میں مجھے کوئی بات ایسی نظر نہیں آتی۔ جو قرآن و سنت یا

Marfat.com

فقہی معروف استنباطات یا تفسیر قرآن کی متداول تعبیرات یا سلف صالحین کے عقائد کے خلاف ہو۔ کتاب میں ایسی بھی کوئی بات میرے علم میں نہیں آتی۔ جو اسلامی بنیادی اصول یا کسی مستند قول یا روح اسلام کے خلاف ہو۔ میرے نزدیک اپنے موضوع پر یہ ایک نہایت مناسب تصنیف ہے۔ دینی علوم کے طلبہ کے لئے اس میں بہت مفید مواد موجود ہیں۔ اس سے استفادہ کرنا طالب علم کے وقت کا صحیح مصرف ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

فضل ربی مہتمم اسلامک سنٹر
فیصل مسجد دعوۃ اکیڈمی انٹرنیشنل
اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

دوسرا مکتوب

محترمی و مکرمی پروفیسر محمد یوسف فاروقی / مختار الحق صدیقی صاحبان

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مجھے افسوس ہے کہ دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں ابھی تک ایسا کوئی شعبہ افتاء کا قائم نہیں ہوا ہے۔ جو لوگوں کے بھیجے ہوئے مختلف سوالات کے جوابات لکھے اور فتوی جاری کرے۔ نہ ہی یہاں کوئی مفتی کی پوسٹ ہے اور نہ ہی کسی پروفیسر کی ذمہ داری لگادی گئی ہے کہ وہ لوگوں کے استفتاء بھیجنے پر

Marfat.com

فتویٰ جاری کر لیا کریں۔

لہذا معذرت کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ ہم فتویٰ لکھنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں اس مقصد کے لئے آپ ملک کے مشہور دینی مدارس سے رجوع کر سکتے ہیں جو بڑے بڑے شہروں میں عالمی شہرت یافتہ مدارس ہیں اور جہاں باقاعدہ فتوے کا شعبہ قائم ہوتا ہے اور مفتی صاحبان یہ فرائض انجام دیتے ہیں۔

فضل ربی مہتمم اسلامک سنٹر
فیصل مسجد دعوۃ اکیڈمی انٹر نیشنل
اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

Marfat.com

گستاخ کے حامی علماء کی دو رُخی پر مشتمل فتاویٰ کی فوٹو کاپیاں

آزاد کشمیر میں دیوبندی مکتبہ فکر اور تبلیغی جماعت میں نمایاں حیثیت اور خاصی اہمیت کے حامل مولوی یوسف آف پلندری کے گستاخ کی حمایت میں فتویٰ کی فوٹو کاپی

[illegible]

Attested

M.A. Haq [illegible]
Assistant [illegible]
Govt. Degree [illegible]
MIRPUR [illegible]

Marfat.com

تبلیغی جماعت کے علمی مرکز جامعہ اشرفیہ اچھرہ لاہور کے مہتمم ذوالوجہین مولوی عبدالرحمٰن اشرفی کی مولوی یوسف آف پلندری کے فتویٰ کی توثیق اور گستاخ کی حمایت کی مکروہ کوشش کی فوٹوکاپی

الجامعۃ الاشرفیۃ

فیروزپور روڈ، لاہور، پاکستان

حوالہ ....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا محمد یوسف صاحب مدظلہ العالی نے [illegible]

[illegible]

تمام بیان محققانہ اور معتدل ہے میں اسکی تائید کرتا ہوں

احقر عبدالرحمٰن [illegible]

6-7-9۹

Marfat.com

گستاخ کی "حدیث شریف پر حملہ کے حوالہ سے ایک واضح اور صریح غلطی"

پر جامعہ اشرفیہ کا فتویٰ جس میں اسے گنہگار ٹھہراتے ہوئے توبہ لازم قرار دی۔
اس فتویٰ پر بھی مولوی عبدالرحمٰن اشرفی مہتمم جامعہ اشرفیہ کی تائید و توثیق اور دوسرے چہرے کی فوٹو کاپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درج ذیل مسائل کے بارے میں علماء دین و مفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں

مسئلہ نمبر ۱۔ ایک شخص کہتا ہے کہ احادیث مبارکہ بخاری کی ساری ظنی ہیں

مسئلہ نمبر ۲۔ یہ بھی کہتا ہے کہ اصول فقہ کی کتب میں احناف کا یہ مسئلہ اصول ہے

مذکورہ دونوں مسئلوں کے قائل کے بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں حکم سے مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

الجواب باسم الملک الوھاب

(۱) اس شخص کا یہ کہنا کہ احادیث مبارکہ بخاری کی ساری ظنی ہیں غلط ہے
احادیث متواترہ تو بالاجماع قطعی ہیں اور اخبار آحاد بھی جب محتف بالقرائن ہو جاتی ہیں وہ بھی مفید للیقین بن جاتی ہیں ومثالہ اجماعوا ما کان یروی اہل قباء حیث استداروا الی الکعبۃ فی صلوٰتھم بخبر الواحد مع أن قبلتھم کانت ثابتۃ بالقاطع فلم یکن التحول عنہا جائزا لھم إلا بالقاطع ولم یوجد غیر خبر الواحد وجواب أنہ کان عندھم خبر من قبل أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب أن یوجہ الی البیت وأنہ یقلب وجہہ فی السماء طمعا فی الوحی وان ربہ سیسارع الی ما یرضاہ حتی اذا اتاھم ممن وثقوا بہ واحتف خبر بالقرائن اذعنوا بہ وعلموا أن ربہ ولاہ وحصل لدیھم الیقین بتلک الاحتفافات فصار یفید الیقین لان الخبر
بعد ما کان ظنیا من اصلہ اھ فیض الباری ملخصا

Marfat.com

تمام احادیث کے بارے میں ظنیت کا حکم لگانا غلط ہے

(۲) اگر یہ غلطی بحقیقت قلم یا سہوا آ گر چکا ہو اور بعد از علم وہ اس پر مصر نہ ہو
تو کوئی گناہ نہیں اور اگر قصدا آ گر چکا ہے اور حقیقت حال کی وضاحت کے
بعد بھی وہ اس پر مصر ہوں تو یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس کیلئے اس
پر توبہ کرنا نہایت ضروری ہے

واضح رہے کہ یہ حکم اس شخص کیلئے ہے جو منکر حدیث نہیں اور اگر وہ
مطلقاً حدیث کا منکر ہو اور تمام احادیث کا یا کسی ایک حدیث کا انکار
کرتا ہو تو وہ مسلمان نہیں ۔ واللہ اعلم

حمید اللہ
خادم الحدیث والافتاء
جامعہ اشرفیہ لاہور
۱۱-۲-۱۴۲۰ھ

رئیس دار الافتاء
المفتی حمید اللہ جان
جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ

28-7-99
7511869

Marfat.com

غیر مقلد وہابی مولوی فضل ربی دعوت اکیڈمی فیصل مسجد اسلام آباد کا گستاخ کی کتاب پر فتویٰ دینے سے معذرت نامہ جس میں وہ فتویٰ نویسی کی پوزیشن میں نہ ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔

Dawah Academy
International Islamic University, Islamabad, Pakistan
أكاديمية الدعوة
الجامعة الإسلامية العالمية إسلام آباد، باكستان

Date

محترمی و مکرمی پروفیسر محمد یوسف فاروقی / مختار الحق صدیقی صاحب

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مجھے افسوس ہے کہ دعوہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں ابھی تک ایسا کوئی شعبہ افتاء کا قائم نہیں ہوا ہے جو لوگوں کے بھیجے ہوئے مختلف سوالات کے جوابات لکھے اور فتوے جاری کرے۔ نہ ہی یہاں کوئی مفتی کی پوسٹ ہے اور نہ ہی کسی پروفیسر کی ذمہ داری قرار دی گئی ہے کہ وہ لوگوں کے استفتاء لیکر فتوے جاری کیا کریں لہٰذا معذرت کیساتھ لکھ رہا ہوں کہ ہم فتویٰ لکھنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ اس مقصد کیلئے آپ ملک کے مشہور دینی مدارس سے رجوع کر سکتے ہیں جو بڑے بڑے شہروں میں عالمی شہرت یافتہ مدارس ہیں اور جہاں باقاعدہ فتوے کا شعبہ قائم ہوتا ہے اور مفتی صاحبان یہ فرائض انجام دیتے ہیں۔

فضل ربی

P.O. Box No. 1485, Islamabad, Pakistan, Telegram: ALJAMIA, TELEX: 54068 IIU PK
Phone: 051-858610 43, Fax: 92 51 261648, 250821, E-mail [illegible]

Marfat.com

غیر مقلد وہابی مولوی فضل ربی دعوت اکیڈمی فیصل مسجد اسلام آباد کا گستاخ کی حمایت وبراءت میں فتوی اور کلی تائید

Da'wah Academy
...tional Islamic University, Islamabad, Pakistan

...اكاديمية الدعوة
...الاسلامية العالمية، اسلام آباد، باكستان

No .... بسم اللہ الرحمان الرحیم Date ....

میں نے پروفیسر زاہد حسین مرزا کی تصنیف کردہ کتاب
بعنوان "مقام نبوت" اول سے لیکر آخر تک بالاستیعاب مطالعہ کی...
فاضل مصنف نے اختیار کردہ موضوع پر مستند اور مفید مطلب
مواد جمع کر کے اس کو مؤثر ترتیب دی ہے۔ اور اپنا ہدف حاصل کر لیا ہے
تمام شواہد قرآن و سنت سے براہ راست پیش کئے گئے ہیں جن میں
شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہی۔
پوری کتاب میں مجھے کوئی بات ایسی نظر نہیں آئی۔ جو قرآن
و سنت یا فقہی معروف استنباطات یا تفسیر قرآن کے متداول تعبیرات...
یا سلف صالحین کے عقائد کے خلاف ہو۔ کتاب میں ایسی بھی کوئی بات میرے...
علم میں نہیں آئی۔ جو اسلام کے بنیادی اصول یا کسی مستند قول یا روح ا...
کے خلاف ہو۔ میرے نزدیک اپنے موضوع پر یہ ایک نہایت مناسب تصنیف...
ہے۔ دینی علوم کے طلبہ کیلئے اس میں بہت مفید مواد موجود ہیں۔ اس سے استفادہ...
کرنا طالب علم کے وقت کا صحیح مصرف ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب فضل...

FAZLI RABBI
Incharge
Islamic Centre,
Faisal Masjid
Islamabad

P.O. Box No. 1485, Islamabad, Pakistan. Telegram: ALJAMIA, TELEX 54068 IIU PK.
Phone 051 858640 43, Fax: 92-51-261648, 250821, E-mail: dawah@isb.comsats.com

Marfat.com

گستاخ کے ایک اور ہم عقیدہ وہابی مولوی محمد عیسیٰ آف جامعہ اسلامیہ (ایف ٹو میرپور اے کے) کا گستاخ کی حمایت و مخالفت پر مشتمل فتویٰ جس میں وہ گستاخ کے نظریہء قبیحہ کی حمایت بھی کرتے اور انداز بیان کو غلط بھی قرار دیتے ہیں اور حدیث شریف کے حوالہ سے گستاخ کی عبارات غلیظہ پر شدید انکار کرتے اور اسے جاہل اور علمی بے مائیگی کا طعنہ دیتے دکھائی دیتے ہیں (فتویٰ کے آخری حصہ کی فوٹو کاپی)

اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا

هو المصوب — اہل اسلام پر ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ صحیحہ پر ایمان لائیں صحابہ کرام، تابعین، ائمہ مجتہدین اور مشائخ امت کی تعبیر اور تشریح کے مطابق عمل پیرا ہوں اس سلسلے میں خود اپنے ذاتی خیالات [illegible] نظریات چھوڑ دیں۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے ہاں ادلہ اربعہ یعنی کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع اور قیاس تمام مسائل، روایات، مسائل اور احکام کے ماخذ اور مرجع کا درجہ رکھتے ہیں۔ آپ ان سے ترتیب وار اور درجہ بدرجہ استدلال کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں سب سے پہلے کتاب اللہ کو مد نظر رکھتا ہوں۔ اگر اس مسئلے کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کام میں لاتا ہوں۔ اس کے بعد اجماع صحابہؓ سے اور اگر ان سے بھی مقصد حاصل نہ ہو تو پھر [illegible] اجتہاد کرتا ہوں۔

رسالہ مقام نبوت میں توحید کے بنیادی مسائل علم غیب، حاضر ناظر، مختار کل اور بشریت رسول [illegible] بارے قرآن کریم کی محکم آیات اور صحیح احادیث سے صحیح استدلال کیا گیا ہے اور موضوع کے مناسب ہے۔ لیکن [illegible] احادیث شریفہ پر [illegible] ہونے کا حکم لگانا اور اسے علماء احناف کی مسلکہ اصول [illegible] کے خلاف سے بیان کرنا نہایت ہی غلط ہے۔ اور رسالہ ھذا میں بعض جگہ خشونت اور [illegible] تعبیرات سے شاعرانہ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس رسالہ کے آخر میں زیارت کے باب میں [illegible] جیسے نابغہ کی تحقیق کا سہارا لینا مؤلف کی ناواقفیت اور علمی بے بضاعتی کا [illegible] ثبوت ہے۔

فقط:
واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔
محمد عیسیٰ عفی عنہ
خادم جامعہ اسلامیہ ایف ٹو میرپور آزاد کشمیر
[illegible]

Marfat.com

ایک تلخ حقیقت

مولوی سانسی صاحب نے اپنی کتاب میں مولوی طارق جمیل کے خطبات پر ہر نوع سے گفتگو کی مگر اہم ترین موضوع پہ مولوی طارق جمیل اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اکرام اور ملائکہ معظمین اور صلحاء امت کے بارے میں عامیانہ زبان استعمال کرتا ہے بالخصوص تقدیس الٰہی کے سلسلہ میں اس پر ہر طرف سے لعن طعن کا سلسلہ مارچ 2002ء سے ضلع منڈی بہاؤالدین سے شروع ہو کر پاکستان بھر میں زبان زد عام ہو چکا ہے پروفیسر مرزا زاہد سومناتی گستاخ کی حمائت میں فتوی دینے والوں میں ہمارے ممدوح سانسی صاحب بھی شامل تھے تو اس لئے گستاخی والا موضوع انہوں نے اختیار نہیں کیا بہر حال مولوی طارق جمیل کی بارگاہ رب العزت میں زبان درازی کی کچھ جھلک ملاحظہ ہو

Marfat.com

تبلیغی جماعت اور معجزۂ نبوی

قال راس المحدثین و فخر ائمة المسلمین

سیدنا الامام مسلم بن حجاج رضی اللہ عنہ (باسنادہ) عن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قالَ یَتیہُ قوم قِبَلَ المَشرِقِ مُحلَّقَةُ رُءُ وسُھُم بنی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک قوم سر مارتی پھرتی رہے گی (مدینہ شریف سے) مشرق کی جانب جن کے سر منڈے ہونگے (مسلم شریف ص ۳۴۳ جلد نمبر ۱)

خوب واضح ہو کہ مسلم شریف کی اس حدیث شریف میں تین باتیں مذکور ہیں

۱۔یتیہ قوم ایک قوم ہدایت سے محروم، منزلِ مقصود سے مہجور، وصول الی اللہ کی دولت سے بے بہرہ، رلوِ حق کی تلاش میں بہت کوشش کرنے کے باوجود بھٹکتی اور

Marfat.com

حیران وسرگرداں پھرتی رہے گی

۲۔قبلِ المشرق: ان کا مرکز، دارِخروج، پناہ گاہ، اڈا، مدینہ طیبہ سے مشرق کی طرف ہوگا

۳۔محلقة رؤسهم: ان کے سر منڈے ہونگے وہ بالعموم سر منڈانے والے ہونگے

چودھویں صدی ہجری میں انگریز سرکار سے وظیفہ لینے والے (حوالہ مکالمة الصدرین ص) مولوی الیاس دیوبندی کی انگیخت وتحریک پر سرمنڈوں کی جماعتیں گشت پر نکلنا شروع ہوئیں تو ان کا مرکز انڈیا میں بستی نظام دین دہلی اور ریاست الور بنا اور قیام پاکستان کے بعد لاہور کے قریب رائیونڈ میں اپنا مرکز بنایا۔ یہ علاقے مدینہ طیبہ سے مشرق میں واقع ہیں

سر منڈانا ان کا معمولِ عام ہے مسنون زلفیں رکھنا ان کے معمول میں شامل نہیں ان کے چھوٹوں کی بات تو کجا ان کے بڑے بڑے بھی معرفتِ الٰہیہ کی دولت سے اس طرح کورے ہیں جس طرح کے سبحان الله العظیم، سبحان ربی الاعلی ،سبحان ربی العظیم اور سبحانک اللهم کے معنی ومفہوم سے ناواقف، اُجڈ، دیہاتی عربی

Marfat.com

زبان سے جاہل آدمی کورا ہوتا ہے مثلاً

تبلیغی جماعت کے سینہ زور مبلغ جناب طارق جمیل صاحب نے
11 جنوری 2002ء میں پنڈی بھٹیاں میں تقریر کی اور بعد میں دعا
کرتے ہوئے یہ الفاظ بولے

اللہ تو سامنے ہو ہم تیرے پاؤں پکڑ لیں......ہم تیری گود میں گر جائیں
......ہم تجھے منائیں

30 مئی 2003ء کو مردان میں تقریر کی اور ان الفاظِ قبیحہ سے دعا کی
تجھے منانے کیلئے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ آجا......ہمیں اپنی گود میں
لے لے..........آجا

اسی دعا میں یہ الفاظِ شنیعہ بھی بولے گئے

یا اللہ تجھے......ہے یہ تجھے بلانے آیا ہے......آگے بولتا ہے۔۔۔وہ
کہتے ہیں کہاں ہے تمہارا اللہ......آجا ہمارے ساتھ چل............آجا
......ہمارے ساتھ چل......ہمارے ساتھ چل ہمارے ساتھ چل

اسی دعا میں روتے ہوئے کہتا ہے ہمارا کوئی نہیں ہے

آگے چلتے چلتے روتے دھوتے ہوئے کہتا ہے

کتنے بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی ہمارے ساتھ رو رہے ہیں میرے مولا: یہ

Marfat.com

زمین بھی رو رہی ہے یہ گھاس کا تنکہ تنکہ بھی ہمارے ساتھ رو رہا ہے

آگے کہتا ہے

یا اللہ..... تو آ نہیں رہا اس لئے تباہی ہے.............. جب تو آئے گا ہمیں پتہ ہے پھر سب کچھ ہمارا ہو جائے گا...... ابھی اعلان کر دے کہ میں آ رہا ہوں

یا اللہ...... بابل کا نمرود ایک خلیل کو جلانے والا تھا اسے بھی تو نے بچا لیا تھا ہمارے نمرودوں نے کروڑوں خلیل جلا دیئے ہیں بچے مار کھا کے ابا کو بلانے جاتے ہیں ہم بھی پلٹ کے تجھے بلانے آئے ہیں

آگے مولوی طارق جمیل دعا کے روپ میں اس طرح بکواس کرتا ہے

تو آ کے انہیں دکھا دے یا اللہ آ جا....... آ جا....... ہماری ضد مان لے۔۔۔ تو ہمارے سامنے ہوتا تو ہم تیرے پاؤں پکڑ لیتے ۔۔۔۔ ہم تجھ سے چمٹ جاتے۔۔۔ ہم ضد کرتے۔۔۔ ہم روتے دھوتے۔۔۔ ہم لوٹ پوٹ ہوتے۔۔۔ تیرے آگے پیچھے۔۔۔ یا اللہ ہم شور مچاتے۔۔۔ اپنے ایمان کے تصور میں تیرے ہی قدموں میں گرے پڑے ہیں۔۔۔ تیرا ہی دامن تھام رہے ہیں۔۔۔ ہمیں اپنی جھولی میں چھپا لے۔۔۔ ماں بھی اپنے بچے کو اپنی جھولی میں

Marfat.com

چھپاتی ہے

آ نا ں ------ہمیں سینے سے لگا---- او ہمارے اللہ---- اے ہمارے اللہ۔۔۔

ہائے۔۔۔۔ ہمارے اللہ ----ہائے ہمارے اللہ ----ہائے ہمارے اللہ۔۔۔۔۔

آگے دعا کرتے ہوئے کہتا ہے..........کو قبول کرلے۔ان اہل شہر کو قبول کرلے۔۔

انکی عورتوں، بیٹیوں، بیبیوں، ماؤں کو قبول کرلے۔۔

یہ الفاظ تبلیغی جماعت کے سب سے بڑے مبلغ کے ہیں جس پر ہم نے اپنے مقالات میں مفصل گفتگو کی ہے۔سرِ دست صرف اتنا عرض کرنا مقصود ہے کہ پندرھویں صدی کے اس جاہل مطلق فی الدعا کو تقدیسِ الٰہی، تنزیہِ باری تعالی، تسبیح رب العزت کا پتہ ہوتا تو یہ دعا میں ایسی واہی تباہی نہ بولتا۔۔۔۔۔تبلیغی جماعت کے گونگے شیاطین نے اس کی دعا پر تبصرہ کرنا ہی نہیں ہے کیونکہ وہ اس مُھینِ شان باری تعالی کی مقبولیت عندالروساء والامراء والمیانئین والجودھریین سے خوفزدہ ہیں۔بندہ فرقہ دیوبندیہ کے مفتیانِ کرام، شیوخ الحدیث، مناظرین اور

Marfat.com

بالخصوص یوسف رحمانی، صفدر اوکاڑوی، سعید ملتانی، متسید ضیا اللہ گجراتی کی نسل کے زبان دراز مقررین بالخصوص مولوی سانسی صاحب اور اس کی کتاب کلمۃ الہادی کے تمام مصدقین سے پوچھنا چاہتا ہے

سے پوچھنا چاہتا ہے کہ ... کیا مولوی رشید احمد گنگوہی ..... مولوی قاسم نانوتوی ..... مولوی اشرف علی تھانوی .... مولوی خلیل احمد انبیٹھوی، مولوی محمود الحسن دیوبندی، مولوی حسین احمد مدنی ،مولوی الیاس دیوبندی تبلیغی، مولوی زکریا سہارنپوری نے ساری زندگی جس توحید پر زور دیا ہے۔ اپنے متعلقین کو جو توحید سکھائی ہے کیا وہ یہی ہے جو مولوی طارق جمیل اُگل رہا ہے؟

یا وہ کسی اور شیطانی سوچ کا نام ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی پکی سچی محبت کو شرک کا نام دیئے بغیر تسکین حاصل نہیں ہو سکتی۔

الغرض تبلیغی جماعت کی عمر بھر کی حیرانی و سرگردانی کا لُبِ لباب معرفتِ توحیدِ خداوندی سے محرومی ہی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اس جامع کلام میں بیان فرمادیا

۱۔یتیہ قوم : کہ ایک قوم ہدائت سے محروم، پھرتی ہی رہے گی

Marfat.com

۲۔قبل المشرق : ان کا مرکز، مدینہ طیبہ سے مشرق کا علاقہ ہوگا

۳۔محلقة رءو سھم: ان کے سر مُنڈے ہوئے ہونگے

ان لوگوں کا دین کے نام پر دن رات محنت کرنا اور .... معرفتِ خداوندی سے محروم ہی رہنا رسول اللہ ﷺ کا جیتا جاگتا معجزہ ہے الحمد للہ علی ذالک

کیونکہ سرکار دو عالم ﷺ کی پیشین گوئی کا ظاہر ہونا معجزہ نبوی ﷺ ہوتا ہے

ضمناً مولوی طارق جمیل کی گھریلو سادہ، پروقار، تعلیماتِ اسلامیہ میں ڈھلی ہوئی، تقدس کے دریا میں دُھلی ہوئی، خواتین مبلغات کے لئے نمونہ کاملہ، دینی تعلیمی ادارہ للبنات کی پرنسپل /ناظمہ ، مھتممہ کا حال پاکستان کے موقر ترین اخبار روزنامہ نوائے وقت کی 25 جولائی 2007 اشاعت میں ملاحظہ ہو

Marfat.com

نوٹ: اسی تاریخ کو یہی خبر روزنامہ جنگ کی بھی زینت بنی

معروف بیوٹی پارلر سے طارق جمیل کی اہلیہ اور بھابھی کے زیورات چوری

ممتاز عالم دین کی بھابھی اور اہلیہ سے فیشل کے دوران ملازماؤں نے پرس غائب کر لئے، پارلر کی مالکہ بیرون ملک چلی گئیں

لاہور (محمد اعظم چودھری) ایم ایم عالم روڈ گلبرگ میں معروف بیوٹی پارلر ڈپلکس سے ممتاز عالم دین طارق جمیل کی اہلیہ اوران کے بھائی ممتاز کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر طاہر کمال کی اہلیہ کے لاکھوں روپے کے زیوارات اور نقدی چوری ہوگئی ہے گلبرگ پولیس نے مقدمہ

(بقیہ صفحہ 8 نمبر 4)

بقیہ 4 | بیوٹی پارلر

کرلیا ہے معلوم ہوا ہے کہ 20 جولائی کو طارق جمیل کی اہلیہ صفیہ بی بی اور مولانا کی بھابھی ڈاکٹر عائشہ طیبہ خاکوانی فیشل کروانے کے لئے ڈپلکس بیوٹی پارلر گئیں جہاں سے ان کا ایک پرس چوری ہوگیا ڈاکٹر عائشہ کے مطابق اس پرس میں 2 عدد طلائی کڑے، ایک جوڑی جھمکا کانٹا، ایک چین، ایک عدد ٹاپس ایک جھومر اور دیگر زیورات کے علاوہ 80 ہزار نقد موجود تھے۔ ڈاکٹر عائشہ نے الزام لگایا ہے کہ ڈپلکس کے سٹاف نے فیشل کے بہانے دونوں خواتین کی آنکھوں پر کپڑے ڈال کر ان کا پرس غائب کر لیا۔ گلبرگ پولیس نے ڈاکٹر عائشہ کی درخواست پر مقدمہ درج کیا لیکن مقدمے میں بیوٹی پارلر کی مالک مسرت مصباح کو نامزد کرنے کی بجائے 2 ملازم لڑکیوں کو نامزد کر دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لیڈی پولیس کی بجائے مرد پولیس اہلکاروں نے بیوٹی پارلر پر چھاپہ مارا اور وہاں کام کرنے والی خواتین کو ہراساں کیا گیا۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈپلکس کی مالکہ مسرت مصباح مذہبی پارٹیوں اور مذہبی رہنماؤں سے خوفزدہ ہوکر گذشتہ رات ملک سے باہر چلی گئی ہیں

گلبرگ مولانا طارق جمیل کی اہلیہ کے بیوٹی پارلر سے غائب ہونے والے زیوارات نہ مل سکے

لاہور (کرائم رپورٹر) گلبرگ میں ایک بیوٹی پارلر سے طارق جمیل اور ڈاکٹر طاہر کمال کی بیویوں کے زیورات نہ مل سکے

بقیہ | زیورات نہ مل سکے | 6

گلبرگ پولیس کے مطابق تفتیش ویمن انوسٹی گیشن پولیس کے پاس چلی گئی ہے جبکہ ویمن انوسٹی گیشن پولیس کے مطابق ابھی تک تفتیش ان کے پاس نہیں آئی

نوٹ: اہل محبت اور اصحاب اخلاص سے اس کی اشاعت عام کرنے کی درخواست ہے

قاری محمد مبشر حسین نقشبندی 0333 4655574

Marfat.com

ضمناً مولوی طارق جمیل کی گھریلو سادہ، پروقار، تعلیمات اسلامیہ میں ڈھلی ہوئی، تقدس کے دریا میں ڈھلی ہوئی، خواتین مبلغات کے لئے نمونہ کاملہ، دینی تعلیمی **اِدارہ للبنات کی پرنسپل /ناظمہ، مھتممہ** کا حال پاکستان کے موقر ترین اخبار روزنامہ نوائے وقت کی 25 جولائی 2007ء اشاعت میں ملاحظہ ہو

معروف بیوٹی پارلر سے طارق جمیل کی اہلیہ اور بھابھی کے زیورات چوری

ممتاز عالم دین کی بھابھی اور اہلیہ کے فشل کے دوران ملازماؤں نے پرس غائب کر لئے، پارلر کی مالکہ بیرون ملک چلی گئیں

لاہور (محمد اعظم چودھری) ایم ایم عالم روڈ گلبرگ میں معروف بیوٹی پارلر ڈپلکس سے ممتاز عالم دین طارق جمیل کی اہلیہ اور ان کے بھائی ممتاز کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر طاہر کمال کی اہلیہ کے لاکھوں روپے کے زیوارات اور نقدی چوری ہوگی ہے گلبرگ پولیس نے مقدمہ درج (بقیہ صفحہ 8 نمبر 4) کر لیا ہے معلوم ہوا ہے کہ 20 جولائی کو طارق جمیل کی اہلیہ صفیہ بی بی اور مولانا کی بھابھی ڈاکٹر عائشہ طیبہ خاکوانی فشل کروانے کے لئے ڈپلکس بیوٹی پارلر گئیں جہاں سے ان کا ایک پرس چوری ہو گیا ڈاکٹر عائشہ کے مطابق اس پرس میں 2 عدد طلائی کڑے، ایک جوڑی جھمکا کانٹا، ایک چین، ایک عدد ٹاپس ایک جھومر اور دیگر زیورات کے علاوہ 80 ہزار نقد موجود تھے۔ ڈاکٹر عائشہ نے الزام لگایا ہے کہ ڈپلکس کے سٹاف نے فشل کے بہانے دونوں خواتین کی آنکھوں پر کپڑے ڈال کر ان کا پرس غائب کر لیا۔ گلبرگ پولیس نے ڈاکٹر عائشہ کی درخواست پر مقدمہ درج کیا

Marfat.com

إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ مؤلفہ جناب مولٰنا محمد قاسم صاحب نانوتوی

مزیل التباس در موضع اثر ابن عباسؓ کی بہ

تحذیر الناس

۱۳۵۵ھ

باهتمام

احقر محمد علی مالک کتبخانہ امدادیہ دیوبند نے

بمبئی جوب برقی پریس دہلی سے طبع کراکر

کتبخانہ امدادیہ دیوبند سے شائع کیا

یہ رسالہ و دیگر ہر قسم کی اسلامی دینی و دیگر درسی کتب نہایت ہی ارزاں قیمت پر ہم سے طلب کریں کتب خانہ امدادیہ دیوبند

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس باب میں کہ زید نے بہ تتبع ایک عالم کے جس کی تصدیق ایک مفتی مسلمین نے بھی کی تھی درباره قول ابن عباسؓ جو درمنثور وغیرہ میں ہے ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراہیم کابراہیمکم وعیسیٰ کعیساکم ونبی کنبیکم کے یہ عبارت تحریر کی کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ حدیث مذکور صحیح اور معتبر ہے اور زمین کے طبقات جدا جدا ہیں اور ہر طبقے میں مخلوق الٰہی ہے اور حدیث مذکور سے ہر طبقے میں انبیاء کا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہوتا ہے مگر اس کا مثل ہونا ہمارے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت نہیں اور نہ یہ میرا عقیدہ ہے کہ وہ خاتم مماثل آنحضرت صلعم کے ہوں اسلئے کہ اولاد آدم جس کا ذکر وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ میں ہے اور سب مخلوقات سے افضل ہے وہ اسی طبقے کے آدم کی اولاد ہے بالاجماع اور ہمارے حضرت صلعم سب اولاد آدم سے افضل ہیں تو بلا شبہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہوئے پس دوسرے طبقات کے خاتم جو مخلوقات میں داخل ہیں آپکے مماثل کسی طرح نہیں ہو سکتے انتہی اور باوجود اس تحریر کے زید یہ کہتا ہے کہ اگر شرع سے اس کے خلاف ثابت ہوگا تو میں اسی کو مان لوں گا میرا اصرار اس تحریر پر نہیں بس علماء شرع سے استفسار یہ ہے کہ الفاظ حدیث ان معنوں کو متحمل ہیں یا نہیں اور زید بوجہ اس تحریر کے کافر یا فاسق یا خارج اہل سنت وجماعت سے ہوگا یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بعد حمد وصلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم

** یعنی آیہ کریمہ میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا گیا ہے اول اس کے معنی سمجھنے چاہئیں ۔

Marfat.com

کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپکا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسیکو یہ بات گوارا نہو گی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب و نسب و سکونت وغیرہ اوصاف میں جنکو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اسکو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں اعتبار نہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے دعوی کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے پر جملہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ اور جملہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لئے اور بیسیوں موقع تھے بلکہ بنا خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جسکا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار اور در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور ہماری غرض وصف ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی بایں ہمہ یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہیں تو جسکا تم کہو وہی موصوف بالذات ہوگا اور اس کا نور ذاتی ہوگا کسی اور سے مکتسب اور کسی اور کا فیض نہو گا الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات پر سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا کے [illegible] خدا کے نہونے [illegible] موجد اگر ہے تو یہی ہے [illegible] ممکنات کو وجود اور کمالات وجود [illegible] معنی ممنے بالعرض

لہ یعنی عوام کا خیال [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم تھا اس معنی کر خاتم [illegible] آپ سب [illegible] یعنی بلا ذم [illegible]

Marfat.com

ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپ کا اس وصف میں کسی کیطرف محتاج نہونا اس میں انبیاء گذشتہ ہوں یا کوئی اور سی طرح اگر فرض کیجئے آپکے زمانہ میں بھی اس زمین میں یا کسی اور زمین میں یا آسمان میں کوئی نبی ہو تو وہ بھی اس وصف نبوت میں آپ ہی کا محتاج ہوگا اور اس کا سلسلہ نبوت بہر طور آپ پر ختم ہوگا اور کیوں نہ ہو عمل کا سلسلہ علم پر ختم ہوتا ہے جب علم ممکن البشری ختم ہو لیا تو پھر سلسلہ علم و عمل کیا چلے غرض اختتام اگر یا یں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے مگر جیسے اطلاق خاتم النبیین اسبات کو مقتضی ہے کہ اس لفظ میں کچھ تاویل نہ کیجئے اور علی العموم تمام انبیاء کا خاتم کہئے اسی طرح اطلاق لفظ مثلہن جو آیہ اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن یتنزل الامر بینہن ...... میں واقع ہے اس بات کو مقتضی ہے کہ سوا تبائن ذاتی ارض و سما جو لفظ سموات اور لفظ ارض سے مفہوم ہے اور ان دونوں لفظوں کا ذکر کرنا اس باب میں بمنزلہ استثنار ہے اور نیز علاوہ اس تبائن کے جو بوجہ اختلاف لوازم ذاتی یا اختلاف مناسبات ذاتی خواہ منجملہ لوازم وجود ہوں یا مفارق بین السماء والارض متصور ہو اور بالالتزام مستثنیٰ ہو بجمیع الوجوہ بین السماء والارض مماثلت ہونی چاہئے سو اس میں سے مماثلت فی العدد اور مماثلت فی البعد اور فوق و تحت ہونے میں مماثلت تو اسی حدیث مرفوع سے معلوم ہوتی ہے جس سے تحقق سبع ارضین معلوم ہوا ہے اور صاحب مشکوۃ نے بحوالہ امام ترمذی اور امام احمد باب بدء الخلق میں اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی میں کتاب التفسیر میں سورۂ حدید کی تفسیر میں روایت کیا ہے وہ حدیث یہ ہے۔ وعن ابی ہریرۃ قال بینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس واصحابہ اذ اتی علیہم سحاب فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تدرون ما ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذہ العنان ہذہ روایات الارض یسوقہا اللہ الی قوم لا یشکرونہ ولا یدعونہ ثم قال ہل تدرون ما فوقکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا الرقیع سقف محفوظ وموج مکفوف ثم قال ہل تدرون ما بینکم وبینہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال بینکم وبینہا خمسمائۃ عام ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال سماءان بعد ما بینہما خمسمائۃ سنۃ ثم قال ذلک حتی عد سبع سموات ما بین کل سمائین ما بین السماء والارض ثم قال ہل تدرون ما فوق ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ان فوق ذلک العرش وبینہ وبین السماء بعد ما بین السمائین ثم قال ہل

Marfat.com

اب اتنا ہی اقرار کریں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر انکار ہیں تو تکذیب رسول اللہ صلعم کا کھٹکا ہی تھا اقرار میں تو کچھ اندیشہ ہی نہیں بلکہ سات زمینوں کی جگہ اگر لاکھ دو لاکھ اور بھی اسی طرح کی زمینیں تسلیم کیجئے تو میں ذمہ کش ہوں کہ انکار سے زیادہ اس اقرار میں کچھ وقعت نہ ہوگی نہ کسی آیۃ کا تعارض نہ کسی حدیث سے معارضہ رہا۔ اثر معلوم اس میں سات سے زیادہ کی نفی نہیں سو جب انکار اثر مذکور ہی باوجود تصحیح ائمہ حدیث یہ جرأت ہے تو اقرار اراضی زائدہ از سبع میں تو کچھ ڈر ہی نہیں علاوہ بریں بر تقدیر خاتمیت زمانی انکار اثر مذکور میں قدر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ افزائش نہیں ظاہر ہے کہ اگر ایک شہر آباد ہو اور اس کا ایک شخص حاکم ہو یا سب میں افضل تو بعد اس کے کہ اس شہر کی برابر دوسرا ویسا ہی شہر آباد کیا جائے اور اس میں بھی ایسا ہی ایک حاکم ہو سب میں افضل تو اس شہر کی آبادی اور اس کے حاکم کی حکومت یا اس کے فرد افضل کی افضلیت سے حاکم یا افضل شہر اول کی حکومت یا افضلیت میں کچھ کمی نہ آجائیگی اور اگر در صورت تسلیم اور چھ زمینوں کے وہاں کے آدم و نوح وغیرہم علیہم السلام یہاں کے آدم و نوح علیہم السلام وغیرہم سے زمانہ سابق میں ہوں تو باوجود مماثلت کلی بھی آپ کی خاتمیت زمانی سے انکار نہ ہوسکے گا جو وہاں کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مساوات میں کچھ حجت کیجئے ہاں اگر خاتمیت بمعنے اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے بالجملہ ثبوت اثر مذکور دونا ثبت خاتمیۃ سے معارض و مخالف خاتم النبیین نہیں جو یوں کہا جائیگا یہ اثر شاذ بمعنی مخالف روایۃ ثقات ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہوگیا ہوگا کہ حسب دعوٰی شکل اثر اس اثر میں کوئی علت غامضہ بھی نہیں جو اسی راہ سے انکار صحت کیجئے کیونکہ اول تو امام بیہقی کا اس اثر کی نسبت صحیح لکھنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی علت غامضہ خفیہ قادح فی الصحۃ نہیں۔ دوسرے شذوذ تھا تو یہی تھا کہ مخالف خاتم النبیین ہے اور علت تھی تب بھی یہی تھی اگر اور کوئی آیت یا حدیث ایسی ہی ہوتی جس سے سات سے کم زیادہ زمینوں کا ہونا یا انبیاء کا کم و بیش ہونا یا نہ ہونا ثابت ہوتا تو کہہ سکتے تھے کہ وجہ شذوذ یہ ہے مگر آج تک

Marfat.com

ہر قسم کی کتب تصانیف علمائے دیوبند خریدتے وقت مولوی سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند یاد رکھیے

اللہ یحکم بینہم یوم القیمۃ آیۃ ۵

حفظ الایمان

مع

بسط البنان

مصنفہ

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ

جسکو

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے

باہتمام خاص اپنے

کتبخانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

ہر قسم کی درسی و غیر درسی کتب قرآن مجید ملنے کا پتہ: مولوی سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ
مع حمائل مترجم و غیر مترجم قاعدے سیپارے

Marfat.com

ملعون ہے لاؤ ہم بھی تمہارے فتوے پر دستخط کرتے ہیں بلکہ ایسے پر مشن کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے یہ عقائد بیشک کفریہ
عقائد ہیں۔ مگر خانصاحب کا یہ فرمانا کہ بعض علمائے دیوبند ایسا اعتقاد رکھتے یا کہتے ہیں یہ غلط ہے افترا ہے بہتان ہے۔

جب ہم ان عقائد کو کفر اور زندقہ کہتے ہیں تو ہم اسکے معتقد کیسے ہو سکتے ہیں۔ نہ یہ کلمات کفریہ ہم نے کہے نہ ہمارے

بزرگوں نے نہ ایسے مضامین خبیثہ ہمارے قلب میں آئے ہم تو ایسے شخص کو جسکا یہ اعتقاد ہو قطعی کافر جانتے ہیں۔

وہ عبارات جن کی طرف ان مضامین خبیثہ کو منسوب کرتے ہیں۔ انکا مطلب صاف ہے جو ان مضامین کے بالکل مخالف
ہے۔ اب یہ سوال کہ پھر خانصاحب نے ایسا کیوں کیا اسکا جواب یہ ہے کہ وہ بھی تیرھویں صدی کے فرضی مجدد
ہی ہونے کے مدعی تھے۔

مشاہیر مجددوں کا یہی حال ہوتا ہے مرزا صاحب نے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہا۔ خانصاحب
نے اپنے تمام مخالفوں کو کافر کہا۔ ندوۃ العلما ہوا سب جو شریک ہو جو اسکا ممبر ہو جو کسی ندوی سے سلام کرلے وغیرہ وغیرہ
سب کافر۔ وہابی وہ کافر، غیر مقلد وہ کافر، نیچری سب کافر۔ غرض جو انکا ہمخیال نہیں وہ کافر حتی کہ خود کافر مرید کافر ان کے
پیر بھی کافر۔ کفر کی مشین گن ہی جو چھوٹی مگر چند ملقان میں شریک نہ ہوئے تحریک خلافت میں شریک نہ ہوئے بلکہ
جو شریک ہوا وہ کافر۔ اب میں زیادہ کچھ عرض نہیں کرتا۔ سمجھنے والے خود سمجھ لیں کہ عوام مسلمانوں کی بہبودی کا ہوا
خانصاحب نے کفر سے دریغ کیا ہی نہیں۔ مولوی عبدالباری صاحب ایکسو ایک وجہ سے کافر اور جب مولوی ریاست
علیخانصاحب شاہجہانپوری سے گفتگو ہوئی تو دو چار روز میں بھی شکوک سی ہیں رہ گئیں داروغہ جی جو تشریف لائے انکے معتقد
مرید ہیں وہ اب جو کر رہے ہیں۔ وہ معلوم ہے۔ غرض کوئی محبوب ہی ہیں پردہ زرنگاری میں۔ بڑے مجدد اور چھوٹے مجدد
ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے معلوم ہوتے ہیں کہ ایک ہی ابرو کے تیر کے شکار ہیں دونوں کی غرض یہی معلوم ہوتی ہے کہ دنیا
میں ہونے کس ذات کے کوئی مسلمان نہ رہے اور وہ جیسے مسلمان ہیں معلوم ہے ان مضامین کی تشریح دیکھنی ہو تو ملاحظہ ہو:
السحاب المدرار۔ توضیح اقوال الاخیار۔ تزکیۃ الخواطر عما الحق فی امنیۃ الاکابر۔ توضیح البیان فی حفظ الایمان
قلم توتین عن تقول عن المقلمین۔ المختوم علی لسان الخصم وغیرہ وغیرہ مسئلہ تو سامنے آگیا ہے

اصل بات یہ عرض کرنی تھی کہ بریلوی تکفیر اور علمائے اسلام کا مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کافر کہنا میں زمین و آسمان کا

فرق ہے اب پھر کسی سکوت پڑا نا۔ اگر خانصاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے۔ جیسا کہ

انہوں نے انہیں سمجھا تو خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے
جیسے علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے عقائد کفریہ معلوم کر لئے اور وہ قطعاً ثابت ہو گئے

Marfat.com

یہاں خاصیت دلیل جواز نہیں۔ فافہم ولا تزل واللہ اعلم فقط

جواب سوال سوم ۔ مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو، اور اس کے ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو اسی بنا پر **لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ** اور **ولو کنت اعلم الغیب** وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق موہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہوگا قرآن مجید میں لفظ راعنا کی ممانعت اور حدیث مسلم میں عبدی وامتی و ربی کہنے سے نہی ۔ اسی وجہ سے وارد ہے اس لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا اور اگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہا بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا جائز ہوگا کیونکہ آپ ایجاد و بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل و علا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی عالم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہ عالم الغیب نہیں نعوذ باللہ منہ ، تو کیا اس کلام کو منہ سے نکالنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر تو بانوا فقیروں کی تمام بیہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنا لیا جب چاہا مٹا دیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے ۔ پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ بیشمار ہیں خود قرآن مجید میں آیت

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اے لوگو! تحقیق تمہارے پاس حجت تمہارے رب کی طرف سے

الحمد للہ العلی الاعلیٰ کہ کتاب لاجواب ماحی رسوم و بدعات
دافع اوہام و ظلمات محقق نہج لامعہ موشح بدلائل نافعہ اعنی

البراہین القاطعۃ ۱۳۸۲ھ

على

ظلام الانوار الساطعۃ

الملقب

بالدلائل الواضحۃ

على

کراہۃ المروج من المولود والفاتحۃ ۱۹۶۳ء

بامر حضرت بقیۃ السلف حجۃ الخلف راس الفقہاء والمحدثین تاج العلماء الکاملین جناب مولانا
رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ

باہتمام۔ مختار علی ابن محمد علی

ناشر

کتب خانہ امدادیہ دیوبند یوپی انڈیا

Marfat.com

لاکھوں کروڑوں درود اس امام رسل پر کہ روح پُرفتوح پر جس کے بفیض تعلیم وہدایت سے ہر زندہ دل اپنے مردگانِ غمناک کی ارواح کو فاتحہ و درود
سے راحت رساں ہو ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رءوف الرحیم
امابعد: اہلِ اسلام کو اپنی اس حالتِ نازک پر رونا چاہیئے کہ اسلام ایک گل پژمردہ کی طرح ہوگیا ہے اختلافات بیجا سے آناً فاناً کھِلا یا جاتا
ہے۔ اور عناد و فساد ایک تند باد شدید ظلمانی کی طرح ہر طرف سے اٹھا چلا آتا ہے نہ زبانیں سچی نہ سینے صاف سیکڑوں مفسد
ہزاروں اختلاف کوئی یہ کہتا ہے کہ جناب باری عزاسمہ جس کی شان عالی یہ ہے ومن اصدق من اللہ حدیثا اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کون ہے
کرکے ممتدح کرکے داد چاہتا ہے اور بریں فہم و دانش و علم چند جہلا کی تحسین پر اپنے جامہ میں نہیں سماتا چنانچہ خود تحریر رسالہ گواہ اس دعوے
کی ہے لہٰذا خوب روشن ہوگیا اور مثل آفتاب نیمروز کے واضح ہوا کہ مؤلف اس کا مولوی عبدالسمیع رامپوری ہے جو میرٹھ میں بر مکان
شیخ الٰہی بخش مرحوم رہتا ہے کہ اس نے ابتدائے طفلی سے رسائل مبتدعین کی جمع کرکے یہ ملکہ واہیہ بہم پہنچایا، اور باوجود یکہ خدمت جناب مولانا احمد
علی صاحب سہارنپوری اور مولوی سعادت علی صاحب سہارنپوری اور مولوی شیخ محمد صاحب تھانوی .... اور مولوی
محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہم میں بہ بضاعۃ مزجاۃ علم بے فہم کی حاصل کی تھی ان کو بھی مع علماء متقدم و متاخر کے نشانِ سہام
طعن و شتم بنایا۔ اس وجہ سے زیادہ تر موجب ملال تعجب کا ہوا، چونکہ جہلاء ضلال اس کتاب پر ناز کرتے ہیں اور خود مؤلف بھی اس تارِ
عنکبوت کو حصن حصین تصور کرتا ہے اس کی حقیقت جہل کی کشف کو ضروری جانا تاکہ مؤلف کو مبلغ اپنے علم و فہم کا واضح ہوجاوے
اور ہر ناظر پر کیفیت مؤلف کی اور استعداد و لیاقت اس کی ہویدا ہوجاوے۔ اور اس رد انوارِ ساطعہ کا نام البراہین القاطعہ
علیٰ ظلام الانوار الساطعہ، رکھا گیا اور اس رد میں لفظِ مؤلف سے مراد مولوی عبدالسمیع رامپوری ہووے گا اور ......
مجیب سے وہ عالم کہ جس کے جواب پر مؤلف نے بحث شروع کی ہے، اور اس جواب میں مقاصد مضامین اس رسالہ کا ابطال اور حاصل
مراد مؤلف کا قمع کیا گیا ہے اور اس کے الفاظ و عبارت کی اغلاط اور مہفوات و خرافات کا جواب اور سب طعن کا انتقام اور جملہ جملہ کا
افساد و ابطال بسبب خوف و طوالت کے ترک کیا گیا ہے، الا ماشاء اللہ تعالیٰ پس بغور ملاحظہ طلب ہے کہ مؤلف کے جملہ مطالب کو نیست
و نابود اور جمیع قبائح و مفاسد کو باختصار تمام مشائخ و مشہور باذنہ تعالیٰ کر دیا گیا ہے کہ تھوڑی فہم والا بھی اس تالیف و مؤلف کی قدر پر
مطلع ہوجاوے گا، واللہ ولی التوفیق و علیہ الاعتماد و بیدہ ازمۃ الحق والتحقیق۔ قولہ کوئی کہتا ہے کہ جناب باری عزاسمہ الخ اقول:
مسئلہ خلفِ وعید قدماء میں مختلف فیہ ہے امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدماء میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف
وعید یا جائز ہے کہ نہیں چنانچہ درمختار میں ہے ھل یجوز الخلف فی الوعید فظاھر ما فی المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلون
بجوازہ لانہ لا یعد نقصا بل جودا و کرما الخ خلف وعید جائز ہے کہ نہیں ظاہر تو یہ ہے اشاعرہ اس کے قائل ہیں ..... اس وجہ سے
کہ وہ اس کو نقص نہیں شمار کرتے بلکہ بخشش اور کرم تصور کرتے ہیں، ایسا ہی دیگر کتب میں لکھا ہے پس اس پر طعن کرنا مؤلف کا پہلے مشائخ
پر طعن کرنا ہے اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے جہاں حق تعالیٰ کو اپنی مخلوق کی مثل پیدا کرنے پر قادر نہ ہونا آج تک کسی اہلِ علم نے نہ
کیا تھا جیسا کہ اس تیرھویں صدی کے مبتدعین نے کہا ہے اور عجز قادر مطلق کے مقر ہوئے اور ان اللہ علیٰ کل شیئ قدیر کو تخیلات
عقیدہ ٹھہرایا اس پر مؤلف کو افسوس اور عبرت نہ ہوئی پس یہ ناچیز لائق دید ہے کہ تمام امت کے خلاف حق تعالیٰ کے عجز پر عقیدہ ٹھہرا

لے اختلاف کی آندھی ۲ اہلِ بدعت ۳ گالی گلوچ ۴ نزول کا نشانہ ۵ گمراہ جاہل ۶ مکڑی کا جال ۷ مضبوط قلعہ ۸ ظاہر ۹ ستم

۹ واضح ۱۰ تیرھویں صدی ۱۱ اقرار کرنے والے

اور آدمی مرتے ہیں ہر جگہ ملک الموت موجود ہے اور مشکوٰۃ میں ہے کہ ملک الموت وقت موت کے سرہانے ہوتا ہے مومن کے بھی اور کافر کے
بھی یہ حدیث طویل ہے اور قاضی ثناء اللہ نے تذکرۃ الموتیٰ میں نقل کیا ہے ایک حدیث کو طبرانی اور ابن مندہ کی اس میں یہ بھی ہے کہ ملک الموت نے
رسول اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ ایسا کوئی گھر نہیں نیک یا بد آدمیوں کا جس کی طرف مجھ کو توجہ نہ ہو رات اور دن دیکھتا رہتا ہوں اور
ہر چھوٹے بڑے کو ایسا پہچانتا ہوں کہ وہ خود بھی نہیں اس قدر پہچانتے ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے بھلا
ملک الموت علیہ السلام تو ایک فرشتہ مقرب ہیں، دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے۔ درمختار کے مسائل نماز میں لکھا ہے کہ شیطان اولاد آدم
کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور اس کا بیٹا آدمیوں کے ساتھ رات کو رہتا ہے علامہ شامی نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام
بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جس کو اللہ نے بچا لیا بعد اس کے لکھا ہے فاقدرہ علی ذلک کما اقدر ملک الموت علی نظیر ذلک
یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دیدی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا انتہیٰ کلامہ۔
اب عالم اجسام محسوسہ میں اس کی مثال سنیئے، کوئی آدمی مشرق سے مغرب تک آبادی دنیا کی سیر کرے جہاں جاوے گا چاند کو موجود
پاوے گا اور سورج کو بھی پاوے گا پھر اگر وہ کہے کہ ایک چاند سب جگہ موجود ہے اور ایک سورج سب جگہ موجود رہتا ہے قاعدہ سے
چاہیئے وہ کافر ہو جاوے کہ اس نے چاند کو ہر جگہ موجود کہا حالانکہ تحقیق یہ ہے کہ نہ وہ مشرک ہے نہ کافر خاصہ مسلمان ہے پس ای

حضرت خضر کو ملا اس سے زیادہ پر قادر نہ تھے اور حضرت موسیٰ کو باوجود افضلیت کے نہ ملا تو وہ حضرت خضر مفضول کی برابر اس علم
مکاشفہ کو پیدا نہ کر سکے پس آفتاب و ماہتاب کو جو اس ہیئت وسعت نور پر بنایا اور ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وسعت علم دی
اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا اب بڑی افضل کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا زائد اس مفضول سے ثابت
کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام نہیں اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے
ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت
کرے اور خلاف تمام امت کے ایک قیاس فاسدہ سے عقیدہ خلق کا اگر فاسد کیا جاوے تو کب قابل التفات ہوگا دوسرے قرآن و
حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہے پس اس کا خلاف کس طرح قبول ہو سکتا ہے بلکہ یہ سب قول مؤلف کا مردود ہوگا خود فخر عالم
علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم
نہیں اور مجلس نکاح کا مسئلہ بھی بحرالرائق وغیرہ کتب سے لکھا گیا تیسرے اگر افضلیت ہی موجب اس کی ہے تو تمام مسلمان کہ جو ایما
ہوں اور خود مؤلف بھی شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب عوام میں بسبب افضلیت کے شیطان سے زیادہ نہیں تو اس کی برابر تو
علم غیب بزعم خود ثابت کر دیوے اور مؤلف خود اپنے زعم سے بسبب کہ اکمل الایمان ہے تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر اعلم من
الشیطان ہوگا معاذ اللہ مؤلف کے ایسے جہل پر تعجب بھی ہوتا ہے اور رنج بھی ہوتا ہے کہ ایسی نالائق بات منہ سے نکالنا کس قدر
دور از علم و عقل ہے۔ الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے
بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت
ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور خاصہ کی تعریف تہذیب

ےۓ حضور کو کمال فضیلت حاصل ہونے مرتبہ دلائل سے،

ےۓ شیطان سے بڑا عالم،

ہوئی یا نہیں۔

جواب - جو امر شرعاً حرام ہے کسی کی خاطرداری سے کرنا حرام جانکر بھی فسق اور حرام ہے ہرگز نہیں چاہئے معصیت میں کسی کی رضا درست نہیں۔ فقط (رشید احمد ۱۳۰۱)

بعد دفن مکان میت پر فاتحہ کا حکم

سوال - بعض لوگوں میں دستور ہے کہ جسوقت میت کو دفن کرکے آتے ہیں اسکے گھر والے اسوقت فاتحہ پڑھتے ہیں یہ فعل فاتحہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

جواب - اس فاتحہ کا ثبوت کچھ نہیں فقط کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (رشید احمد ۱۳۰۱)

میلاد مروجہ کا حکم

سوال - زید نے بکر سے دریافت کیا کہ مجلس میلاد مروجہ حال جائز ہے یا نہیں اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے بکر خود بھی مجلس میلاد کرتا تھا اور آئندہ سال کو ارادہ بکر کا بھی ترک مجلس کا تھا بخیال اسکے کہ خرچ ہوتا تھا اور اپنے اعتقاد میں ناجائز جانتا تھا مگر منع کرنا مجلس کا بوجہ اسکے تھا کہ اس وجہ سے کوئی مجھکو طعنہ نہ دیویگا جبکہ میں اس مجلس کو نہ کرونگا بہانہ خرچ کا ہوجاویگا اور خود نہ شریک ہونا مجلس کا اس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معترض ہونگے اول تو ان خیالات سے مانع ہوا بعدہ بہ نیت خالصاً للہ مانع ہوا لہذا اس سبب سے بکر کو ترک بدعت سابق دحل وانکار بدعت سے ثواب ہوگا یا نہیں اور باعث ریا تو نہیں ہے۔

جواب - بہرحال گناہ سے محفوظ رہا جب سے قصد ترک کیا بہتر ہوا کہ بعزم ترک گناہ کا ہوا فقط واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (رشید احمد ۱۳۰۱)

کسی عرس میں شرکت جائز نہیں

سوال - جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جاوے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں۔ (مرسلہ میر محبوب علی صاحب دہلی مدرسہ کلاں)

جواب کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست[1] نہیں ہے۔

محرم میں تمام رسوم بدعت ہیں

سوال - محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی وغیرہ سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔

جواب - محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت

---

[1] بقلم مولوی محمد یحییٰ صاحب ۱۲ [2] قال الشیخ علی متقی فی رد بدعات التعزیۃ لا دلیل علی اجتماع الفقراء بالقرآن علی المیت بالتعیین فی المقبرۃ والمسجد والبیت بدعۃ مذمومۃ انتہی ۱۲ [3] قال فی اصول الصفار ومن ذکر مقتل الحسین فی یوم عاشوراء ایام الاحزان وقال ان ذلک من شعار الروافض ۱۲

Marfat.com

پلانا یا چندہ بسبیل درضربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں فقط[1]

اہل میت کے یہاں فاتحہ پڑھنے اور جوڑا دینے کا حکم

سوال حسب مروجہ دستور برادری اہل میت کے یہاں جاکر فاتحہ پڑھنا اور جوڑا دینا درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ یہ سب امور بدعت اور نادرست ہیں البتہ صرف تعزیت کے لئے جانا درست ہے اگر دفن کفن میں شریک نہ ہوا ہو فقط

صلوٰۃ معکوس وغیرہ

سوال۔ صلوٰۃ غوثیہ جو اکثر عوام پڑھتے ہیں جائز ہے یا نہیں اور صلوٰۃ معکوس وصلوٰۃ ہول بھی جائز ہے یا نہیں۔ (از حافظ عبدالرحیم صاحب)

جواب۔ صلوٰۃ غوثیہ کی حقیقت ہم کو معلوم نہیں اور صلوٰۃ معکوس فی الحقیقت نماز نہیں۔ بلکہ مجاہدہ ہے اور صلوٰۃ ہول کا ثبوت صحاح حدیث سے نہیں فقط رشید احمد عفی عنہ

محفل میلاد مروجہ کا حکم

سوال۔ محفل میلاد جس میں روایات صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف وگزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔

جواب۔ ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے فقط

میت کو با قیود ورسوم ایصال ثواب میں ثواب ہے۔

سوال۔ میت کو ثواب پہنچانا بغیر تعین تاریخ کے یعنی تیجا دسواں چالیسواں نہ ہو درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ ثواب میت کو پہنچانا بلا قید تاریخ وغیرہ اگر ہو تو عین ثواب ہے اور جب تخصیصات اور التزامات مروجہ ہوں تو نادرست[2] اور باعث مواخذہ ہوجاتا ہے فقط

چالیسویں تک روٹی دینے کا حکم

سوال۔ مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی مُلّا کو دینا درست ہے یا نہیں۔

جواب۔ چالیس روز تک روٹی کی رسم کرلینا بدعت[3] ہے ایسے ہی گیارھویں بھی بدعت ہے بلا پابندی رسم وقیود ایصال ثواب مستحسن ہے فقط۔

---

[1] قولہ فی الدر مختار ۱۲ [2] مائۃ المسائل میں مفصل مرقوم ہے ۱۲ [3] فتاویٰ عزیزیہ جلد دوم صفحہ: میں مرقوم ہے مراد از طعام میت طعامی است کہ تا چہل روزے خورانند وجہ آفت قلب آنست کہ بیشتر از ہنگام سنوح موت میت وہم بعد ازاں خیال سر انجام این طعام وتقسیم آں فیما بین الاقربا یا سکان مساجد دامنگیر خاطر میشود کسانیکہ این طعام بانہا میرسد از وقت موت متوقع وچشم دوختہ برین طعام مے باشند مقصود شرع آنست کہ از موت میت عبرت گیرند وبفکر آخرت مشغول شوند واز غفلت ہوشیار شوند واین مقصود ازین صورت بالکلیہ مفقود میگردد وبنا برین در حدیث صحیح آمدہ است ودر صحاح ستہ موجود است ہمیں قدرست کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن طعام المیت الخ ۱۲ ہ

Marfat.com

کتاب کلمۃ الہادی کا سرورق (ٹائیٹل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

کلمۃ الہادی الی سواء السبیل

فی

جواب من لبس الحق بالأباطیل

چند غلط تاویلات و تجاوزات

اور

ان کا علمی و شرعی محاسبہ

حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان مدظلہ

مکتبۃ المفتی

ادارۃ اشاعۃ العلوم

Marfat.com